روزنامہ
وطن
بڈگام
WATTAN
The Urdu Daily

جمعہ
02 اگست 2024
FRIDAY
02-AUGUST-2024

صفحہ 08 — ریکارڈز پھر کوہلی کی راہ تکنے لگے

صفحہ 08 — کیا وقار یونس کپتان کی تقرری کر سکتے ہیں

جلد: 14 ■ شمارہ نمبر: 170 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ Pages: 08 | No: 170 | Vol: 14 ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ The Urdu Daily WATTAN Budgam

گزشتہ پانچ سالوں میں ہم جموں وکشمیر میں سینما کلچر بحال کرنے میں کامیاب ہوئے

جلد ہی جموں وکشمیر عالمی فلمی مقام بن جائیگا

جموں وکشمیر فلم پالیسی کے تحت بنیادی ڈھانچہ یورپی ممالک کے ماڈل پر آرہا ہے: لیفٹننٹ گورنر

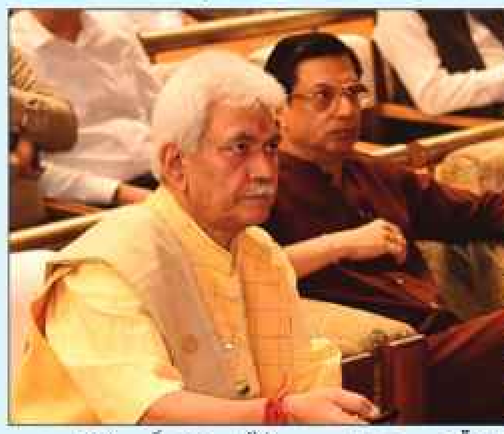

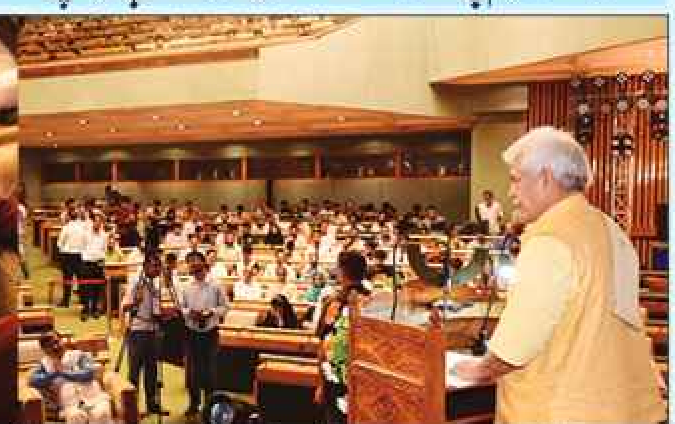

سرینگر/ یکم اگست//

جموں کشمیر اور سینما کو الگ الگ نہیں دیکھا جاسکتا ہے کی بات کرتے ہوئے لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ جموں کشمیر کی فلم پالیسی کے تحت بنیادی ڈھانچہ یورپی ممالک کے ماڈل پر آرہا ہے اور جلد ہی جموں کشمیر عالمی فلمی مقام بن جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جموں کشمیر نے گزشتہ سالوں کے دوران ہر محاذ پر ترقی کی ہے چاہئے وہ سیاحتی شعبہ ہو یا بہتر رابطے۔ ساتھ ہی انہوں نے اعلان کیا کہ نوجوانوں کے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کیلئے انتظامیہ ہر ممکن اقدام کر رہی ہے۔ سی این آئی کے مطابق سرینگر کے ایس کے آئی سی سی میں جموں کشمیر فلم کنکلیو میں شرکت کرنے کے بعد تقریب سے خطاب کرتے ہوئے لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ ان کی قیادت والی انتظامیہ یورپی ممالک کے خطوط پر فلم کی بہتر شوٹنگ کے ماڈل پر کام کر رہی ہے کیونکہ جموں کشمیر کو عالمی فلمی مقام پر لانے کیلئے کوششیں جاری ہیں۔ انہوں نے کہا" مجھے یاد ہے کہ راج کپور کشمیر میں فلم کی شوٹنگ سے محبت کرتے تھے۔ یہ سب صرف شوٹنگ کے بارے میں نہیں تھا۔ جموں وکشمیر میں فلم کی شوٹنگ اور سینما کے درمیان ایک نامیاتی رشتہ رہا ہے۔ ہم ماضی کے بالی ووڈ کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔" انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر انتظامیہ یورپی ممالک کی طرز پر فلم کی شوٹنگ۔۔۔101

کشمیر فلم کی شوٹنگ کے لئے بہترین جگہ: مدھور بھنڈارکر

جموں وکشمیر میں ٹیلنٹ کی کوئی کمی نہیں، یہاں کی مہمان نوازی سے ہم کافی متاثر

سرینگر/ یکم اگست//

کشمیر فلم کی شوٹنگ کیلئے بہترین جگہ ہے اور محکمہ سیاحت کو شوٹنگ کو مزید تقویت دینے کیلئے آف بیٹ مقامات کی تلاش کرنی چاہیے کی بات کرتے ہوئے بالی ووڈ کے مشہور ہدایت کار مدھور بھنڈارکر نے کہا کہ جموں وکشمیر میں ٹیلنٹ کی کوئی کمی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 17 سالوں سے جموں وکشمیر آرہے ہیں، کبھی کبھی سال میں دو بار بھی آتے ہیں اور یہاں کا کھانا اور لوگ کی مہمان نوازی کی جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ سی این آئی کے مطابق ڈل جھیل کے کنارے پر واقع بین الاقوامی کنونشن سینٹر میں جموں وکشمیر فلم کنکلیو۔۔۔۔۔102

راجوری کلاکوٹ میں فورسز کا تلاشی آپریشن

سرینگر/ یکم اگست//

سیکورٹی فورسز نے راجوری کے کالاکوٹ علاقے میں تلاشی آپریشن کے دوران اسلحہ وگولہ بارود برآمد کرلیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق سیکورٹی فورسز نے راجوری ضلع کے کالاکوٹ علاقے میں اسلحہ اور گولہ بارود برآمد کیا۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ سیکورٹی فورسز کے ذریعہ موصول ہونے والی مخصوص اطلاع۔۔۔۔۔103

حکومت کرگل کیلئے شہری پرواز کی خدمات شروع کرنے کیلئے تمام کوششیں کر رہی ہے: نائیڈو

سرینگر/ یکم اگست//

حکومت کرگل کیلئے شہری پرواز کی خدمات شروع کرنے کیلئے تمام کوششیں کر رہی ہے کا اعلان کرتے ہوئے شہری ہوابازی کے وزیر کے رام موہن نائیڈو نے کہا کہ کرگل ہوائی اڈے تک صرف 19 سیٹوں والے طیارے ہی چلائے جا سکتے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے دوران لوک سبھا میں ایک سوال کے جواب میں شہری ہوابازی کے وزیر کے رام موہن نائیڈو نے کہا کہ موجودہ کرگل ہوائی اڈے کے رن وے، زمینی دشواریوں کے ساتھ ساتھ لینڈنگ اور ٹیک آف پروٹوکول کو دیکھتے ہوئے صرف 19 سیٹوں والے ہوائی جہاز کو چلایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں ایئر لائنز کے ساتھ کوششیں جاری ہیں کہ اڑان اسکیم کے تحت کرگل کیلئے سویلین پروازیں شروع کی جائیں۔ وزیر نے کہا "ہم کرگل کیلئے شہری پروازیں شروع کرنے کیلئے تمام کوششیں کر رہے ہیں۔ اگر کچھ ایئر لائنز یہ کہتی ہیں کہ وہ کرگل سے سرینگر یا جموں تک رابطہ فراہم کرنے کیلئے تیار ہیں، تو ہم باقی کام کرنے اور شہری خدمات فراہم کرنے کیلئے تیار ہیں"۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ خدمات جلد از جلد شروع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ تاہم کوئی بھی جگہ ہوائی اڈے کی تعمیر کیلئے موزوں نہیں پائی گئی۔ اس کے علاوہ، لداخ انتظامیہ کی درخواست پر وزیر نے کہا کہ اے اے آئی نے کرگل ہوائی اڈے پر بوئنگ 737 اور ایئر بس 320 طیاروں۔۔۔۔۔104

ٹنل کے آر پار موسمی صورتحال میں تبدیلی، درجہ حرارت میں کمی

ابر آلود موسمی صورتحال کے بیچ بارشیں، 05 اگست تک خراب موسمی صورتحال کی پیشگوئی

سرینگر/ یکم اگست//

گزشتہ کچھ دنوں سے جاری شدید گرمی کی لہر کے بیچ محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے عین مطابق جمعرات کو ابر آلود موسم کے ساتھ ساتھ وادی کے کئی علاقوں میں بارشوں کا سلسلہ وقفے وقفے سے جاری رہا جس کے نتیجے میں درجہ حرارت میں کمی ریکارڈ کی گئی اور لوگوں نے شدید گرمی کی لہر سے راحت کی سانس لی۔ ادھر وادی میں ہوئی تازہ جاری بارشوں کے بیچ محکمہ موسمیات نے 24 گھنٹوں تک جموں وکشمیر کے لئے موسمی الرٹ جاری کیا اور بارش کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ سی این آئی کے مطابق محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے مطابق جمعرات کی صبح۔۔۔۔105

بین الاقوامی سرحد پر دراندازی کی کوشش ناکام

بی ایس ایف نے ایک پاکستانی درانداز کو ہلاک کیا

سرینگر/ یکم اگست//

جموں کے سانبہ ضلع میں بین الاقوامی سرحد پر دراندازی کی کوشش کے دوران بی ایس ایف نے پاکستانی درانداز کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق سرحدی حفاظتی فورس (بی ایس ایف) نے جموں کے سانبہ ضلع میں بین الاقوامی سرحد پر ایک پاکستانی درانداز کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے، جس نے بین الاقوامی سرحد سے دراندازی کی کوشش کی تھی۔ بی ایس ایف کے ایک سینئر آفیسر نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ کل رات تقریباً 11 بجے سانبہ سیکٹر میں بارڈر آؤٹ پوسٹ کھوارہ کے قریب بین الاقوامی سرحد پر حفاظت کرنے والے بی ایس ایف کے دستوں نے کچھ مشکوک حرکت دیکھی۔ انہوں نے کہا کہ الرٹ فوجیوں نے پاکستانی درانداز کو اس وقت گولی ماردی جب وہ ہند پاک بین الاقوامی سرحد کی صفر لائن عبور کرکے ہندوستانی۔۔۔۔106

اگست اور ستمبر میں معمول سے زیادہ بارشیں ہونے کی پیشگوئی

بیشتر حصوں میں دن کا درجہ حرارت معمول سے زیادہ رہنے کی توقع: آئی ایم ڈی

سرینگر/ یکم اگست//

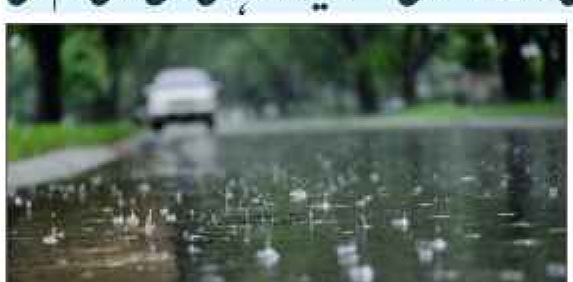

ملک بھر میں اگست اور ستمبر میں معمول سے زیادہ بارش ہونے کی پیشگوئی کرتے ہوئے بھارتی محکمہ موسمیات نے کہا کہ شمال مشرق، ملحقہ مشرقی ہندوستان، لداخ اور کچھ اور وسطی اور جزیرہ نما حصوں میں معمول سے کم بارش متوقع ہے۔ سی این آئی کے مطابق انڈین میٹرولاجی محکمہ کے سربراہ مرتیونجے موہاپاترا نے آن لائن پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک بھر میں اگست اور ستمبر میں معمول سے زیادہ بارشش ہونے کا امکان ہے۔ انہوں کہا کہ شمال مشرق، ملحقہ مشرقی ہندوستان، لداخ، سوراشٹر اور کچھ اور۔۔۔۔۔107

ڈل جھیل سرینگر میں ترنگا ریلی کا اہتمام کیا گیا

ترنگا ہمارے ملک کی یکجہتی اور سلامتی کی پہچان: سنجے صراف

سرینگر/ یکم اگست//

شہرآفاق جھیل ڈل میں جمعرات کی صبح ترنگا ریلی نکالی گئی جس میں ہزاروں کی تعداد میں نوجوانوں نے شرکت کی اور سلام ترنگا مشن کو آگے بڑھایا۔ جھیل ڈل میں سینکڑوں کشتیوں پر مشتمل ریلی جھیل ڈل کے مختلف علاقوں سے گزری جنہوں نے ترنگا کی اہمیت اور یکجہتی کی علامت کو ظاہر کیا۔ وائس آف انڈیا کے مطابق یکم اگست 2024 کو سلام ترنگا این جی او دہلی کی بنیاد پر منعقد کی گئی میگا ترنگا یاترا کے ساتھ 1000 سے زیادہ نوجوانوں نے قومی پرچم تھامے بھارت ماتا کی جے اور ہم ایک ہے ہم ایک ہے۔ 2 کلومیٹر طویل ترنگا یاترا کا اہتمام ہندوستان کی یکجہتی اور سالمیت، قوم کی ترقی اور 2047 کے۔۔۔۔108

خودکشیوں کی تعداد میں اضافہ باعث تشویش

سرینگر/ یکم اگست//

خودکشی کے بڑھتے ہوئے واقعات، خاص طور پر دریاؤں وجھیلوں میں چھلانگ لگانے کے واقعات کے پیش نظر کشمیر ٹریڈ الائنس نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ سرینگر میں تمام پلوں پر تار لگانے کا عمل تیز کیا جائے۔ سی این آئی کے مطابق کشمیر ٹریڈ الائنس کے صدر اعجاز شہدار۔۔۔۔۔109

4.75 لاکھ سے زائد یاتریوں نے گپھا کا درشن کیا

1295 یاتریوں پر مشتمل ایک اور قافلہ جموں بیس کیمپ سے وادی کی جانب روانہ

سرینگر/ یکم اگست//

امسال ریکارڈ تعداد میں امرناتھ یاتریوں کی آمد کے بیچ گزشتہ 33 دنوں میں 4.75 لاکھ سے زائد یاتریوں نے گپھا کا درشن کیا ہے۔ ادھر 1295 یاتریوں پر مشتمل ایک اور قافلہ جموں بیس کیمپ سے وادی کی جانب روانہ ہوگیا۔ سی این آئی کے مطابق سخت ترین حفاظتی انتظامات کے بیچ سالانہ امرناتھ یاترا جاری ہے اور گزشتہ 33 دنوں میں 4.76 لاکھ سے زیادہ یاتریوں۔۔۔۔110

300 سے زیادہ بینک سائبر حملے کی زد میں

یوپی آئی، اے ٹی ایم خدمات متاثر، صارفین کو پریشانی

سرینگر/ یکم اگست//

ٹیکنالوجی سروس فراہم کرنے والی کمپنی سی-ایج ٹیکنالوجیز پر سائبر حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے ملک بھر میں تقریباً 300 چھوٹے بینکوں اور مالیاتی اداروں کا بینکنگ سے متعلق کام متاثر ہوا ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق ٹیکنالوجی سروس فراہم کرنے والی کمپنی سی-ایج ٹیکنالوجیز پر سائبر حملہ ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے ملک بھر میں تقریباً 300 چھوٹے بینکوں اور مالیاتی اداروں کا بینکنگ سے متعلق کام متاثر ہوا ہے۔ یہاں تک کہ صارفین بھی اے ٹی ایم سے پیسے نہیں نکال پائے۔ ساتھ ہی، یوپی آئی کے ذریعہ رقم کی منتقلی میں مسائل کا سامنا ہے۔ نیوز پورٹل اے بی پی پر شائع خبر کے مطابق حکام۔۔۔۔۔111

خودکشی کے بڑھتے واقعات کے بیچ ضلع انتظامیہ سرینگر متحرک

اہم پلوں کی فینسنگ کا کام شروع، 10 ستمبر تک کام مکمل کرنے کی ڈیڈ لائن مقرر

سرینگر/ یکم اگست//

ضلع سرینگر میں خودکشی کے بڑھتے واقعات کے بیچ انتظامیہ متحرک ہو چکی ہے جس دوران انہوں نے نواکدل، فتح کدل، گاؤ کدل، صفا کدل اور نور باغ پل قمرواری کے ارد گرد فینسنگ کا کام شروع کر دیا ہے اور اس کام کو 10 ستمبر تک مکمل کرنے کی ڈیڈ لائن مقرر کی گئی ہے۔ سی این آئی کے مطابق خودکشی کے واقعات کی کوششوں کو روکنے کیلئے سرینگر انتظامیہ نے شہر کے مختلف بڑے پلوں کے ارد گرد باڑ لگانے۔۔۔۔112

منشیات کیخلاف اننت ناگ پولیس کی مہم جاری

بجبہاڑہ میں کروڑوں مالیت کا کمرشل کمپلیکس قرق کیا گیا

سرینگر/ یکم اگست//

منشیات کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے اننت ناگ پولیس نے بجبہاڑہ میں کروڑوں مالیت کا کمرشل کمپلیکس قرق کیا۔ سی این آئی کے مطابق منشیات کے اسمگلروں کو ایک اہم دھچکا لگاتے ہوئے، بجبہاڑہ پولیس اسٹیشن نے 2 کروڑ روپے سے زیادہ کی مالیت کا ایک کمرشل کمپلیکس قرق کیا ہے، جس کا تعلق ملہ کن بجبہاڑہ کے مرحوم عبدالرشید ڈار کا ہے۔ جائیداد کی نشاندہی منشیات کی غیر قانونی تجارت، خاص طور پر نشہ آور ادویات اور سائیکوٹراپک مادوں کی اسمگلنگ کے ذریعے حاصل کی گئی تھی۔ منسلک جائیدادوں میں ایک کمرشل عمارت شامل ہے جو سرینگر جموں شاہراہ پر ممتحصن کے نزدیک مقام پر تعمیر کی گئی ہے جو کہ سروے نمبر 291 من کے تحت 5 کنال 12 مرلہ۔۔۔۔113

5 اگست 2019 کے بعد جموں وکشمیر کے حالات مزید ابتر

گذشتہ پانچ برسوں کے دوران عوام کا جینا اب مشکل ہوتا ہے جارہا ہے: فاروق عبداللہ

سرینگر/ یکم اگست//

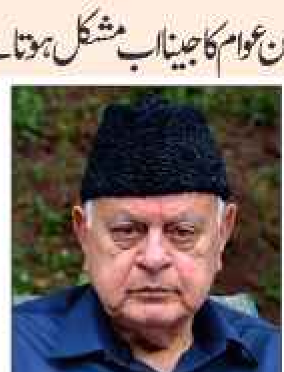

سال 2015 میں بھاجپا کی مخلوط اتحاد والی سرکار کے قیام کیساتھ ہی اگرچہ جموں وکشمیر کے عوام کے مسائل و مشکلات اور سخت ترین چیلنجوں کی شروعات ہوگئی تھی تاہم 5 اگست 2019 کے بعد حالات مزید ابتر ہوگئے اور گذشتہ 5 برسوں کے دوران یہاں کے عوام کا جینا ہر گزرتے دن کیساتھ دوبھر ہوتا جارہا ہے کی بات کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ نئی دلی کی براہ راست حکمرانی میں اس تاریخی ریاست پر ایک ایسا افسر شاہی نظام مسلط کیا گیا ہے جہاں لال فیتہ شاہی عروج پر ہے اور عوام کی کہیں پر بھی شنوائی نہیں ہورہی ہے۔ سی این آئی کے مطابق بھدرواہ سے تعلق۔۔۔۔۔114

فطرت سے قربت: بیماریوں کے علاج کی انوکھی لیکن مفید تجویز

اسکاٹ لینڈ: آپ باہر جایئے اور روز بادلوں یا تاروں کو دیکھیے: دریا یا سمندر کے کنارے جاکر ایک پتھر پر اپنی پریشانی لکھیے اور اسے پانی میں پھینک دیجیے، یا گھر کے باغیچے میں کھمبیوں کی دس اقسام تلاش کیجیے۔ یہ وہ عجیب نسخے ہیں جو آج کل اسکاٹ لینڈ کے ڈاکٹر اپنے مریضوں کے لیے لکھ رہے ہیں۔ اسے ماہرین نے 'فطرت کے نسخے' یا نیچر پریسکرپشن کا نام دیا ہے، بالخصوص شیٹ لینڈ جزائر کے ڈاکٹر دیگر دواؤں کے ساتھ اپنے مریضوں کو فطرت سے قریب ہونے کے مشورے دے رہے ہیں۔ برطانیہ میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا تجربہ ہے جو نیشنل ہیلتھ سروسز اور اسکاٹ لینڈ میں پرندوں کے تحفظ کی تنظیم (آر ایس پی بی) نے شروع کیا ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق اس سے بلڈ پریشر قابو میں رہتا ہے، دماغی اور جسمانی اطمینان بڑھتا ہے اور امراض قلب کا خطرہ کم ہوجاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر انسان جب قدرتی مناظر کے قریب ہوتا ہے تو اس سے خوشی ملتی ہے۔ آر ایس پی بی کی ایک افسر کیرن مک کیلوی کے مطابق فطری مناظر دل و دماغ پر بہت اچھے اثرات مرتب کرتے ہیں اور یہ بات سائنسی طور پر درست ثابت ہوچکی ہے۔ اگر مریض پہلی بار افاقہ محسوس کرے تو اسے قدرتی مناظر اور سبزے وغیرہ میں مزید وقت گزارنے کو کہا جاتا ہے۔ مریض اس روداد کو ایک کیلنڈر کے ذریعے نوٹ بک میں لکھتا جاتا ہے۔ مثلاً جنوری میں خاص پھولوں کو کھلتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ یا فروری میں پیاز اور دیگر جڑ والی سبزیاں اگائی جاسکتی ہیں اور مارچ میں پالتو جانوروں کے ساتھ واک کی جاسکتی ہے۔

ماہرین کا اصرار ہے کہ اس طرح صحت پر مفید اثرات ہوتے ہیں۔ لوگ ذیابیطس، ڈپریشن اور کینسر تک میں بہتری محسوس کرتے ہیں۔ ایک اور ڈاکٹر کلوای ایوانز نے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوا کے بغیر علاج کیا جائے تو لوگوں کو فطری اور قدرتی مناظر میں جانے دیجیے۔ واضح رہے کہ یہ طریقہ علاج ایک مطالعہ بھی ہے جو طویل عرصے تک جاری رہے گا۔

کھیرا قبض اور پیٹ کے دیگر امراض سے محفوظ رکھتا ہے

نئی دہلی: گرمی کے موسم میں کھیرا کھانا صحت کے لے مفید ہے ہی ساتھ میں جسم کی خوبصورتی کو بھی نکھارتا ہے۔ کم فیٹ وکیلوری کے ساتھ ہی فائبر سے بھرپور کھیرے کے استعمال سے کئی طرح کے فائدے ہیں۔

سلاد کے طور پر استعمال کئے جانے والے کھیرے میں اریپسن نام کا ایک انجائم ہوتا ہے جو پروٹین کو ہضم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

کھیرے کے فوائد:

کھیرا پانی کا بہت اچھا ذریعہ ہوتا ہے، اس میں 95% پانی ہوتا ہے۔

کھیرے کے روزانہ استعمال سے جوڑوں کے درد میں آرام ملتا ہے۔

کھیرے میں موجود عنصر کھانا کو جلد ہضم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

کھیرے میں وٹامن اے بی 1، بی 6 سی، ڈی پوٹیشیم، فاسفورس، ایرن وغیرہ اچھی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ جو صحت کے نظریہ سے بہت مفید ہے۔

کھیرا قبض سے نجات دلانے کے ساتھ ہی پیٹ کے کئی امراضکے لئے فائدہ مند ہے۔

سینے میں جلن میں مسلسل طور سے کھیرا کھانا فائدہ مند ہے۔

کھیرے میں موجود رس پین کریز سرگرم ہونے پر جسم میں انسولین بنتی ہے۔ انسولین جسم میں بننے پر ذیابیطس سے لڑنے میں مدد ملتی ہے۔

کھیرا کھانے سے کولسٹرل کی سطح کنٹرول رہتی ہے۔ اس سے دلسے متعلق بیماری ہونے کا خدشہ کم رہتا ہے۔

گوشت کو آگ پر بھون کر کھانے سے ہائی بلڈ پریشر کا مرض لاحق ہوسکتا ہے

نئی دہلی: امریکی طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر مرغی، مچھلی یا گوشت کو براہ راست آگ پر بھون کر کھایا جائے تو اس سے بلڈ پریشر میں اضافے کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ امریکن ہارٹ ایسوی ایشن کے سالانہ اجلاس میں پیش کردہ ایک سروے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ باربی کیو، گرلنگ اور گوشت کو آگ پر براہ راست بھوننے کے رجحان کو کم کرنے کی ضرورت ہے۔

ایسے کھانوں کی زیادتی سے لوگوں میں ہائی بلڈ پریشر کا خطرہ پیدا ہوسکتا ہے لیکن یہ خدشہ درمیانے درجے کا ہوسکتا ہے۔ سروے کے مرکزی مصنف گوانگ لا یو ہیں جو ہارورڈ ٹی ایچ چین اسکول آف پبلک ہیلتھ میں ریسرچ فیلو ہیں۔ ان کی ٹیم نے 53ہزار 852 افراد کا طویل مدتی مطالعہ کیا جن میں 32 ہزار 925 خواتین پر مشتمل دو گروپ اور 17ہزار 104 مرد شامل تھے۔ سروے کے آغاز میں کسی کو بھی بلڈ پریشر، ذیابیطس، امراض قلب اور کینسر کا مرض لاحق نہ تھا۔

اگلے 12 سے 16 سال کے درمیان ان میں سے 37ہزار 123 افراد کو ہائی بلڈ پریشر کا مرض لاحق ہوگیا۔ ان میں سے جن خواتین وحضرات نے ہفتے میں دو مرتبہ مچھلی، مرغی یا سرخ گوشت کھایا ان میں بلڈ پریشر کا خطرہ 17 فیصد تک نوٹ کیا گیا لیکن یہ مرض ان میں پیدا ہوا جو گوشت کو آگ پر بھون کر یا گرلنگ کے بعد کھاتے رہے۔

جن لوگوں نے مہینے میں 15 مرتبہ اس طرح گوشت کھایا ان میں بلڈ پریشر بڑھنے کا رجحان سب سے زیادہ تھا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ گوشت کو بلند درجہ حرارت پر پکانے سے اس میں بعض مضر صحت کیمیکل پیدا ہونے لگتے ہیں جو کھانے والوں میں اندرونی سوزش، انسولین سے مزاحمت اور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ بنتے ہیں۔

ماہرین نے زور دیا ہے کہ ہر دوسرے دن اس طرح کا گوشت کھانے والوں کا بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے تاہم ہفتے میں ایک یا دو مرتبہ آگ پر بھنا گوشت کھانے سے صحت پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا۔

بلیڈر کینسر کی علامتیں اور اس کا علاج

بلیڈر (مثانہ) میں غیر معمولی خلیات بے قابو اضافہ کو بلیڈر کینسر کہتے ہیں۔ بلیڈر کی باہری دیوار کے پٹھوں (ماسلس) کی پرت کو سروسا کہتے ہیں جو کہ فیٹی ٹیشیو، ایڈی پوز ٹیشیو زیا لیمف کے بہت پاس ہوتا ہے۔ بلیڈر وہ غبارہ نما اعضاء ہے جہاں پر پیشاب (یورین) کے کلکشن کا اخراج ہوتا ہے۔ بلیڈر کی اندرونی دیوار سے بنے پیشاب کے رابطے میں آتی ہے اور اسے یورین بلیڈر (مثانہ) کا اوپری پرت کہتے ہیں۔ یہ ٹرانجشنل سیلس کی وجہ سے گھری ہوتی ہیں جسے یورو تھیلیم کہتے ہیں۔

بلیڈر کینسر مرد اور خواتین دونوں کو ہوتا ہے۔

بلیڈر کینسر مرد اور خواتین دونوں کو بھی ہوسکتا ہے۔ لیکن عورتوں میں یہ کینسر زیادہ ہوتا ہے۔ بلیڈر کینسر کے کئی وجہ ہیں۔ پراسٹیٹ گرنتھی کا بڑھنا، پیشاب کے راستے میں کنٹرکشن (سکڑن) ہونا، حاملہ ہونے وقت آنے والی پریشانیاں، پیشاب کے راستے میں پتھری کا ہونا، اسقاط حمل کا ہونا وغیرہ بلیڈر انفیکشن کے ذمہ دار ہیں۔ خلیات کی پرت کے نیچے پٹھوں کی ایک پرت ہوتی ہے جو کہ بلیڈر کے سکڑن کے ساتھ پیشاب کو اخراج کرتی ہے جس سے یورین یوریتھرا نام کا ٹیوب سے اخراج کیا جاتا ہے۔

بلیڈر کینسر کا پتہ کب چلتا ہے

بلیڈر کی باہری دیوار کی ماسلس (ماس پیشیوں) کی پرت کو کہتے ہیں جو کی فیٹی ٹیشیو، ایڈی پوز ٹیشیو زیا لیمف نوڈس کے بہت قریب ہوتا ہے۔ بلیڈر کینسر بلیڈر کی پرت سے شروع ہوتا ہے اور تقریباً 70 سے 80 فیصد بلیڈر کینسر کے مریضوں میں کینسر کا پتہ بھی لگ جاتا ہے جب یہ باہری سطح میں ہوتا ہے جب کہ یہ بلیڈر کی دیوار کی اندرونی سطح میں ہوتا ہے۔

کینسر جب بلیڈر کی بیرونی دیوار میں شروع ہوتا ہے اسے سپر فیشیل کینسر کہتے ہیں اور یہ غیر معمولی خلیات میں آئی سولیٹیڈ پیچ کی طرح دیکھتا ہے۔ اگر بلیڈر کی اندرونی دیوار پر انگلی نما نکلا ہوا حصہ پایا گیا تو اسے پیپلری ٹرانجشنل سیل کینسر کہتے ہیں۔

کبھی کبھی ٹیومر کا پتہ لگتا ہے جب کہ یہ گہرے طور پر بلیڈر کی اندورنی دیوار سے لیکر لیمف نوڈس اور دوسرے اعضاء میں پھیل چکا ہوتا ہے۔

بلیڈر کینسر کے دیگر اقسام

بلیڈر کینسر کا ایک اور طرح کا ہوتا جس کو کارسینوما ان سیٹو کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں کہ یہ کینسر صرف اسی جگہ پر رہتا جہاں پر اس کی شروعات ہوئی ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ کینسر بلیڈر کو بہت گہرائی سے نہیں متاثر کرتا ہے لیکن اس کے کچھ علامات ہیں، یوری نیشن کے دوران جلن ہونا، ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ڈاکٹر کے ذریعہ سائی ٹوکس سے جانچ کرنے کے بعد بھی یورولوجیسٹ اس بیماری کو نہ پکڑ پائے۔ جانچ کے لئے بلیڈر کی باہری دیوار کو جو حصہ سرخ لگے وہاں کی بائیوپسی کرنی ہوتی ہے۔

اس کا پتہ ایک دوسری جانچ سے بھی لگایا جاتا ہے جسے کہ یورین سائیٹا لوجی کہتے ہیں اور اس میں پیشاب کے سیل کی جانچ کی جاتی ہے۔ اس جانچ میں پیشاب کا ایک نمونہ لیا جاتا ہے وار مائیکرو اسکوپ کے اندر اس کی جانچ کر کینسر کے سیل کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ بلیڈر کینسر کی تین علامتیں ہیں اور سبھی میں الگ الگ طرح کی سیل ہوتی ہیں:۔

تقریباً 90 فیصدی بلیڈر کے کینسر ٹرانجشنل سیل کارسینوماز کہلاتے ہیں۔

6 سے 8 فیصدی اسکواَمس سیل کارسینوما

2 فیصدی ایڈنو کارسینوماز ہوتے ہیں۔

اس طرح کے پیدا ہونے والے انفیکشن جسے سیزوسومیاسی کہتے ہیں وہ بلیڈر کینسر کا خطرہ بڑھاتا ہے۔ وہ مریض جن میں طویل وقت سے بلیڈر کی پتھری ہے ان میں بلیڈر کی دیوار پر سوزن اور لمبے وقت تک جلن کی وجہ سے کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ وہ مریض جن میں پہلے بھی بلیڈر کینسر ہوچکا ہے ان میں اس بیماری کے دوبارہ ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔

بلیڈر کینسر کی علامت:

پاخانہ یا پیشاب کے وقت خون آنا

ہمیشہ بخار رہنا

کھانسنے میں خون آنا

حیض کے دوران زیادہ خون آنا

چھاتی میں گانٹھ کا ہوجانا

بلیڈر کینسر کا علاج:

اس کا علاج بہت مشکل اور مہنگا ہوتا ہے کئی بار سرجری کے ذریعہ بھی اسے ٹھیک کیا جاتا ہے اور کئی بار علاج کے چاروں قسم کا بھی ایک ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ علاج کے یہ چار قسم خاص ہیں:۔

سرجری

انٹرویسیکل تھریپی

بیروں میں چھپے ہیں بے شمار قدرتی فوائد

نئی دہلی: (ایجنسی) بیر ایک مزیدار پھل اور صحت کے لیے بھی مفید ہے، اس کے ذائقے سے تو سب ہی واقف ہیں لیکن کیا آپ اس میں چھپے بے شمار قدرتی فوائد سے واقف ہیں؟ یہ ایک بھرپور غذائیت والا پھل ہے جو پروٹین، وٹامن، کیلشیئم، کاربوہائیڈریٹ، سوڈیم اور میگنیشیم سے مالا مال ہے۔ بیر میں آئرن اور فاسفورس بھی وافر مقدار میں پایا جاتا ہے جو جسم میں خون کی گردش کو بڑھاتا ہے اور آئرن کی کمی کو دور کرتا ہے۔ آج کل ہر دوسرے شخص خصوصاً خواتین کو ہڈیوں کے درد کی شکایت ہے، ایسے میں بیر کھانا ہڈیوں کے لیے مفید ہے کیونکہ اس میں موجود کیلشیئم، آئرن اور فاسفورس ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ بیر ایک کم کیلوریز والا لیکن فائبر سے بھرپور پھل ہے، جس سے وزن میں اضافہ بھی نہیں ہوتا اور وزن کم کرنے کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔ بیر میں وٹامن اے، وٹامن سی اور مختلف نامیاتی مرکبات بھی پائے جاتے ہیں جو جسم میں قوت مدافعت کو بڑھانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ اس کو کھانے کے علاوہ اگر اس کا جوس بنا کر پیا جائے تو وہ بھی موثر ہوگا۔ بیر کا جوس پینے سے چہرے کی جلد نرم و ملائم ہوتی ہے اور اگر جلد پر کوئی ایگزیما یا الرجی ہوجائے تو اس کو دور کرنے میں بھی یہ کارآمد ہے۔ بیر کھانے سے قبض، سینے کی جلن، معدے کی تیزابیت اور نظام ہضم کی شکایت بھی دور ہوجاتی ہے۔

موبائل فون کے زیادہ استعمال سے جسم کے کسی بھی حصہ میں ٹیومر بن سکتا ہے

واشنگٹن: آج کے دور میں اسمارٹ فون ہمارے زندگی کا لازمی جزو بن گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بات بھول گئے کہ ہم اسمارٹ فون کا استعمال اتنا زیادہ کر رہے ہیں کہ ہمارے جسم میں کہیں بھی کینسر کا پھوڑا بن سکتا ہے یہاں تک کہ دل میں بھی ٹیومر بن سکتا ہے۔ امریکی حکومت کی تازہ ریسرچ میں محققین نے تقریباً 20 سالوں تک 160 کروڑ روپے خرچ کر کے چوہوں پر اسمارٹ فون کے ریڈیشن سے ہونے والے تغیرات پر تحقیق کی گئیہے۔ محققین نے پایا ہے کہ اسمارٹ فون سے نکلنے والی ریڈیشن انسانوں کے جسم میں ٹیومر کو جنم دے سکتی ہے۔ محققین نے مذکر (Male) چوہوں پر موبائل ریڈیشن کا استعمال کرکے یہ پایا کہ ان کے دل کی خلیات (Cells) میں ٹیومر جنم لیتا ہے۔ وہیں محققین نے جب یہی تحقیق مونث (Female) چوہوں پر کی تو ان میں ٹیومر نہیں بنا۔ اس تحقیق میں شامل کئے چوہوں پر بے حد تیز ریڈیشن ڈالی گئی، جس کے بعد 6 فیصد جانوروں میں ''schwannomas'' کا ٹیومر بن گیا۔ یہ خاص طرح کا ٹیومر دل کے پاس موجود ٹیشو میں پیدا ہوتا ہے۔ اس تحقیق میں مصروف سائنس داں جان بوچر نے کہا 'یہ بات نئی ہے کہ اس سے پہلے بھی فون کی ریڈیشن سے ہونے والے کینسر کا پتہ لگ چکا ہے، لیکن یہ کان اور دماغ کے پاس پائے گئے تھے۔ اب ٹھیک اسی طرح کا ٹیومر پہلی بار دل کے قریب ملا ہے۔ حالانکہ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ جو اثرات چوہوں پر مرتب ہوتے دیکھے گئے ہیں وہی انسانوں پر بھی مرتب ہوں گے۔ واضح رہے کہ یہ نتیجے 3 جی اور 2 جی فون کے ذریعہ حاصل ہوئے۔ 4 جی اور 5 جی، الگ فریکوئنسی پر کام کرتے ہیں اور ان سے نکلنے والی ریڈیشن بھی الگ ہوتی ہے۔

پاستہ وزن بڑھانے یا موٹاپے کا باعث نہیں بنتا

نئی دہلی: آج کے دور میں گھر کا کھانا لوگوں کو زیادہ پسند نہیں آتا یا پھر کاہلی، سستی یا وقت کی تنگی کے باعث لوگوں خاص طور پر شہری زندگی گذارنے والے لوگ ہوٹل بازی یا پھر فاسٹ فوڈ وغیرہ میں زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں۔ لیکن ان کھانوں سے گھبراتے بھی رہے ہیں۔ ایسے میں پاستا، میکرونی کے شوقین افراد کے لیے یہ انکشاف کسی خوشخبری سے کم نہیں ہوگا کہ یہ غذائیں وزن بڑھاتی نہیں بلکہ کم کرتی ہیں۔ ایک نئی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پاستا، میکرونی اور اسپیگٹی وزن کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ ہفتے میں تین بار یہ غذائیں کھانے سے 3 ماہ کے دوران وزن میں آدھا کلو کمی آتی ہے۔ ٹورنٹو کے مائیکل اسپتال میں ہونے والی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ان غذاؤں میں گلے سیمک انڈیکس (جی آئی) دیگر کاربوہائیڈریٹس کے برعکس کم ہوتا ہے جو کہ خون میں اچانک شکر (شوگر) کی مقدار نہ بڑھنے کی وجہ نہیں بنتا۔ اس سے پہلے تحقیق میں محققین نے تجویز کیا تھا کہ گلے سیمک انڈیکس (جی آئی) والی غذائیں زیادہ اطمینان بخش ہوتی ہیں اسی وجہ سے لوگوں کو بھوک دیر سے لگتی ہے۔ تازہ تحقیق کے مصنف ڈاکٹر جان کا کہنا ہے کہ ہم بلا جھجک یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاستا وزن بڑھانے میں انسانی جسم پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس کا استعمال اعتدال میں کیا جائے۔

'نابینا خواتین بھی بریسٹ کینسر کی تشخیص کرسکتی ہیں'

بھارت میں بریسٹ کینسر کی تشخیص کے لیے اہم اقدام کیا گیا ہے جس میں بینائی سے محروم خواتین کو سکھایا گیا ہے کہ کس طرح ابتدائی مرحلے میں ہی بریسٹ کینسر کی تشخیص کی جاسکتی ہے۔ بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق بھارت کی قومی ایسوسی ایشن نابینا افراد (نیب) کے ادارہ برائے معذور اور نابینا خواتین کی تعلیم نے جرمنی کے ڈسکورنگ ہینڈز سے مل کر 'ڈسکورنگ ہینڈز' کے نام سے مہم کا آغاز کیا۔ ڈائریکٹر نیب شالنی کھنہ کا کہنا تھا کہ جرمنی کے ادارے نے ہم سے 2015 میں رابطہ کرکے اپنے پروگرام کے بارے میں اطلاع دی تھی کہ کس طرح بریسٹ کینسر کی ابتدائی نشانیوں کی خود سے تشخیص کی جاسکتی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ ہم نے جرمنی میں ادارے کا دورہ کرکے اس بات کی جانچ کی کہ یہ کیسے ممکن ہے جس کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ بینائی سے محروم خواتین بھی یہ کام انجام دے سکتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بھارت میں بریسٹ کے بارے میں زیادہ بات نہیں کی جاتی ہے تاہم ہم نے 18 سال سے زائد عمر کی چند خواتین کو چنا جنہیں ہم نے 9 مہینوں تک بریسٹ کینسر کی تشخیص کا عمل سکھایا۔ اس پروگرام کے ہسپتالوں میں آغاز فورٹس ہسپتال کے سرجیکل اونکولوجی کے سربراہ ڈاکٹر مندیپ سنگھ ملہوترہ کی جانب سے کیا گیا۔

بریسٹ کینسر کی تشخیص کرنے والی نابینا خاتون شویتا ورما نے بتایا کہ ان کے اہل خانہ ان کی بینائی سے محروم ہونے کی وجہ سے انہیں گھر میں رکھنا چاہتے تھے تاہم ان کا کہنا تھا کہ 'مجھے آج خوشی ہے کہ اس پروگرام کی بدولت دہلی کے ہسپتال میں نوکری ملی'۔ ان کا کہنا تھا کہ 'میں تمام نابینا افراد کے والدین کو کہنا چاہوں گی کہ وہ اپنے بچوں کو نظر انداز نہ کریں بلکہ ان کے ساتھ تعاون کریں، وہ آپ کا سر فخر سے بلند کریں گے'۔

کیرالہ میں لینڈ سلائڈنگ سے بھاری تباہی، 143 تک پہنچی ہلاکتوں کی تعداد

ترواننت پورم// کیرالہ کے وایناڈ ضلع میں قدرتی آفت نے بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے۔ بارشوں کے بعد مٹی کے تودے گرنے سے مرنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اب تک 143 افراد کی ہلاکت کی تصدیق ہو چکی ہے۔ 90 سے زیادہ لوگ لاپتہ بتائے جاتے ہیں، جب کہ این ڈی آر ایف، آرمی، نیوی اور ایئر فورس کے اہلکاروں نے ملبے سے بڑی تعداد میں لوگوں کو محفوظ نکالا ہے۔ 128 افراد زخمی بتائے جاتے ہیں۔ وایناڈ میں موسم اب بھی خراب ہے اور شدید بارش کے پیش نظر ریڈ الرٹ جاری کیا گیا ہے اور ریسکیو ٹیم کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ کیرالہ حکومت نے اس سانحہ کے بعد دو روزہ سوگ کا اعلان کیا ہے۔ متاثرین اہل خانہ ملبے تلے دبے اپنے پیاروں کو تلاش کر رہے ہیں۔ ڈرون اور ڈاگ سکواڈ کی بھی مدد لی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ کے مطابق، موجا (منڈکئی) جہاں پر لینڈ سلائیڈنگ ہوئی، وہ انتہائی خطرے والے آفت زدہ علاقے میں آتی ہے اور وہاں لوگ نہیں رہتے۔ وہاں سے مٹی، پتھر اور چٹانیں چورلمالا تک جا گریں۔ جو اس جگہ سے 6 کلومیٹر دور ہے جہاں سے لینڈ سلائیڈ ہوئی تھی۔ یہ کوئی حساس جگہ نہیں ہے اور یہاں لوگ برسوں سے رہ رہے ہیں۔ اس کے پیش نظر یہاں بہت زیادہ جانی نقصان ہوا ہے۔ وایناڈ میں قدرت کی تباہی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جہاں لینڈ سلائیڈنگ ہوئی وہاں سے 50 کلومیٹر دور ملاپورم کے پوتھوکلو علاقے سے 10 لاشیں برآمد ہوئی ہیں جو چلیار ندی میں بہہ کر آئی تھیں۔ سول ڈیفنس، پولیس، فائر ڈپارٹمنٹ، ایس ڈی آر ایف، این ڈی آر ایف کے تقریباً 250 اہلکار راحت اور بچاؤ میں مصروف ہیں۔ اس کے ساتھ ہی فوج کی 122 انفنٹری کے تقریباً 225 سپاہی بچاؤ آپریشن میں مصروف ہیں۔ ہندوستانی فضائیہ نے کوسٹل گارڈ سے 2 ہیلی کاپٹر بھیجے ہیں جو ملبے سے مسلسل لوگوں کو نکال رہے ہیں۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ وایناڈ میں دو مرتبہ لینڈ سلائیڈنگ ہوئی۔ چورلمالا کے علاقے میں سب سے پہلے رات 2 بجے لینڈ سلائیڈنگ ہوئی جس میں کئی مکانات، گاڑیاں اور دکانیں تباہ ہو گئیں۔ اس کے بعد صبح تقریباً 4:10 بجے ایک بار پھر مٹی کے تودے گرنے سے تباہی مچا دی۔ وایناڈ کا کلپیٹہ شہر سے تقریباً 20 کلومیٹر دور پیش آئے اس سانحہ نے چورلمالا علاقے میں سب سے زیادہ تباہی مچائی ہے۔ دریں اثنا منگل کو کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پنارائی وجین نے لوگوں سے تباہ شدہ زندگیوں اور معاش کی تعمیر نو کے لیے اکٹھے ہونے کی اپیل کی، جیسا کہ انہوں نے 2018 میں کیا تھا جب سیلاب نے ریاست کو تباہ کر دیا تھا۔ مسٹر وجین نے کہا کہ بہت سے لوگ مدد کی پیشکش کر رہے ہیں لیکن متاثرہ علاقوں اور زندگیوں کی تعمیر نو کے لیے مزید مدد کی ضرورت ہے۔ اور انہوں نے ہر ایک سے چیف منسٹر ڈیزاسٹر ریلیف فنڈ میں حصہ ڈالنے کی اپیل کی۔ وجین نے کہا کہ جس وقت لینڈ سلائیڈنگ ہوئی تمام لوگ نیند میں تھے اور کئی لوگ بہہ گئے یا ملبے تلے دب گئے۔ جس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں جانیں ضائع ہوئیں اور درجنوں افراد تا حال لاپتہ ہیں۔ 34 لاشوں کی شناخت کر لی گئی ہے اور ان میں سے 18 کو ان کے لواحقین کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پڑوسی ضلع ملاپورم کے پوتھوکلو گاؤں میں چلیار ندی سے 16 لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ سرچ اینڈ ریسکیو ٹیموں نے بہہ جانے والے افراد کے جسم کے اعضاء بھی نکال لیے ہیں۔ سی ایم نے کہا،" جیسے ہی ہمیں حادثے کی اطلاع ملی، ہم نے امدادی کارروائیوں کو مربوط کیا۔ پانچ ریاستی وزراء تلاش اور بچاؤ کی سرگرمیوں کو مربوط کرنے اور ان کی قیادت کرنے کے لیے وائناڈ گئے ہیں۔ امدادی کارروائیاں براہ راست جنگی بنیادوں پر ضروری آلات کے ساتھ انجام دی گئیں۔ زخمیوں کی جان بچانے کے لیے فوری طور پر 45 کیمپ قائم کیے گئے ہیں۔ ضلع میں اور وہاں تقریباً 3069 لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے کیرالہ کو 5 کروڑ روپے کی امداد کی پیشکش کی ہے، جب کہ کوچین انٹرنیشنل ایئر پورٹ لمیٹڈ (سی آئی اے ایل) نے 2 کروڑ روپے کی پیشکش کی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا ہے کہ ریاست وائناڈ لینڈ سلائیڈنگ میں جانوں اور املاک کے المناک نقصان پر دو روزہ سرکاری سوگ منائے گی۔ اس دوران عوامی پروگرام اور تقریبات منعقد نہیں کی جائیں گی اور قومی پرچم سرنگوں رہے گا۔ اپوزیشن نے وائناڈ میں قدرتی آفت کو قومی آفت قرار دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ حادثے پر غم کا اظہار کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کیرالہ کو ہر ممکن مدد کا یقین دلایا ہے۔ وزیر داخلہ امت شاہ نے کیرالہ کے سی ایم پی وجین سے فون پر بات کر کے صورتحال کا جائزہ لیا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ متاثرین کی باز آبادکاری کے لیے روڈ میپ تیار کیا جانا چاہیے۔ دریں اثنا، راہل گاندھی، جو وائناڈ سے رکن پارلیمنٹ رہ چکے ہیں، آج یعنی بدھ کو حادثے کے متاثرین سے ملاقات کریں گے۔ مرکزی حکومت مرنے والوں کے لواحقین کو 2 لاکھ روپے کی امداد فراہم کرے گی۔ ساتھ ہی زخمیوں کو 50- 50 ہزار روپے کی مالی امداد دی جائے گی۔ راہل گاندھی نے اس معاوضہ میں اضافہ کا مطالبہ کیا ہے۔

ملک کے تمام حصوں میں اناج ذخیرہ کرنے کے مراکز تیار کئے جارہے ہیں/ حکومت

نئی دہلی// حکومت نے کہا ہے کہ کسانوں کی آمدنی میں اضافہ اور ان کے لیے بنیادی ڈھانچے کی سہولتیں تیار کرنے کے لیے حکومت ملک کے تمام حصوں میں اناج ذخیرہ کرنے کے لیے مناسب انتظامات کر رہی ہے تاکہ کسانوں کو کاشتکاری کا خاطر خواہ فائدہ حاصل ہو سکے۔ وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان نے منگل کو لوک سبھا میں ایک ضمنی سوال کے جواب میں کہا کہ کسان خوراک فراہم کرنے والا ہے، وہ ہمیں اناج دیتا ہے، اس لیے کسان بھی زندگی فراہم کرنے والا ہے۔ حکومت کے لیے کسانوں کی خدمت خدا کی خدمت کے مترادف ہے، اس لیے کسانوں کی پیداوار بڑھانا بھی خدمت ہے۔ کسان کافی خوراک پیدا کر کے ملک کا پیٹ پال رہے ہیں، اس لیے حکومت نے بنیادی ڈھانچے کی سہولیات جیسے فوڈ اسٹوریج کے لیے ایک لاکھ کروڑ روپے کا انتظام کیا ہے اور ملک کے ہر حصے میں خوراک کے ذخیرہ کے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے کسانوں کو بنجر زمین پر سولر پینل لگانے کی سہولت دی ہے۔ اس سے وہ بجلی بیچ کر منافع کما سکتا ہے اور اپنا سولر پینل لگا کر اس سے حاصل ہونے والی توانائی سے اپنی کھیتی میں اضافہ بھی کر سکتا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں، مرکزی وزیر نے کہا کہ جلد خراب ہونے والی فصلوں کی دیکھ بھال کے لیے کولڈ اسٹوریج تیزی سے تعمیر کیے جا رہے ہیں اور ہر جگہ کے کسانوں کو یہ سہولت حاصل ہو، اس کے لیے خاطر خواہ اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

عام انتخابات : آنجہانی ملازم کے لواحقین کو 15 لاکھ روپے کی ایکس گریشیا رقم سونپی گئی

جالندھر// پنجاب میں جالندھر کے ڈپٹی کمشنر اور ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر ڈاکٹر ہمانشو اگروال نے منگل کو جونیئر اسسٹنٹ سریندر کمار کے خاندان کو 15 لاکھ روپے کی ایکس گریشیا رقم کی منظوری کا خط سونپا، جن کی 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں ڈیوٹی کے دوران موت ہو گئی تھی۔ ڈاکٹر اگروال نے کہا کہ ایکس گریشیا رقم براہ راست متوفی ملازم کی بیوی کے بینک اکاؤنٹ میں منتقل کر دی گئی ہے۔ وہ متوفی ملازم کے گھر گئے اور اس کی اہلیہ رینارانی اور اس کی والدہ کو تسلی دی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ضلع انتظامیہ سریندر کمار کی خدمات کو یاد کرتے ہوئے خاندان کو ہر ممکن مدد فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ قابل ذکر ہے کہ لوک سبھا انتخابات کے دوران پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ (بی اینڈ آر) سوپائی ڈویژن جالندھر کینٹ کے ملازم سریندر کمار کی موت ہو گئی تھی۔ ضلع انتظامیہ نے الیکشن کمیشن آف انڈیا کے رہنما خطوط کے مطابق سریندر کمار کے اہل خانہ کو فوری طور پر ایکس گریشیا رقم فراہم کرنے کا عمل شروع کیا، جس کے نتیجے میں متوفی ملازم کے قانونی ورثا کو 15 لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی۔

راجستھان کے نئے مقرر کردہ گورنر ہری بھاو کسن راو باگڈے جے پور پہنچے

جے پور// راجستھان کے نئے مقرر کردہ گورنر ہری بھاؤ کسن راو باگڈے منگل کی دوپہر جے پور پہنچ گئے۔ مسٹر باگڈے ریاستی طیارے میں جے پور ہوائی اڈے پر پہنچے تو وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما اور اسمبلی اسپیکر واسودیو دیونانی نے ان کا استقبال کیا۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ ڈاکٹر پریم چند بیروا، پانی کی فراہمی کے وزیر کنہیا لال چودھری، قبائلی وزیر بابولال کھراڑی اور کابینہ کے دیگر اراکین، چیف سکریٹری سدھانش پنت، پولیس کے ڈائریکٹر جنرل یو آر ساہو اور اعلیٰ انتظامی اور پولیس افسران نے بھی ان کا استقبال کیا۔ مسٹر شرما نے مسٹر باگڈے سے کابینہ کے ارکان کا تعارف کرایا۔ اس موقع پر مسٹر باگڈے کو آر اے سی کی بٹالین نے گارڈ آف آنر دیا اور مسٹر باگڈے نے پریڈ کی سلامی لی اور گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد مسٹر باگڈے راج بھون پہنچے جہاں ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ راج بھون میں انہیں گارڈ آف آنر دیا گیا۔ راج بھون پہنچنے پر گورنر کے سکریٹری گورو گوئل نے گلدستہ پیش کر کے ان کا استقبال کیا۔ قابل ذکر ہے کہ مسٹر باگڈے بدھ کو شام 4 بجے راج بھون میں منعقد ایک تقریب میں حلف لیں گے۔ انہیں ہائی کورٹ کے چیف جسٹس منیندر موہن سریواستو حلف دلائیں گے۔

کینیڈا میں دردناک سڑک حادثہ۔ 3 ہندوستانی طلباء کی موت

نیو برنسوک// کینیڈا میں ایک دردناک سڑک حادثے میں پنجاب کے تین طالب علموں کی موت واقع ہو گئی ہے۔ ان میں دو سگے بھائی بہن بھی شامل ہیں۔ مرنے والوں میں دو لڑکیاں اور ایک لڑکا شامل ہیں۔ ہلاکین کی شناخت لدھیانہ کے ملاوہ گاؤں کے دو بھائی بہنوں 23 سالہ ہرمن سومل اور 19 سالہ نوجوت سومل کی حیثیت سے کی گئی ہے۔ ہرمن مانکٹن کے ایک ڈے کیئر میں کام کرتی تھی، جبکہ نوجوت سومل کچھ مہینے پہلے ہی اسٹڈی ویزا پر کینیڈا آیا ہوا تھا۔ ایک اور ہلاک کی پہچان رشمدیپ کور کے طور پر ہوئی ہے، جو پنجاب کے سنگرور ضلع کی سمانا کی رہنے والی تھی۔ رپورٹ کے مطابق وہ بھوپندر سنگھ اور منجیت کور کی بیٹی تھیں۔ یہ دونوں بھی سرکاری ٹیچر ہیں۔ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب ان کی ٹیکسی کا ایک ٹائر پھٹ گیا اور کار بے قابو ہو کر حادثہ کا شکار ہو گئی۔

ہندوستانی فوج نے سابق فوجیوں کیلئے صحت کی دیکھ بھال کیلئے ای صحت ٹیلی کنسلٹنسی کا آغاز کیا

نئی دہلی// ایکس سروس مین کنٹری بیوٹری ہیلتھ اسکیم (ای سی ایچ ایس) نے 30 جولائی 2024 کو الیکٹرانک سروسز ہیلتھ ای انگس اینڈ ٹیلی کنسلٹیشن (E-SeHAT) ماڈیول کا آغاز کیا ہے۔ ایکس سروس مین کنٹری بیوٹری ہیلتھ اسکیم (ای سی ایچ ایس) کے ذریعہ پولی کلینک کا دورہ کیے بغیر اپنے گھروں سے طبی علاج کے لیے مشاورت فراہم ہوگی۔ ماڈیول کا مقصد محفوظ اور منظم ویڈیو پر مبنی طبی مشاورت کے ذریعے صحت کی دیکھ بھال کی خدمات فراہم کرنا ہے۔ اس آزمائشی پروجیکٹ کو بارہمولہ، امبالا، چوراچند پور، دیما پور اور ایزاول کے دور دراز مقامات کے 12 ای سی ایچ ایس پولی کلینک میں شروع کیا گیا ہے۔ 12 ای سی ایچ ایس پولی کلینکس نے نومبر 2024 میں اپنے پین انڈیا رول آؤٹ سے پہلے دور دراز واقع ای سی ایچ ایس مستفید ہونے والے سابق فوجیوں سے ٹیلی مشورہ کیا۔ افتتاحی آزمائشی تجربے (پائلٹ ٹیسٹنگ) کا مشاہدہ امبالا کے ای سی ایچ ایس پولی کلینک مرکزی تنظیم کے میجر جنرل منوج نٹراجن، منیجنگ ڈائریکٹر کے ذریعہ کیا گیا جو سابق فوجی کنٹری بیوٹری ہیلتھ اسکیم میں ہے۔ یہ ماڈیول وزارت صحت اور خاندانی بہبود کی طرف سے مارچ 2020 کے نیتی آیوگ کی مشاورت سے جاری کردہ ٹیلی میڈیسن پریکٹس کے رہنما خطوط پر عمل پیرا ہے۔ منصوبے کے بغیر کسی رکاوٹ کے نفاذ اور توسیع کو یقینی بنانے کے لیے، تمام 427 ای سی ایچ ایس پولی کلینکس، اور عملے کو آئی ٹی ہارڈ ویئر اور آلات فراہم کیے گئے ہیں۔ آن لائن طبی مشورہ پیش کرنے کی تربیت دی گئی ہے۔

عام بجٹ نا امیدی سے بھرا ہوا ہے/ اکھلیش

نئی دہلی// سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے عام بجٹ 2024- 25 کو ناامیدی سے بھرا قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس میں تعلیم، صحت اور مہنگائی کے مسائل سے نمٹنے کے لیے کچھ نہیں کیا گیا ہے۔ منگل کو لوک سبھا میں بجٹ پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے مسٹر یادو نے کہا کہ مودی حکومت کے اس بجٹ سے کوئی بھی طبقہ خوش نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ میں تعلیم، ادویات، مہنگائی، اور بیروزگاری کے حوالے سے کوئی ٹھوس منصوبہ نظر نہیں آتا۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ بھکمری کے عالمی انڈیکس میں ہم کہاں کھڑے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ اتر پردیش سے منتخب ہونے والے وزیر اعظم نریندر مودی نے ریاست کے لیے کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ اگر بجٹ میں ریاست کے لیے کسی بڑے تعلیمی ادارے کا منصوبہ ہے تو اس کے بارے میں جانکاری دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 10 برسوں میں اتر پردیش میں طب کے شعبے میں کوئی بڑا انسٹی ٹیوٹ نہیں بنایا گیا اور نہ ہی اس کا کوئی اعلان کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا دعویٰ ہے کہ تجارتی ہوگی تو نوکریاں بڑھیں گی لیکن ہوا اس کے برعکس۔ انہوں نے کہا کہ برآمدات گر رہی ہیں اور تجارتی خسارہ بڑھ رہا ہے۔ میک ان انڈیا محض ایک خواب بن کر رہ گیا ہے، ملک وہیں پھنس گیا ہے جہاں 10 سال پہلے تھا۔ مسٹر اکھلیش نے کہا کہ حکمران جماعت کی جانب سے بجٹ کے حوالے سے بڑی بڑی باتیں کی جا رہی ہیں، اس پر یہ شعر بہت موزوں ہے |؟| وہ جھوٹ بول رہے تھے، بہت خوبصورتی سے، اگر میں نہ مانتا تو میں کیا کرتا؟ مسٹر یادو نے کے بعد دیگرے ہو رہے ریلوے حادثات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پیپر لیک کے واقعات اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ ایسا لگتا ہے جیسے ریلوے حادثات سے کوئی مقابلہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ میں کچھ ریاستوں کو خصوصی پیکیج دیا گیا ہے، بہت اچھا ہوتا اگر اتر پردیش کو بھی پیکیج دیا جاتا۔ انہوں نے پوروانچل ایکسپریس وے کو بہار ایکسپریس وے سے جوڑنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے چمبل ایکسپریس وے کی تعمیر کا بھی مطالبہ کیا۔ سماج وادی پارٹی کے صدر نے کہا کہ یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ کسانوں کی آمدنی دوگنی کی جائے گی۔ حکومت بتائے کہ کس کسان کی آمدنی دوگنی ہوئی ہے۔ انہوں نے کم از کم امدادی قیمت کی قانونی گارنٹی فراہم کرنے اور باغبانی کی فصلوں کو بھی کم از کم امدادی قیمت کے دائرے میں لانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کھاد کے پیکیٹ کا وزن مزید کم نہ کیا جائے اور اتر پردیش کے بجلی کوٹہ میں اضافہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گنگا کی صفائی کے بڑے بڑے دعوے کیے گئے لیکن اب تک گنگا کی صفائی نہیں ہوئی ہے۔ شری یادو نے کہا کہ اگنیور اسکیم کو نوجوانوں کے لیے نامناسب سمجھا گیا اور کہا کہ جو نوجوان فوج میں شامل ہونے کی تیاری کر رہے ہیں وہ اگنیور جیسی خدمت کو کبھی قبول نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی نظریہ رکھنے والا کوئی بھی شخص اگنیور کو درست نہیں ٹھہرائے گا۔ انہوں نے اٹاوہ شیر اور ایتھنل سفاری کے لیے فنڈز فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔ مسٹر یادو نے کہا کہ اگر اتر پردیش میں سماج وادی پارٹی کی حکومت بنتی ہے تو اجودھیا کو دنیا کا بہترین شہر بنایا جائے گا۔

مرکزی حکومت کیرالہ کو ہر ممکن مدد فراہم کرے گی/ نڈا

نئی دہلی// مرکزی حکومت نے راجیہ سبھا میں منگل کو کہا کہ ملک کے پاس قدرتی آفات سے نمٹنے کے لئے ایک مضبوط نظام ہے اور مرکزی حکومت کیرالہ کو وایناڈ لینڈ سلائیڈ سانحہ میں ہر ممکن مدد فراہم کرے گی۔ ایوان میں وقفہ صفر کے دوران تمام جماعتوں کے اراکین نے وایناڈ کے سانحہ پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور متاثرین کی فوری امداد کا مطالبہ کیا۔ اراکین کے مطالبے پر ایوان کے لیڈر جے پی نڈا نے کہا کہ وہ حکومت کی جانب سے یقین دلاتے ہیں کہ قدرتی آفات کے معاملے میں کیرالہ کی ہر طرح سے مدد کی جا رہی ہے اور مستقبل میں بھی ہر ضرورت کو پورا کیا جائے گا۔ پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے کہا کہ ملک میں قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے ایک مضبوط نظام موجود ہے۔

حکومت وائناڈ میں راحت اور بچاؤ کاری کو تیز کرے/ راہل

نئی دہلی// لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے منگل کو حکومت پر زور دیا کہ وہ کیرالہ کے وایناڈ میں لینڈ سلائیڈنگ کے تباہ کن واقعہ کے بعد وہاں راحت اور بچاؤ کاموں میں تیزی لائے۔ لوک سبھا میں وقفہ صفر کے دوران مسٹر گاندھی نے کیرالہ کے وائناڈ میں متعدد مٹی کے تودے گرنے کے واقعہ کے بارے میں کہا" آج صبح سویرے وایناڈ میں کئی تباہ کن لینڈ سلائیڈنگ ہوئی، جس میں 70 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ منڈکائی گاؤں کا رابطہ منقطع ہو گیا ہے اور اس سانحے کے نتیجے میں جانی نقصان ہوا اور بڑے پیمانے پر مالی نقصان ہوا ہے، جس کا تخمینہ لگانا ابھی باقی ہے۔ مسٹر راہل گاندھی نے کہا میں نے وزیر دفاع اور کیرالہ کے وزیر اعلیٰ سے بات کی ہے۔ میں مرکزی حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بچاؤ کاری اور صحت سے متعلق خدمات کے لیے ہر ممکن مدد فراہم کرے اور ہلاک شدگان کو فوری معاوضہ دیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر معاوضہ بڑھایا جا سکتا ہے تو اسے بڑھایا جانا چاہیے۔ اہم ٹرانسپورٹ اور مواصلاتی نظام کو بحال کیا جائے، امدادی انتظامات جلد از جلد کیے جائیں اور متاثرہ خاندانوں کی باز آبادکاری اور بحالی کے لیے روڈ میپ تیار کیا جائے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر نے کہا" یہاں تک کہ جیسا کہ میں بول رہا ہوں، وائناڈ اور مغربی گھاٹ کے کئی علاقوں میں لینڈ سلائیڈنگ کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ ہمارے ملک میں گزشتہ چند برسوں میں انہوں نے کہا کہ لینڈ سلائیڈنگ میں خطرناک حد تک اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ ماحولیاتی طور پر نازک اس خطے میں قدرتی آفات کی بڑھتی ہوئی تعداد سے نمٹنے کے لیے لینڈ سلائیڈنگ کے شکار علاقوں کا نقشہ بنانے اور ایکشن پلان بنانے کی فوری ضرورت ہے۔ پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے کہا کہ کوئی بھی قدرتی آفت ملک کے لیے ایک سنگین معاملہ ہے۔ صرف کیرالہ ہی نہیں یہ سب کے لیے تشویش کا باعث ہے۔

راجیہ سبھا رکن عمران پرتاپ گڑھی نے پارلیمنٹ میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کشن گنج شاخ کا معاملہ پارلیمنٹ میں اٹھایا

نئی دہلی// آل انڈیا کانگریس کمیٹی شعبہ اقلیت کے چیئرمین اور راجیہ سبھا رکن عمران پرتاپ گڑھی نے پارلیمنٹ میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کشن گنج شاخ کا معاملہ پارلیمنٹ میں اٹھاتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اے ایم یو کشن گنج سنٹر کے فنڈ کو جلد از جلد ریلیز کیا جائے۔ انہوں نے راجیہ سبھا میں اے ایم یو کشن گنج شاخ کا معاملہ اٹھاتے ہوئے وزیر مالیات سے سوال کیا کہ کشن گنج میں سنٹر کے پاس 224 ایکڑ زمین ہے لیکن فنڈ کی وجہ سے اس پر کوئی تعمیراتی کام نہیں ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یو پی اے حکومت کے دوران سنٹر کو 136 کروڑ روپے ریلیز کرنے کی منظوری دی گئی تھی لیکن دس سال سے زائد ہو گئے ہیں اب تک صرف دس کروڑ روپے ریلیز کئے گئے ہیں۔ انہوں نے وزیر مالیات سے سوال کیا کہ وہ بتائیں کہ فنڈ کب ریلیز کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ کانگریسی لیڈر اور آل انڈیا کانگریس مائناریٹی سیل کے آسام کے انچارج انجینئر اسلم علیگ نے گزشتہ دنوں راجیہ سبھا رکن عمران پرتاپ گڑھی سے ملاقات کر کے سیمانچل کے متعلق ایک میمورنڈم پیش کیا تھا جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ سیمانچل کے مسائل کو اٹھائیں اور خاص طور پر چار امور سے حکومت سے مطالبہ کریں۔ جن میں پہلا اے ایم یو کشن گنج سنٹر، نمبر دوسرا ایمس کی طرح سیمانچل میں صحت کے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر، تیسرا سیمانچل میں روزگار پیدا کرنے کے لئے صنعتی کوریڈور اور چوتھا علاقے میں ہر سال آنے والے تباہ کن سیلاب کی روک تھام کے لئے تدابیر۔ ان میں سے اے ایم یو کشن گنج سنٹر کے معاملے پر راجیہ سبھا میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ مسٹر اسلم نے بتایا کہ ان کی جدوجہد سیمانچل کے معاملات میں جاری ہے

چشتی فاؤنڈیشن اندور چیپٹر دلوں کی ہم آہنگی (سینا با سینا) پروگرام کی میزبانی کی

اندور//

چشتی فاؤنڈیشن اندور چیپٹر نے کامیابی کے ساتھ "دلوں کی ہم آہنگی (سینا با سینا)" ایونٹ کا انعقاد کیا جو روحانی راستے بین المذاہب مکالموں کے ذریعے تنوع میں اتحاد کا جشن ہے۔ اندور شہر میں منعقد ہونے والے اس پروگرام نے کلیدی مقررین اور مہمانوں کے ایک معزز پینل کو اکٹھا کیا، جس نے متنوع مذہبی کمیونٹیز کے درمیان باہمی احترام اور افہام و تفہیم کے جذبے کو فروغ دیا۔ کلیدی مقررین میں شامل تھے حاجی سید سلمان چشتی، گدی نشین درگاہ اجمیر شریف اور چشتی فاؤنڈیشن کے چیئرمین- شری گوسوامی سشیل جی مہاراج - بھارتیہ سرو دھرم سنسد کے صدر- نئی دہلی- شری دلیپ راجپال جی- اندور- ایک تم ہی جنتے گرودیو مہاراج - اندور- دیدی جینتی برہما کماری - اندور مہمان خصوصی میں شامل تھے جناب ندیم اختر- ڈاکٹر وشال کالرا- مسٹر سمیر بھوگانی۔ جناب صدام حسین- ڈاکٹر رضوان پٹیل- محترمہ سیما جیسوال۔ تقریب کا آغاز بین المذاہب مذاکروں سے ہوا، جہاں مقررین نے تنوع میں اتحاد کے موضوع پر اپنی بصیرت کا اظہار کیا۔ مذاکرے کے بعد، ہر کلیدی مقرر اور مہمان خصوصی کو بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینے میں ان کے تعاون کو تسلیم کرتے ہوئے ہارمنی ایوارڈز سے نوازا گیا۔ حاجی سید سلمان چشتی نے اپنے کلیدی خطبہ میں صوفیانہ تعلیمات کے ذریعے اتحاد کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ" انسانیت کے باغ میں ہر ذی روح ایک منفرد پھول ہے اور اس تنوع کو پیار اور محبت کے ساتھ پالنا اور اس کی پرورش کرنا ہمارا الہی فرض ہے۔ انہوں نے مزید کہا،"تصوف کا راستہ ہمیں سکھاتا ہے کہ تمام مذاہب کا جوہر محبت اور ہمدردی ہے۔ جب ہم ان اقدار کو اپناتے ہیں تو ہم ایک ایسی دنیا بناتے ہیں جہاں امن اور ہم آہنگی پنپتی ہے۔ شری گوسوامی سشیل جی مہاراج نے باہمی احترام کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا،" حقیقی روحانیت ہر وجود میں الہی موجودگی کو تسلیم کرنے اور جامعیت کی ثقافت کو فروغ دینے میں مضمر ہے۔" شری دلیپ راجپال جی نے اجتماعی روحانی ترقی کی ضرورت پر بات کرتے ہوئے کہا،"تنوع میں اتحاد صرف ایک تصور نہیں ہے؛ یہ ایک پرامن اور ترقی پسند معاشرے کی بنیاد ہے۔ ایک تم ہی جنتے گرودیو مہاراج نے اشتراک کیا "ہم آہنگی تب حاصل ہوتی ہے جب ہم اپنے اختلافات سے بالاتر ہو کر اپنی مشترکہ انسانیت پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ دیدی جینتی برہما کماری نے تبصرہ کیا،" بین المذاہب مکالمہ خلیجوں کو پر کرنے اور امن اور افہام و تفہیم سے جڑی دنیا کی تعمیر کا ایک طاقتور ذریعہ ہے۔" معروف شاعر مسٹر ابھیشیک تیواری نے بڑی مہارت سے تقریب کی نظامت کی تقریب کو حاجی سید سلمان چشتی کی زیر صدارت ہارمونی مشاعرہ نے بھرپور بنایا، جہاں ہندوستان اور دبئی کے شعراء نے بین المذاہب ہم آہنگی، امید اور ہندوستان کی بھرپور جامع ثقافت اور روایات کے موضوعات پر گہری روحانی اور بصیرت افروز شاعری پیش کی۔ مشاعرے کی نظامت کے فرائض معروف شاعر جناب شیخ راحت اندوری تھے۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

خاندان کا ادارہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار کیوں؟۔

تحریر۔شاہنواز فاروقی

ایک وقت تھا کہ خاندان ایک مذہبی کائنات تھا۔ ایک تہذیبی واردات تھا۔ محبت کا قلعہ تھا۔ نفسیاتی حصار تھا۔ جذباتی اور سماجی زندگی کی ڈھال تھا...... ایک وقت یہ ہے کہ خاندان افراد کا مجموعہ ہے۔ چنانچہ جون ایلیا نے شکایت کی ہے۔

مجھ کو تو کوئی ٹوکتا بھی نہیں
یہی ہوتا ہے خاندان میں کیا

ٹوکنے کا عمل اپنی نہاد میں ایک منفی عمل ہے۔ مگر آدمی کسی کو ٹوکتا بھی اسی وقت ہے جب اُس سے اس کا ''تعلق'' ہوتا ہے۔ جون ایلیا کی شکایت یہ ہے کہ اب خاندان سے ٹوکنے کا عمل بھی رخصت ہو گیا ہے۔ یہی خاندان کے افراد کا مجموعہ بن جانے کا عمل ہے۔ لیکن خاندان کا یہ ''نمونہ'' بھی بڑی نعمت ہے۔ اس لیے کہ بہت سی صورتوں میں اب خاندان افراد کا مجموعہ بھی نہیں رہا۔ اسی لیے شاعر نے شکایت کی ہے۔

اک زمانہ تھا کہ سب ایک جگہ رہتے تھے
اور اب کوئی کہیں کوئی کہیں رہتا ہے

بعض لوگ اس طرح کی باتوں کو مشترکہ خاندانی نظام کے ٹوٹ جانے کا سانحہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام مشترکہ خاندانی نظام پر نہیں صرف خاندان پر اصرار کرتا ہے۔ مشترکہ خاندانی نظام ٹوٹ رہا ہے تو اپنی خرابیوں کی وجہ سے ٹوٹ رہا ہے اور اسے ٹوٹ ہی جانا چاہیے۔ اور اب اگر لوگ الگ گھر بنا کر رہ رہے ہیں تو اس میں اعتراض کی کون سی بات ہے! لیکن مسئلہ یہ نہیں ہے کہ اب کوئی کہیں، کوئی کہیں رہتا ہے، بلکہ یہ ہے کہ جو جہاں بھی رہتا ہے محبت کے ساتھ دوسرے سے نہیں ملنا چاہتا۔ ایک وقت تھا کہ لوگ کسی ضرورت کے تحت خاندان سے سیکڑوں بلکہ ہزاروں میل دور جا کر آباد ہو جاتے تھے، مگر یہ فاصلہ صرف جغرافیائی ہوتا تھا...... نفسیاتی، ذہنی اور جذباتی نہیں ہوتا تھا۔ اب لوگ ایک گھر میں رہتے ہیں تو ان کے درمیان ہزاروں میل کا نفسیاتی، جذباتی اور ذہنی فاصلہ ہوتا ہے...... اور یہی فاصلہ اصل خرابی ہے، یہی فاصلہ خاندان کی ٹوٹ پھوٹ کی علامت ہے، یہی ہمارے عہد کا ایک بڑا انسانی المیہ ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس المیے کی وجہ کیا ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ خاندان اپنی اصل میں ایک مذہبی تصور ہے۔ کائناتی سطح کے مفہوم میں مرد اللہ تعالیٰ کی ذات اور عورت اللہ تعالیٰ کی صفت کا مظہر ہے، چنانچہ شادی کا ادارہ ذات اور صفت کے وصال کی علامت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں شادی کی غیر معمولی اہمیت ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کو نصف دین کہا ہے۔ مرد اور عورت کے تعلق کی اسی نوعیت کی وجہ سے اسلام طلاق کو سخت ناپسند کرتا ہے، کیونکہ اس سے انسانی سطح پر ذات اور صفت میں علیحدگی ہو جاتی ہے۔ لیکن مرد اور عورت کے اس تعلق کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسی ذات نے انسانوں کو ''جوڑے'' کی صورت میں پیدا کیا۔ اسی ذات نے زوجین کے درمیان محبت پیدا کی۔ اسی ذات نے بچوں کی پیدائش کو عظیم نعمت اور رحمت میں تبدیل کیا اور اسی ذات نے بچوں کی پرورش پر بے پناہ اجر رکھا۔ مذہبی معاشروں میں خاندان کا یہ تصور انسانوں کے شعور میں پوری طرح راسخ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ خاندان کا ادارہ لاکھوں یا ہزاروں سال کا سفر طے کرنے کے باوجود بھی نہ صرف یہ کہ باقی اور مستحکم رہا بلکہ اس میں کروڑوں انسان ایک حسن و جمال اور ایک گہری رغبت بھی محسوس کرتے رہے۔ لیکن جیسے ہی خدا انسانوں کے باہمی تعلق سے غائب ہوا خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہو گیا۔

مذہب کی وجہ سے خاندان کے ادارے کی ایک تقدیس تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ تھا۔ اس میں کائناتی سطح کی معنویت تھی جس کا کچھ نہ کچھ ابلاغ بہت کم پڑھے لکھے لوگوں تک بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا تھا۔ مذہبی بنیادوں کی وجہ سے خاندان میں ایک برکت تھی اور اس کے ساتھ اجر و ثواب کے درجنوں تصورات وابستہ تھے۔ لیکن خدا کے تصور کے منہا ہوتے ہی اور مذہب سے رشتہ توڑتے ہی خاندان اچانک صرف ایک حیاتیاتی، سماجی اور معاشی حقیقت بن گیا۔ یعنی انسان محسوس کرنے لگے کہ خاندان انسانی نسل کی بقا اور تسلسل کے لیے ضروری ہے۔ خاندان نہیں ہوگا تو انسانی نسل فنا ہو جائے گی۔ خاندان کے خالص حیاتیاتی تصور نے مرد اور عورت کے باہمی تعلق کو صرف جسمانی تعلق تک محدود کر دیا۔ اس تعلق کی اہمیت تو بہت تھی مگر اس میں معنی کا فقدان تھا، اور اس سے کوئی تقدیس وابستہ نہ تھی۔ خدا اور مذہب سے بے نیاز ہوتے ہی انسان کو محسوس ہونے لگا کہ خاندان صرف ہماری سماجی ضرورت ہے۔ انسان ایسی حالت میں پیدا ہوتا ہے کہ اسے طویل عرصے تک ماں باپ اور دوسرے خاندانی رشتوں کی ''ضرورت'' ہوتی ہے، لیکن ضرورت ایک ''مجبوری'' اور ایک ''جبر'' ہے اور اس کی کوئی اخلاقیات نہیں۔ چنانچہ مغربی دنیا میں کروڑوں انسانوں نے اس مجبوری اور جبر کے طوق کو گلے سے اتار پھینکا۔ انسان صرف سماجی نفسیات کا اسیر ہو جاتا ہے تو اس سے ''معاشی ضرورت'' کے نمودار ہونے میں دیر نہیں لگتی، اور معاشی ضرورت دیکھتے ہی دیکھتے سماجی ضرورت کو بھی ''ثانوی ضرورت'' بنا دیتی ہے۔ خاندان کے ادارے کے حوالے سے یہی ہوا۔ خاندان کے سماجی ضرورت ہونے کے تصور سے معاشی ضرورت کا تصور نمودار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے خاندان کے ادارے کے تشخص کا نمایاں ترین پہلو بن گیا۔

خاندان کے ادارے کے حوالے سے خدا اور مذہب کے بعد سب سے زیادہ اہمیت محبت کے تصور کو حاصل ہے۔ محبت انسانی زندگی میں کتنی اہم ہے اس کا اظہار میر تقی میر نے اس سطح پر کیا ہے جس سے بلند سطح کا تصور ذرا مشکل ہے۔ میر نے کہا ہے۔

محبت نے کاڑھا ہے ظلمت سے نور
نہ ہوتی محبت نہ ہوتا ظہور

میر نے اس شعر میں محبت کو پوری کائنات کی تخلیق کا سبب قرار دیا ہے۔ محبت نہ ہوتی تو یہ کائنات ہی وجود میں نہ آتی۔ محبت کے حوالے سے میر کا ایک اور شعر بے مثال ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔

محبت مسبب محبت سبب
محبت سے ہوتے ہیں کار عجب

محبت کے ''کار عجب'' کرنے کی صلاحیت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ہر انسان ایک دوسرے سے مختلف کائنات ہوتا ہے، لیکن محبت شادی کی صورت میں دو کائناتوں کو اس طرح ایک کر دیتی ہے کہ ان کے درمیان کوئی تضاد اور کوئی کش مکش باقی نہیں رہتی۔ یہ عمل معجزے سے کم نہیں، مگر محبت نے اس معجزے کو تاریخ و تہذیب کے سفر میں اتنا عام کیا ہے کہ یہ معجزہ کسی کو معجزہ ہی نظر نہیں آتا۔

بچوں کو پالنا دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔ اس میں ماں باپ کی شخصیت کی اس طرح نفی ہوتی ہے کہ اس کا بوجھ اٹھانا آسان نہیں۔ بچوں کی پرورش ماں باپ کی نیندیں حرام کر دیتی ہے، ان کا آرام چھین لیتی ہے، ان کی ترجیحات کو تبدیل کر دیتی ہے۔ لیکن ماں باپ کی محبت ہر قربانی کو سہل کر دیتی ہے۔ ماں باپ کے دل میں بچوں کے لیے محبت نہ ہو تو وہ بچوں کو پالنے سے انکار کر دیں، یا ان کو ہلاک کر ڈالیں۔ لیکن محبت، بے پناہ مشقت کو بھی خوشگوار بنا دیتی ہے اور انسان کو تکلیف میں بھی ''راحت'' محسوس ہونے لگتی ہے، پریشانی بھی بھلی معلوم ہوتی ہے، قربانی میں بھی بے پناہ لطف کا احساس ہوتا ہے۔ بچوں کو ماں باپ کی محبت کا جو تجربہ ہوتا ہے وہ ان کی شخصیت کو ایسا بنا دیتا ہے کہ جب ماں باپ بوڑھے ہو جاتے ہیں تو اکثر بچے اسے لوٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ محبت ہی ہے جو بچوں ہی نہیں بڑوں کو بھی اس لائق بناتی ہے کہ وہ اپنے وقت، خوشیوں اور وسائل میں دوسروں کو شریک کریں۔ لیکن مغرب میں انسان خدا اور مذہب سے دور ہوا تو اس کے دل میں محبت کا کال پڑ گیا، اور محبت کے قحط نے والدین کے لیے بچوں اور بچوں کے لیے والدین کو بوجھ بنا دیا۔ یہاں تک کہ شوہر اور بیوی بھی ایک دوسرے کو ایک وقت کے بعد ''اضافی'' نظر آنے لگے۔ مغرب کا یہ ہولناک تجربہ اب مشرق میں بھی عام ہے، یہاں تک کہ اسلامی معاشرے بھی اس سے محفوظ نہیں۔ اس سلسلے میں اسلامی اور غیر اسلامی معاشروں میں فرق یہ ہے کہ غیر اسلامی معاشروں میں خدا اور مذہب لوگوں کی زندگی سے یکسر خارج ہو چکے ہیں، جبکہ اسلامی معاشروں میں مذہب آج بھی اکثر لوگوں کے لیے ایک زندہ تجربہ ہے۔ البتہ جدید دنیا کے رجحانات کا دباؤ اتنا شدید ہے کہ مسلم معاشروں میں بھی مذہب پیش منظر سے پس منظر میں چلا گیا ہے۔ چنانچہ مسلم معاشروں میں بھی خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہو رہا ہے۔

مادی دنیا حقیقی خدا کے انکار تک محدود نہ رہی بلکہ اس نے دولت کی صورت میں اپنا خدا پیدا کر کے دکھایا، اور وہ معاشرے جو کبھی ''خدا مرکز'' یا God Centric تھے وہ دولت مرکز یا Money entric بنتے چلے گئے۔ ان معاشروں میں دولت ہر چیز کا نعم البدل بن گئی۔ اس نے حسب نسب کی صورت اختیار کر لی۔ وہی شرافت اور نجابت کا معیار ٹھیری۔ اسی سے علم و ہنر منسوب ہو گئے، اسی سے انسانوں کی اہمیت کا تعین ہونے لگا، اسی نے خوشی اور غم کی صورت اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ دولت ہی ''تعلق'' بن کر رہ گئی۔ دولت کی اس بالادستی اور مرکزیت نے معاشروں میں قیامت برپا کر دی۔ مغرب کی تو بات ہی اور ہے، ہم نے اپنے معاشرے میں دیکھا ہے کہ والدین تک معاشی اعتبار سے کامیاب بچوں کو اپنے اُن بچوں پر ترجیح دینے لگتے ہیں جو معاشی اعتبار سے نسبتاً کم کامیاب ہوتے ہیں، خواہ معاشی اعتبار سے کمزور بچوں میں کیسی ہی انسانی خوبیاں کیوں نہ ہوں۔ پاکستان اور دوسرے ملکوں میں مشرق وسطیٰ جانے کا رجحان پیدا ہوا تو کروڑوں لوگ اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر بہتر معاشی مستقبل کے لیے عرب ملکوں میں جا آباد ہوئے۔ یہ لوگ دس پندرہ اور بیس سال کے بعد لوٹے تو ان کے پاس دولت تو بہت تھی مگر وہ اپنے بچوں کے لیے تقریباً اجنبی تھے۔ یہاں تک کہ ان کی بیویوں اور ان کے درمیان بھی ''نیم اجنبی'' کا تعلق استوار ہو چکا تھا۔

انسانوں کی شخصیتوں کی جڑیں معاشیات میں اتنی گہری پیوست ہوئیں کہ ہم نے متوسط طبقے کے بہت سے بچوں کو یہ کہتے سنا کہ ہمیں ہمارے باپ نے دیا ہی کیا ہے؟ حالانکہ ان کے پاس شرافت کی دولت تھی، ایمان داری کا سرمایہ تھا، علم کی میراث تھی، تخلیقی رجحانات کا ورثہ تھا۔ لیکن انہیں ان میں سے کسی چیز کی موجودگی کا شعور نہ تھا، کسی چیز کی موجودگی کا احساس نہ تھا۔ انہیں شعور اور احساس تھا تو صرف اس چیز کا کہ ان کے پاس دولت نہیں ہے۔ کار اور کوٹھی نہیں ہے۔ بینک بیلنس نہیں ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ شادی بیاہ کے معاملات میں دولت تقریباً واحد معیار بن چکی ہے۔ اس سلسلے میں مذہبی اور سیکولر کی کوئی تخصیص نہیں۔ دولت کے حمام میں سب ننگے ہیں۔ اس کے بعد بھی لوگ سوال کرتے ہیں کہ خاندان کا ادارہ کیوں کمزور پڑ رہا ہے!

کیوں مسلمان ہوئے

-ڈاکٹر عبدالغنی فاروق-
حسین روف (انگلستان)۔

جب کوئی شخص اپنے آبائی اور نسلی مذہب کو چھوڑ کر نیا دین اختیار کرتا ہے تو اس کے پس پردہ عموماً جذباتی، فکری یا سماجی عوامل کارفرما ہوتے ہیں، لیکن جہاں تم میری افتاد طبع کا تعلق ہے، میں اس معاملے میں کبھی جذباتیت کا شکار نہیں ہوا، بلکہ خالص فکری اور سماجی بنیادیں تھیں جنہوں نے بالآخر مجھے اسلام کی آغوش میں لا ڈالا جب کہ اس سے قبل میں نے دنیا بھر کے تمام مذاہب کے دعاوی، الہامی کتب اور نتائج فکر کا ایک ایک پہلو کھنگال ڈالا تھا۔

میرے والد رومن کیتھولک تھے جب کہ والدہ یہودی تھیں۔ تعلیم اور تربیت چرچ آف انگلینڈ کے اصولوں کے مطابق ہوئی، یوں بیک وقت تین مذاہب سے میرا تعارف ہو گیا۔ میری تشکیک کا آغاز اس وقت ہوا جب میں نے یہودیت اور عیسائیت کے عقائد کا موازنہ کیا۔ میرے وجدان نے مقدس اوتار کے تصور اور کفارے کے عقیدے کو ماننے سے صاف انکار کر دیا، بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ذہین انسان نہ تو بائبل کے بلند آہنگ اور تہہ در تہہ دعاوی سے مطمئن ہو سکتا ہے نہ وہ خدا کے روایتی تصور پر مبنی چرچ آف انگلینڈ کے ان تعلیمات کو قبول کر سکتا ہے جن میں عقل و شعور پر مبنی کسی زندہ نظریہ عبادت کا وجود نہیں۔

جہاں تک یہودیت کا تعلق ہے اگرچہ بائبل کی مختلف کتابوں میں اس کا تناسب گھٹتا بڑھتا رہتا ہے تاہم یہاں میں نے خدا کا خاصا باوقار تصور پایا ہے اور اس کی قدیم اصلیت ابھی برقرار ہے، چنانچہ میں نے یہودیت کے کئی اجزا کو قبول کر لیا مگر بعض کو یکسر مسترد کر دیا۔ مثال کے طور پر اگر اس کے تمام اصولوں اور سفارشوں کو قبول کر لیا جائے تو دنیاوی و مادی زندگی کی لیے بہت کم گنجائش رہ جاتی ہے۔ ثانیاً ذہن کو رسوم و روایات اور مصنوعی تصورات کے ایک لمبے سلسلے کا پابند بنانا پڑتا ہے اور سب سے بڑی قباحت تو یہ ہے کہ یہودیت ایک نسلی مذہب ہے اور محدود طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ مختلف انسانی گروہوں کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع کرتا ہے۔

میں نے چرچ آف انگلینڈ کے طریق عبادت اور تصورات کو قریب سے دیکھا تھا اور یہودیت کی مذہبی رسوم کا بغور مشاہدہ کیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میرے ذہن نے دونوں میں سے کسی کو قبول نہ کیا۔ رومن کیتھولک میں، میں نے پُراسراریت کا غلبہ پایا اور انسانی وقار و احترام کو توہمات تلے کراہتے دیکھا۔ یہاں ایک طرف تو انسان کو پیدائشی گناہ گار کہا جاتا ہے مگر دوسری طرف پوپ اور اس کے حواری معصوم عن الخطا قرار دیے گئے ہیں۔

اکتا کر میں نے ہندو فلاسفی کا مطالعہ شروع کیا اور اپنشد اور وید کو بنیاد بنایا، مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات یعنی کچھ چیزوں میں نے احترام کی نظر سے دیکھا مگر اکثر باتوں کو رد کر دیا۔ معاشرتی برائیوں کا ہندو تعلیمات کوئی حل پیش نہیں کرتیں۔ برہمن کو غیر معمولی تقدس اور ان گنت سہولتوں کا مستحق ٹھہرایا گیا مگر اچھوت کو زندہ درگور کر دیا گیا ہے، کسی مذہب میں بھی انسانی توہین کی وہ مثال نہیں ملتی جس کا نمونہ ہندو مت میں نظر آتا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ سارا الزام خدا کے سر تھوپا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ اس کی مرضی کے مطابق ہو رہا ہے۔

بدھ مت نے مجھے انسانی ذہن اور اس کے طریق کار کو سمجھنے میں مدد دی۔ میں نے اندازہ کیا کہ ضروری قسم کی قربانیاں دی جائیں تو مظاہر فطرت کا ادراک بالکل کسی کیمیائی تجربے کی طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ بدھ مت ذات پات کے نظریے کا محض ردعمل ہے۔ لیکن اس میں ان اخلاقی تعلیمات کا فقدان ہے جو ہندو مت میں پائی جاتی ہیں۔ بدھ مت میں مافوق الانسان قوتیں تو حاصل ہو سکتی ہیں مگر مجھے بہت جلد پتا چل گیا کہ ان قوتوں کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ سائنس کا ایک شعبہ ہے جو اخلاقیات کو سہارا تو نہیں دیتا محض اعلیٰ درجے کی تفریح کا باعث بنتا ہے۔ جذبات کو دبا دینا اور تمام خواہشات کو تابع کر لینا یہ کام تو زینو (زینو یونان کا ایک فلسفی (265-336 قبل مسیح) جس کا نقطہ نظر یہ ہے کہ سب انسان برابر ہیں اور مثالی زندگی یہ ہے کہ کسی شخص کو کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔) کے پیروکار بھی کرتے تھے۔ پھر بدھ ازم میں خالق کائنات کا کہیں تصور نہیں ملتا محض ذاتی نجات کی خاطر تگ و دو کی جاتی ہے اور اس کا انداز بھی سراسر غیر فطری اور مصنوعی ہے۔ ٹالسٹائی کی عیسائیت کی مانند کم از کم نظریاتی اعتبار سے بدھ ازم دنیا کی رہنمائی کر سکتا تھا، مگر جس طرح عیسائیت مسیح علیہ السلام کے اقوال تک محدود ہو کے رہ گئی اسی طرح بدھ ازم محض زبانی جمع خرچ کا ایک نمونہ بن گیا اور بس۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کچھ مذاہب نظریاتی اعتبار سے دنیا کے لیے باعث نجات ہو سکتے تھے تو عملی میدان میں وہ ایسا کرنے سے کیوں قاصر رہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ مذاہب ایک محدود طبقے کے لیے تھے عوام تک ان کی رسائی نہیں تھی۔ عیسائیت اور بدھ ازم کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ ان مذاہب کے بانیوں نے سماجی مسائل کو چھوا تک نہیں، وجہ یہ ہے کہ وہ انہیں اہمیت ہی نہیں دیتے تھے۔ مسیح اور بدھ دونوں نے ترک دنیا کی تعلیم دی ہے اور خدا کو پانے کے لیے بھی ذات کو پسندیدہ اور لازمی قرار دیا ہے۔ ''وائرا گیام یعنی برائی کی مزاحمت نہ کرو، کل کی فکر نہ کرو، یا بھیک کے کشکول کی عظمت'' جیسے خیالات کتنے ہی بلند کیوں نہ ہوں اور جو لوگ ان پر کار بند ہوتے ہیں ان کی کتنی ہی تعظیم کیوں نہ کی جائے مگر ان تعلیمات کی کوئی سماجی حیثیت یا اہمیت نہیں ہے کہ نہ تو ایک عام آدمی ان پر عمل پیرا ہو سکتا ہے نہ ان سے کسی غریب کسان یا مزدور کے دکھوں میں کوئی کمی ہو سکتی ہے، ان میں شاید روحانی تسکین کا کوئی پہلو تو موجود ہو، مگر سماجی فوائد کے اعتبار سے یہ بے کار محض ہیں۔

یہ بات آپ کو خاصی عجیب لگے گی کہ عرب ممالک میں رہنے کے باوجود اسلام سے میرا تعارف بس سرسری اور سطحی نوعیت کا تھا اور میں نے جتنی گہری توجہ دوسرے مذاہب پر صرف کی اسلام کا حصہ اس میں صفر کے برابر ہے۔ میں نے اس وقت تک صرف راڈویل کا ترجمہ، قرآن مجید پڑھا تھا اور اس سے کوئی خاص تاثر نہیں لیا تھا۔ معاملہ تو اُس وقت آگے بڑھا جب لندن میں میری ایک بہت اچھے مسلمان مبلغ سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانے کے لیے عرب ملکوں میں کچھ نہیں ہوا حالانکہ اگر اس سمت میں کام ہوتا تو اس کے بڑے خوش گوار نتائج سامنے آ سکتے تھے۔

بہر حال میں نے مسلمان مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک مسلمان کا ترجمہ قرآن پڑھا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے اور میں سالہا سال سے اسی گوہر مقصود کا متلاشی تھا۔ 1945ء کی ایک عید کے موقع پر

اور اس سے کوئی خاص تاثر نہیں لیا تھا۔ معاملہ تو اُس وقت آگے بڑھا جب لندن میں میری ایک بہت اچھے مسلمان مبلغ سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانے کے لیے عرب ملکوں میں کچھ نہیں ہوا حالانکہ اگر اس سمت میں کام ہوتا تو اس کے بڑے خوش گوار نتائج سامنے آ سکتے تھے۔
بہر حال میں نے مسلمان مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک مسلمان کا ترجمہ قرآن پڑھا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے اور میں سالہا سال سے اسی گوہر مقصود کا متلاشی تھا۔ 1945ء کی ایک عید کے موقع پر

میں بیان نہیں کر سکتا کہ اسلام سے اس باقاعدہ اور عملی تعارف نے میرے دل و دماغ پر کیا تاثرات چھوڑے۔ یہاں مجھے وہ سب کچھ نظر آیا جو کسی بھی دوسرے مذہب میں نہیں تھا۔ آپ میری سوچوں کا اندازہ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ میں نے دنیا بھر کے مذاہب کا تفصیلی مطالعہ کیا مگر کسی میں کشش نظر نہ آئی مگر اسلام نے بہت تھوڑے عرصے میں مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور میں مسلمانوں کی عظیم عالمی برادری کا باقاعدہ رکن بن گیا۔

متذکرہ بالا تصریحات سے یہ بات تو سامنے آ گئی کہ میں مسلمان کیوں ہوا مگر یہ وضاحت نہیں ہوئی کہ مجھے مسلمان ہونے پر فخر کیوں ہے؟ دراصل فخر و ناز کا احساس مجھے وقت اور تجربے نے عطا کیا۔ میں نے اسلامی تہذیب و ثقافت کی تعلیم ایک انگریزی یونیورسٹی میں حاصل کی۔ یہاں مجھے پتا چلا کہ یورپ کو قرون مظلمہ (Dark Age سے نکالنے والا اسلام تھا۔ تاریخ نے مجھے بتایا کہ دنیا میں مسلمانوں نے کتنی عظیم و پرشوکت سلطنتیں قائم کیں اور آج کے سائنسی علوم اور ایجادات دراصل اسلام کی مرہون منت ہیں چنانچہ اب جب کوئی اظہار افسوس کرتا ہے کہ تم پیچھے کی طرف لڑھک گئے ہو تو میں اس کی جہالت پر مسکرا دیتا ہوں۔ میں

ہونے پر فخر کیوں ہے؟ دراصل فخر و ناز کا احساس مجھے وقت اور تجربے نے عطا کیا۔ میں نے اسلامی تہذیب و ثقافت کی تعلیم ایک انگریزی یونیورسٹی میں حاصل کی۔ یہاں مجھے پتا چلا کہ یورپ کو قرون مظلمہ (Dark Age سے نکالنے والا اسلام تھا۔ تاریخ نے مجھے بتایا کہ دنیا میں مسلمانوں نے کتنی عظیم و پرشوکت سلطنتیں قائم کیں اور آج کے سائنسی علوم اور ایجادات دراصل اسلام کی مرہون منت ہیں چنانچہ اب جب کوئی اظہار افسوس کرتا ہے کہ تم پیچھے کی طرف لڑھک گئے ہو تو میں اس کی جہالت پر مسکرا دیتا ہوں۔ میں

تعلیمی اداروں کا معیارِ تعلیم

ترتیب : عبدالعزیز

کسی محفل میں آپ بیٹھے ہوئے ہیں کہ بچوں کی تعلیم کا ذکر چل پڑا۔ کوئی نہ کوئی صاحب یہ تبصرہ کر بیٹھتے ہیں کہ فلاں کرسچین مشنری اسکول کا معیار تعلیم بہت اونچا ہے، ہمارے تعلیمی اداروں کا پست۔ کسی ہائی اسکول کا نتیجہ ہر سال صفر ہے تو کسی اور اسکول کا دس پانچ فیصد۔ برسوں سے یہ ادارے اپنی روایت کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ جس شخص کی زندگی کا سارا تعلق تعلیم ہی سے رہا ہو وہ اس بحث کا اولین مخاطب ہوتا ہے۔ کبھی کبھی کسی تعلیمی ادارے نے اس احقر کو معیار تعلیم پر کچھ کہنے کی دعوت دی لیکن ایسے وعظ و نصیحت سے معیار تعلیم اونچا ہونے کی کوئی توقع نہیں۔

کرسچین مشنری اسکولوں کی تعداد کہا جاتا ہے کہ اس وقت سارے ملک میں چالیس ہزار کے قریب ہے۔ یہ سب اسکول بظاہر وہی نصاب، وہی زبان، وہی قابلیت کے ٹیچرز ہوتے ہیں جو ہمارے اسکولوں میں ہوتے ہیں، لیکن معیار تعلیم میں بڑا فرق ہو جاتا ہے۔ آخر کچھ تو بات ضرور ہوگی جو ہم سے آج تک راز ہی رہ گئی ہے۔ جس کا سمجھنا اور پانا مشکل ہے۔ اس مضمون کے لکھنے کی غرض بھی یہی ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں کے ذمہ داروں کو پتہ چل جائے کہ آخر اس امتیاز کی وجہ کیا ہے۔

کوئی دس بارہ برس پہلے کی بات ہے کہ حیدرآباد کے ایک نامور اسکول "لٹل فلاور" کے پرنسپل سے ایک نجی ملاقات میں بات چیت کا موقع ملا۔ میں پوچھ بیٹھا کہ آپ کا اسکول کوئی پچاس برس سے اعلیٰ معیار تعلیم کیلئے مشہور ہے۔ آپ کالج کیوں نہیں کھول لیتے۔ آپ کو منظوری سرکار سے لینا چند گھنٹوں کی بات ہے، اس لئے کہ سارے سکریٹریز اور ڈائرکٹرز کے بچے آپ کے اسکول میں ہیں۔ "برادر" نے جواب دیا کہ کالج کی ہمیں کیا ضرورت ہے۔ دیکھئے اس سال انٹرمیڈیٹ میں ایک سو طلبا بیٹھے۔ 98 درجہ اول آئے اور صرف 2 درجہ دوم میں۔ ان میں 21 میڈیکل کالج، 29 انجینئرنگ کالج، آئی آئی ٹی، چند زرعی کالج اور وٹنری وغیرہ میں داخلے کے مستحق ہوئے۔ باقی رامنتا پور پالی ٹیکنیک میں نمبر ایک تا پندرہ سرفہرست ہمارے ہی طلبا کا قبضہ ہے۔

تعلیمی معیار کا اندازہ چند باتوں سے ہو جاتا ہے۔ بچوں کے سیکھنے کی رفتار، مضامین پر ان کی گرفت، ہوم ورک کا سلیقہ، طلبا کا ذوق و شوق، اساتذہ کی دلچسپی، پبلک امتحان کے نتائج جو ہر اسکول کے معیار تعلیم کیلئے بیرومیٹر کا کام دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسکول کا ڈسپلن، تعلیمی مصروفیات، اسپورٹس گیمز، ڈرامے، تفریحی و تحریری مقابلوں سے طلبا کی تعلیم اور تربیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ محض بچوں کے یونیفارم، وزنی اسکول بیگ، اونچی فیس اور ٹیپ ٹاپ سے یہ سمجھ لینا کہ تعلیمی معیار بہت اونچا ہوگا، غلط فہمی ہے۔ البتہ یہ باتیں اسکول کے ڈسپلن اور معیار تعلیم میں معاون ہو سکتی ہیں۔ ایک اور بات یہ ہے کہ اسکول سے کامیاب طلبا نے کس حد تک پیشہ ورانہ کالجوں میں داخلہ لیا ہے کیونکہ اکثر فرسٹ کلاس طلبا کو آرٹس کالجز میں بھی داخلہ نہیں ملتا۔

اچھی معیاری تعلیم مہنگی ہوتی ہے۔ غیر معیاری تعلیم سستی ہوتی ہے۔ ویسے تعلیم "ایجوکیشن انڈسٹری" میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اعلیٰ معیاری شئے کیلئے بازار میں قیمت زیادہ دینی پڑتی ہے۔ اسی لئے بعض تعلیمی ادارے (Education Shops) میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ گورنمنٹ اسکول اور میونسپل اسکول پست تعلیمی معیار کیلئے مشہور ہیں۔ غریب ماں باپ انہی اسکولوں کا رخ کرتے ہیں۔ ان میں برسوں میں ایک آدھ کوئی کسی پیشہ ورانہ کالج میں داخلہ کا مستحق ہوتا ہے۔

معیار تعلیم کا انحصار : کسی بھی تعلیمی ادارے کی کارکردگی و معیار تعلیم کا انحصار مندرجہ ذیل سات عناصر کے باہمی خوشگوار اور گہرے ربط وضبط پر ہے، جس کو ہم "زنجیر مجموعی اثر" یا انگریزی میں "Cumulative Effect" کہتے ہیں۔ (1) ادارہ کے قیام کا مقصد، 2) انتظامیہ کی کارکردگی، 3) اساتذہ کی قابلیت اور دلچسپی، 4) داخلہ کے شرائط، 5) والدین کا تعاون، 6) مادری زبان کی سہولتیں، 7) پرنسپل کی شخصیت۔ یہاں پر ان سب پر تفصیل سے بحث کی نہ تو گنجائش ہے اور نہ ضرورت، لیکن ایک اجمالی خاکہ سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ معیار تعلیم میں ان عناصر کی کیا اہمیت ہے۔

1- تعلیمی ادارہ کے قیام کا مقصد تجارتی یا ذاتی منفعت ہو سکتا ہے یا پھر اپنی کمیونٹی کی خدمت یا ایسا اسکول قائم کرنا جس میں صرف اونچے طبقہ کے لوگ ہی اس کا رخ کر سکیں۔ داخلہ فیس اتنی رکھی جائے کہ عام لوگ ادھر کا خیال ہی نہ کریں۔ وہ ادارے جو عام غریب طلبہ کیلئے قائم کئے جاتے ہیں وہ سوشل سروس کے جذبہ اور مذہبی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ یہاں پر تعلیم کا کچھ انتظام ضرور ہو جاتا ہے لیکن معیار تعلیم بہت دور رہ جاتا ہے۔

2- کرسچین مشنری اسکولوں میں انتظامیہ کہاں ہے، کسی کو پتہ نہیں اور نہ ان تک پہنچ آسان ہے۔ سارے اسکول کا ذمہ دار پرنسپل اپنے کام کے پکے اور سچے ہوتے ہیں۔ سارا اسکول مشین کی طرح چلتا ہے۔ مشین کے ہر پرزہ پر پرنسپل کی نظر ہوتی ہے۔ کوئی ناقص ٹیچر ان اسکولوں میں چھ سات مہینوں سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔

اب ذرا ہمارا حال دیکھئے۔ انتظامیہ کے رکن کی پہنچ ٹائم ٹیبل سے لے کر بچوں کے نمبر بڑھانے تک ہے۔ سارے ٹیچرز کسی نہ کسی ممبر کے منظور نظر ہیں۔ پرنسپل صرف پوسٹ آفس ورک کرتا ہے۔ کبھی اس کی شکایت، کبھی اس کی شکایت مگر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس صورت حال کی خرابی یہ ہے کہ اسکول چلانے کی ذمہ داری پرنسپل یا صدر مدرس کی ہے لیکن اسے کوئی اختیار نہیں۔ جن کے ہاتھوں میں اختیار ہے وہ ذمہ دار نہیں۔ اسی کو لارڈ کلائیو کی دوعملی پالیسی کہا جاتا ہے۔ وہ مال گزاری وصول کرتا لیکن انتظام کا ذمہ دار نہیں تھا۔ جو انتظام کے ذمہ دار ہیں وہ بے بس ہے۔ اس صورت حال کی عملی مثالیں ہمارے تعلیمی اداروں میں کثرت سے مل جائیں گی۔

انتظامیہ کے بعض اراکین کی انا (Ego) بہت گہری ہوتی ہے۔ بعض تو احساس کمتری میں مبتلا تھے، اب انھیں کوئی سیٹ مل گئی تو ان کا عمل دخل بڑھ جاتا ہے۔ اکثر تو تو میں میں ہو جاتی ہے۔ پھر یہ باتیں فلٹر ہو کر اسٹاف روم میں آتی ہیں۔ چند اساتذہ کے گروپ بن جاتے ہیں۔ اسکول کی سیاست خوب کام کرتی ہے۔ وہ جو پڑھانے کی بات تھی، نصاب کی تکمیل وغیرہ سب بھول جاتے ہیں۔ سب کچھ ہے مگر تعلیم نہیں ہے، جس کیلئے یہ ادارہ قائم کیا گیا تھا۔

3- کسی بھی تعلیمی ادارہ کا معیار تعلیم اچھے اور قابل اساتذہ پر ہی منحصر ہوتا ہے۔ اگر اسکول میں سب کچھ ہے، اچھے ٹیچر نہیں ہیں تو سب بے کار محض ہے۔ مشنری اسکولوں میں Sister اور Nuns ہوتی ہیں جنھیں خدائی خدمت گار کہا جاتا ہے۔ انھیں دنیا کے دھندوں سے کام نہیں، بچوں کی تعلیم ہی ان کا ایمان اور زندگی ہے۔ ان میں بلاشبہ بہت سے ایسے ہوتے ہیں جنھیں Dedicated کہا جا سکتا ہے۔ انھوں نے اس پیشہ کو خدمت خلق اور مذہب کے پرچار کا ذریعہ بنا لیا۔ ان کے کام اور لگن کو دیکھنے تو رشک آتا ہے۔ یہ ٹیچر اسکول کا نمک ہیں۔ ان کا وجود اس ادارہ کیلئے باعث فخر اور دوسروں کیلئے قابل تقلید ہے۔

اب ذرا تصویر کا دوسرا رخ دیکھئے۔ ہمارے پرائمری اسکول سے لے کر کالج، یونیورسٹی کی سطح تک دو چار اساتذہ ضرور ایسے مل جائیں گے جنھیں ہم Dedicated کہہ سکتے ہیں۔ آپ نے اکثر سنا ہوگا کہ فلاں لیڈر، فلاں منسٹر ابتدا میں ٹیچر رہ چکے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے تعلیمی ادارے سیاسی شعبدہ بازی کے ٹریننگ سنٹرز ہیں۔ دیہات میں شاید ہی کوئی ایسا ٹیچر ہوگا جو کسی نہ کسی پارٹی کا سرگرم کارکن نہیں ہے۔ الیکشن کے زمانہ میں ان کی حاضری اسکولوں میں مہینوں برائے نام رہتی ہے۔ جب ان کا لیڈر کامیاب ہوگیا تو دوسرے الیکشن تک اس سے جائز و ناجائز کام لے کر یہ اپنی آمدنی بڑھاتے ہیں۔ اصل تعلیم کا مسئلہ کہاں رہ گیا، خود انھیں بھی نہیں معلوم۔

پیشہ تعلیم اکثر اساتذہ کیلئے ان کے مزاج اور ذوق سے بہت دور کی بات ہے۔ ساری زندگی یہ لوگ اس پیشہ کا بوجھ پیٹھ پر لادے چلے جاتے ہیں۔ تعلیم کا کام اکثر وجدان اور روحانی نوعیت کا ہوتا ہے، جہاں تک ان بے چاروں کی پہنچ نہیں۔ جو کام لشتم پشتم چلتا رہا ہو تعلیم کے معیار کا تذکرہ بے کار ہے۔

ہمارے مدارس میں ایک اور مرض عام ہے۔ اساتذہ کو تنخواہیں بہت کم دی جاتی ہیں۔ گورنمنٹ سے گرانٹ جو ملتی ہے وہ ٹیچر کو نہیں دی جاتی۔ وہ دستخط تو کرتا ہے لیکن تنخواہ کچھ اور ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسی آگ ہے جو ہر ٹیچر کے سینہ میں سلگتی ہے۔ وہ اس کا بدلہ معصوم بچوں سے لیتا ہے۔ آنے والی ساری نسل کی قابلیت کا انحصار اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ کسی ماہر تعلیم نے سچ کہا ہے کہ جو ٹیچر مالی پریشانیوں سے بدحال رہتا ہے وہ ملک کو اتنا نقصان پہنچاتا ہے جو کسی بیرونی دشمن سے ممکن نہیں۔

"A Dissatisfied Teacher Can Harm the Country More than the Army of a foreign Enemy."

دینی مدارس میں اساتذہ کی معاشی حالت قابل رحم ہوتی ہے۔ بے شک دین کا کام ثواب کا ہے لیکن محض تعریف و توصیف، ایثار و قربانی کا درس دیتے رہنے سے ٹیچر کا حال درست نہیں ہو سکتا۔ انھیں حکومت کے معیار کی تنخواہیں دینا لازمی ہے۔ تب ہی انھیں سکون حاصل ہوگا اور تعلیم کا معیار بلند ہوگا۔

ایک عرصہ سے مغربی ممالک میں ایک نئی اصطلاح چل پڑی ہے "فروغ انسانی وسائل میں سرمایہ کی مشغولیت" (Investment in Human Resources)۔ یہ بات اب مسلمہ ہو چکی ہے کہ سرمایہ کا بہترین استعمال انسانی وسائل کی ترقی کیلئے ہی ہو سکتا ہے۔ اس راز کو جاپان نے پالیا۔ دوسری جنگ عظیم میں ایک تباہ شدہ ملک نے پرائمری اور سکنڈری ایجوکیشن پر اپنی توجہ مرکوز کر دی۔ اچھی تعلیم کیلئے اچھے ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ حکومت نے ان کی تنخواہوں کو پرکشش بنا دیا اور ٹیچرز کو وہی سہولتیں دیں جو منسٹر کو نصیب ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بس تیس چالیس برس میں جاپان دنیا کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک بن گیا۔ ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ بچے ملک کا اصل سرمایہ ہیں۔ ہم چاہے ملک کی دولت کتنے ہی شعبوں پر صرف کرتے ہیں تعلیم پر اگر خرچ نہ کیا جائے تو سو برس بعد بھی وہیں ہوں گے جہاں آج ہیں۔ اساتذہ کی تنخواہوں سے بہتر کوئی اور انسانی وسائل میں سرمایہ کی مشغولیت نہیں ہو سکتی۔ ہمارا ملک تعلیم پر سالانہ بجٹ سے صرف 2.5 فیصد خرچ کرتا ہے اور دفاع پر 24 فیصد۔ کوٹھاری ایجوکیشن کمیشن نے 1966ء میں ملک کی کل پیداوار (GNP) کا چھ فیصد مختص کرنے کی سفارش کی تھی لیکن آج تک تعلیم کا حصہ یہاں تک نہیں پہنچ سکا۔

اخراجات برداشت کرلیں تو ہر شہر کے سینکڑوں بچے اسکولوں میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ہمارے سامنے ایسی بھی مثالیں ہیں کہ بعض حضرات اور خواتین نے ایک دو بچوں کی تعلیمی فیس اخراجات کی کفالت کی ذمہ داری دو سال تا پانچ سال تک لے لی ہے۔ جو شہری تعلیمی کمیٹیاں پہلے سے یہ کام خاموشی سے کئے جارہی ہیں وہ مبارکباد کے قابل ہیں۔

ہمارے تعلیمی اداروں کی مسلم انتظامیہ کے پاس مقاصد کی فہرست میں کوئی ایک دفعہ ایسی نہیں ہے کہ ہر سال پانچ تا دس فیصد غریب، ذہین میرٹ لانے والے طلبہ کیلئے داخلہ مفت رہے گا اور ان کے تعلیمی اخراجات بھی ایجوکیشن سوسائٹی ہی برداشت کرے گی۔ سارے ملک کی اکثر ریاستوں میں میڈیکل انجینئرنگ کالجز، کالجز آف ایجوکیشن، کمپیوٹر انجینئرنگ، پالی ٹیکنیک، آئی ٹی آئی کے کئی ادارے مسلم انتظامیہ کے ہاتھوں میں ہیں۔ بے شک انھیں قائم کرنے اور اثاثہ جات کی تعمیر و ترقی کیلئے لاکھوں کروڑوں روپیے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب تک یہ ادارے ابتدائی دس بارہ برس تک کوئی ڈونیشن فیس نہ لیں وہ اپنے اداروں کو ترقی نہیں دے سکتے۔ چنانچہ کورسز کے لحاظ سے پانچ لاکھ سے لے کر ساٹھ ہزار روپے کی کیپٹیشن فیس اب عام بات ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ شکایت اب عام ہو چکی ہے کہ غریب اور ذہین طلبہ میرٹ لانے کے بعد بھی اس کورس کو خرید نہیں سکتے۔ ان کی حیرت اور حسرت اس وقت بڑھ جاتی ہے جبکہ سینکڑوں رینک پیچھے کے امیدوار کو داخلہ مل جاتا ہے اور وہ محروم رہ جاتا ہے۔ ایسی بھی مثالیں ہمارے سامنے ہیں کہ ان کورسز میں داخلہ کیلئے بعض نے اپنے رہائشی مکانات فروخت کر دیئے اور اس عرصہ میں اس سیٹ کا بھاؤ دوگنا ہوگیا۔ اس طرح وہ گھر سے بے گھر ہوگئے اور اپنے ہونہار کا مستقبل بھی تاریک ہوگیا۔

ہمارے عمائدین ملت کی زبانیں ایک عرصہ سے اس بارے میں خاموش ہیں۔ اگر یہ تعلیمی ادارے پانچ تا دس فیصد غریب، ذہین طلبہ کا داخلہ مفت رکھیں اور ان کے تعلیمی اخراجات کی بھی کفالت کسی حد تک کریں تو یہ ملت پر بڑا احسان ہوگا۔ انھیں ضرور کثیر سرمایہ کی ضرورت ہے لیکن اتنی بھی نہیں کہ وہ یہودی شیلاک (Shylock) کا رول ادا کرے اور بڑی بے دردی سے ملت کے لاقیمت ذہین سرمایہ کو یوں اپنے ہی ہاتھوں برباد کر دے جو ملت کی ریڑھ کی ہڈی ثابت ہو سکتے ہیں۔

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر اجتماعی طور پر نہ کسی تعلیمی کانفرنس میں غور کیا گیا ہے اور نہ اس کی اہمیت پر سنجیدگی سے گفتگو ہو پاتی ہے۔ ان غریب طلبہ کی شرکت اور ساتویں جماعت تک ان کی تعلیمی ضرورت کی پابجائی ایک منصوبہ بند پروگرام کی طالب ہے۔ بظاہر یہ ایک معمولی سا کام نظر آتا ہے لیکن آج کرنے کا کام یہی ہے۔ باقی سب کام تعلیمی میدان میں دوسرے تیسرے درجہ پر آتے ہیں۔ (استفادہ از : تعلیم ایک تحریک ایک چیلنج)

موبائل : 9831439068
azizabdul03@gmail.com

دینی درس گاہوں میں عصری تعلیم کا امتزاج

ترتیب : عبدالعزیز

ریاست کرناٹک میں بیدر ایک تاریخی مقام اور ایک اہم ضلع ہے۔ چند برس پہلے یہاں ایک تعلیمی پروگرام کے سلسلہ میں جانا ہوا۔ بیدر میں مدرسہ محمود گاواں کے کھنڈر کے قریب ہی ایک دینی تعلیم کا مرکز ہے جہاں پر طلبا و طالبات تین سو سے زائد ہیں اور اس مدرسہ کو شروع ہوئے تین برس ہو چکے تھے۔ 9 اساتذہ پڑھاتے ہیں۔ انہی اساتذہ سے اصل گفتگو کرنی تھی۔ میں نے اس اسکول کا نصاب دریافت کیا تو صدر مدرسہ نے ٹائم ٹیبل سامنے رکھ دیا۔ یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس میں تفسیر قرآن، حدیث شریف کے ساتھ ساتھ کلاسیکل عربی ادب، صرف و نحو، منطق، فقہ، فلسفہ اور علم الکلام وغیرہ شامل ہیں۔ ان اساتذہ سے دریافت کیا کہ آخر یہ تیسری جماعت کے بچے کس طرح صرف و نحو، فلسفہ اور منطق، علم الکلام کو سمجھ پائیں گے۔ جامعہ عثمانیہ میں منطق صرف بی اے کے درجہ میں مضمون اختیاری تھا۔ خود ان میں اکثر تو وظیفہ یاب مدرسین تھے جنھوں نے کسی دینی مدرسہ میں کبھی تعلیم نہیں پائی تھی۔ جواب میں بتایا گیا کہ یہ نصاب اور نظام الاوقات حیدرآباد کی مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم سے حاصل کیا گیا ہے۔ اسی سے نقل کر لیا گیا۔ اگر حیدرآباد کی بڑی درسگاہیں اپنے ہاں ترمیم کرلیں تو پھر ہم بھی اپنا نصاب بدل سکتے ہیں۔ چونکہ اس قسم کا حیرت انگیز انکشاف راقم کو پہلی مرتبہ ہوا تھا اس لئے وہ اپنے کو اس پر کسی قسم کے تبصرہ کا اہل نہیں پاتا۔

ایک دوسرا تجربہ یہ ہوا کہ حیدرآباد کی ایک بڑی دینی درسگاہ دیکھنے کا اتفاق ہوا جہاں چھ سو طلبا تعلیم پاتے ہیں اور نصف دارالاقامہ میں مقیم ہیں۔ کوئی ڈیڑھ سو طلبا حفظ میں مشغول ہیں۔ میرے ایک دوست نے ایک 14 سالہ لڑکے کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہاں تک حفظ کر چکے ہیں؟ اس کے بعد ایک سوال کیا کہ آپ کے ہاں 32 آم ہیں۔ اپنے 4 دوستوں میں آپ نے اسے مساوی تقسیم کر دیئے۔ بتلایئے کہ ہر ایک کو کتنے آم ملے؟ وہ طالب علم اس کا جواب نہیں دے سکا اور صورت دیکھتا رہ گیا۔

اس تمہیدی نوٹ کے بعد اصل عنوان کی طرف آیئے کہ یہ دین و دنیا کے علوم میں بھید بھاؤ کیسے پیدا ہوا اور اب ہم کیا کر سکتے ہیں؟ عنوان بہت وسیع ہے لیکن یہاں مختصراً چند اہم نکات آپ کی غور و فکر کیلئے پیش ہیں۔

1) پروفیسر مجیب نے لکھا ہے کہ سولہویں صدی کا یورپ میں نشاۃ ثانیہ اسپین کے عربوں کا رہین منت ہے، لیکن یورپ کے ماہرین عمرانیات کا خیال ہے کہ بے شک مسلمانوں نے یورپ میں تعلیم و تحقیق، علوم و فنون کی روشنی پھیلائی لیکن ان کا حال ان مزدوروں کا سا ہے جو علم کا بوجھ سروں پر اٹھا لائے اور یورپ کی منڈیوں میں اتار کر دور جا بیٹھے۔ گزشتہ پانچ سو برس کے دوران پھر ان کے علمی اور سائنسی کارناموں کا کہیں تذکرہ تک نہیں ملتا۔

2) پروفیسر معاشیات جناب حبیب الرحمن نے اپنے ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ اٹھارہویں صدی عیسوی میں انگلستان کے صنعتی انقلاب 1760ء تک دینی اور دنیاوی تعلیم کا کوئی بھید بھاؤ نہیں تھا۔ جو کچھ علم تھا وہ دین کا تھا۔ باقی روزی روزگار کیلئے زراعت، تجارت، محنت، مزدوری اور معمولی پیشے تھے۔ صنعتی انقلاب کے بعد سے ایک سو برس کے دوران جدید ایجادات، صنعت و حرفت، مشینوں کے استعمال نے مادی علوم میں سینکڑوں شعبوں کو جنم دیا اور پھر علم کی سینکڑوں شاخیں ہوگئیں۔ اگر کوئی جدید میڈیکل سائنس پر غور کرے تو اندازہ ہوگا کہ ہر مرض، ہر عضو کے سینکڑوں ماہرین یا Specialists پیدا ہو چکے ہیں۔ پھر ان کا ایک ہاسپٹل چلانے کیلئے ایک بڑی ٹیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح دینی علوم اور مادی علوم ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے گئے۔ مادی علوم کیلئے کسی ایک فن میں مہارت لازمی ہوگئی جبکہ دینی علوم کے چند شعبے رہ گئے ہیں جن کا اجر اس دنیا میں نہیں۔ اس لئے مذہبی علوم کی عوام کے ذہن میں وہ اہمیت نہیں رہی جو مادی علوم کے حصول کے ساتھ ہی جاہ و حشمت، دولت و عزت حاصل ہوتی ہے۔ آج وہ نسل جو دینی درسگاہوں میں تعلیم پارہی ہے، وہ دنیاوی علوم کی کشش سے بے نیاز نہیں رہ سکتی اور وہ طلبہ جو جدید علوم کے حصول میں لگے ہوئے ہیں وہ مذہب سے بہت دور ہو چکے ہیں۔ ان کا تعلق اگر کچھ ہے تو بس اتنا سا :

کل کہتے تھے یہ بھائی گھورن ...... دنیا ہے روٹی، مذہب ہے چورن (اکبر)

کوئی ساٹھ ستر برس پہلے آپ کو یاد ہوگا آلہ مکبر الصوت (Mike) کا استعمال جلسوں میں نیا نیا ہوا تھا۔ مسجدوں میں اذان اور خطبہ کیلئے اس آلہ کے استعمال کے خلاف میں علمائے دین نے فتوے دیئے کہ "اس نجس آلہ کو مسجد ہی میں نہ لایا جائے"۔ پروفیسر غلام دستگیر رشید (عثمانیہ) اپنی تقاریر میں کہتے تھے، ہمارے علمائے دین کے جمود کا کیا کہنا کہ دس برس تک وہ اسی بے کاری بحث میں الجھے رہے جبکہ اس عرصہ میں روس نے دو پنج سالہ منصوبے کو پورا کر لیا۔ وہ علمائے کرام اور ان کے شاگرد کہاں ہیں جبکہ مائیک کا استعمال بے دھڑک نہ صرف مساجد میں ہوتا ہے بلکہ مکہ اور مدینہ میں دن رات ہو رہا ہے۔ میرا ایک مضمون "سرسید کا کام اور پیام" ایک عالم دین کی نظروں سے گزرا جن سے مجھے ایک عرصہ سے نیاز حاصل ہے۔ وہ پیراگراف آپ بھی پڑھ لیں، اس لئے کہ اسی ایک پیراگراف پر قریب دو ماہ خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا جو پندرہ بیس صفحات پر مشتمل ہے۔

"مسلمان فطرتاً ہر نئی چیز کو سمجھنے اور اسے قبول کرنے کے معاملہ میں متشکی واقع ہوئے ہیں۔ وہ نوشتہ دیوار پڑھنے کیلئے برسوں لگا دیتے ہیں۔ جب جاگتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ دوسری قومیں بہت آگے نکل چکی ہیں۔ اس قسم کا فکری ڈھانچہ کوئی برسہا برس میں تیار ہوا ہے جبکہ مذہبی علماء نے دنیوی اور مادی علوم، معاش، کسب، ایجادات وغیرہ کا کچھ اس طرز سے مضحکہ اڑایا کہ امت مسلمہ کا ذہن اس طرف سے مفلوج ہوگیا" (سرسید)۔ مسلمانوں میں جہاں تک علم و عمل کا تعلق ہے، قناعت پسندی کا رجحان عام ہے۔ وہ جو تحقیق و تجربہ یا کسی علم میں کمال پیدا کرنے میں سنگ راہ ہے" (سرسید۔ میری کتاب "تعلیمی مسائل" ص 60-61)۔

اس پیراگراف پر اعتراض کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں : علم الٰہی کے مقابلہ میں طبعی علم بہ اعتبار آخرت مطلق اور کذب محض ہے۔ جس رونق و دنیا کی طرف نظر اٹھانے کی اجازت نہ ہو اس کی تحقیق و تخلیق کی محنت اور مسابقت کا تصور کس طرح کیا جا سکتا ہے؟ آخر میں عرض کروں کہ سائنس اور سائنس دانوں کو حق تعالیٰ نے مومنین کا خادم بنایا ہے کہ ان کی مادی محنت اور مسابقت کے ثمرات سے بقدر ضرورت استفادہ ہو رہا ہے اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ مومنین خود کچھ نہیں کریں گے۔ دنیوی و مادی ضرورتوں کا جہاں تک تعلق ہے، وہ دوسروں کے محتاج ہی رہیں گے۔ بہرحال دین و دنیا الگ الگ دریا ہیں جو کبھی ملتے نہیں: مرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ لا یبغیان ٥ اوپر کے خط کا مطلب یہ ہے کہ علم سے مراد علم الٰہی ہے، باقی سب جہل ہے۔ اس لئے اس کے حصول پر کسی قسم کی رغبت و محنت عبث ہے۔

قرآن کریم میں وعلم آدم الاسماء کلھا سے صاف ظاہر ہے کہ انسان کو دنیا و مافیہا زمین و آسمان کے سارے علوم سے روشناس کروایا گیا۔ اسماء میں وہ ساری اشیائے کائنات کا علم، آثار اور خواص سب کچھ آگئے۔ (تفسیر ماجدی)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام سائنسی علوم، ایجادات و انکشافات سب کچھ علم کے دائرہ میں شامل ہیں۔ اسی لئے انسان کو علم الانسان مالم یعلم، ہر وہ علم سکھلا دیا گیا جو وہ نہ جانتا تھا۔ ہر ایجاد، ہر جدید تحقیق اور وہ سب انکشافات جو زمین و آسمان کے نیچے یا اوپر قیامت تک ہوتے رہیں گے وہ سب آیت کے اس ایک ٹکڑے نے احاطہ کر لئے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ علم میں دین و دنیا کا سب علم شامل ہے۔ دین و دنیا کے علوم کو الگ الگ کرنا قرآنی علم کی روح کے خلاف ہے۔

قرآن کریم اور احادیث میں بیشک دنیا کو حقیر جاننے اور اس کی چند روزہ زندگی میں گم ہو جانے کے خلاف آیات اور احادیث مل جائیں گی لیکن مادی علوم سے پوری طرح کنارہ کشی کر لینے، مادی علوم کے سیکھنے، حلال کسب اور معاش کی جستجو کے خلاف شاید کوئی چیز نہیں ملے گی۔ اس دنیا میں بے حیثیت زندگی گزارنے، دوسروں کے رحم و کرم پر قناعت کی زندگی گزارنے کیلئے جو ملت تیار ہو جائے وہ کس طرح خلیفۃ اللہ کہلانے کی مستحق ہوگی۔ اس کے سر پر زمین کی خلافت کا تاج کیسے زیب دے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ سے کہا کہ اپنے میں قوت پیدا کرو۔ پھر اس کا مطلب یوں سمجھایا کہ شمشیر زنی اور شہسواری میں کمال پیدا کرو۔ وہ زمانہ تیر اندازی اور شمشیر زنی کا گزر گیا۔ آج سائنس اور ٹکنالوجی میں کمال پیدا کرنا ہی قوت حاصل کرنا ہے۔ ان علوم کا حصول دین کی بلندی اور خدمت کے جذبہ سے کئے جائیں تو یہ بھی دین ہی ہے۔ اسلام میں دولت، رزق، عزت و حکومت اولاد اور زمین جائیداد اور مویشیوں کو انعامات الٰہی سے تعبیر کیا ہے۔

گزشتہ دو چار برسوں سے علمائے کرام کی فکر میں کچھ تبدیلیاں آنے لگی ہیں۔ وہ دبی دبی زبان سے ہی سہی اب کہنے لگے ہیں کہ دینی درسگاہوں میں عصری علوم کا داخل کرنا ضروری ہوگیا ہے تاکہ وہ زمانہ کے تقاضوں کو سمجھ سکیں اور ایک ایسے ملک کے شہری کی حیثیت سے زندگی گزار سکیں جہاں کئی مذاہب کے لوگ بستے ہیں۔ دین کے تبلیغی تقاضے نہ صرف اس خطہ کی بلکہ مختلف زبانوں کے ساتھ انگریزی زبان پر عبور نہ ہو تو آج وہ شخص گونگا معلوم ہونے لگا ہے۔ اس کے باوجود علمائے دین نے ابھی تک اجتماعی طور پر کوئی جرات مندانہ عملی اقدام نہیں اٹھایا ہے۔

جناب سید حامد لکھتے ہیں کہ "آج کل عصری تعلیم کی مانگ زور پکڑ رہی ہے۔ میتھس، فیزیکس، کیمسٹری، انگریزی جیسے عصری علوم کو تعلیم دیئے جانے کا مطالبہ بڑھ رہا ہے۔ یوپی کے اعظم گڑھ ضلع کے بلریا گنج میں جامعۃ الفلاح نے اپنے نصاب تعلیم میں زبردست انقلابی تبدیلیوں سے روشناس کروایا ہے"۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت دیر ہی سے سہی اور بہت محدود حد تک ہی سہی کہیں تو اس کا احساس ہوا۔ زمانہ کے تقاضوں اور وقت کے دباؤ سے علمائے کرام میں عصری علوم کی ضرورتوں کا احساس بڑھتا جارہا ہے، لیکن ان دینی حلقوں میں بعض واجبی اندیشوں کا ذکر ضروری ہے۔

1) عصری علوم کی دینی درسگاہوں میں داخل ہوتے ہی دین کے قلعوں میں رخنے پڑ جائیں گے۔ پھر انھیں بند کرنا مشکل ہو جائے گا۔ آج تو یہ حال ہے کہ ملک کی بعض مشہور دینی درسگاہوں میں اخبار بھی پڑھنا ممنوع ہے۔

باقیات

101
کے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کے لیے ایک ماڈل پر عمل پیرا ہے تاکہ جموں وکشمیر جلد ہی ایک عالمی فلمی مقام بن جائے۔ منوج سنہا نے کہا ''گزشتہ پانچ سالوں میں، ہم جموں وکشمیر میں سینما کلچر کو بحال کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ہم نے 2021 میں فلم پالیسی بنائی تھی، لیکن اس میں کچھ خامیاں اور خامیاں تھیں۔ آج، ہم نے نئی فلم پالیسی 2024 کا آغاز کیا ہے جہاں تمام سابقہ خلاء کو پر کر دیا گیا ہے۔ نئی پالیسی میں سنگل ونڈو سیل شامل ہے جو جموں وکشمیر میں شوٹنگ میں دلچسپی رکھنے والے ہدایت کاروں اور پروڈیوسروں کیلئے فلم کی شوٹنگ کو آسان بنائے گا''۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ شوٹنگ کیلئے اجازت دینے اور مقامی ٹیلنٹ کی خدمات حاصل کرنے میں بھی آسانی ہوگی۔ انہوں نے کہا ''فلم شوٹنگ سے محبت کرنے والوں، ہدایت کاروں اور پروڈیوسروں کو ایک کمپیکٹ فلم ایکو سسٹم فراہم کرنے کی کوششیں جاری ہیں''۔ انہوں نے کہا کہ سابق فوجیوں اور نئے فلم سازوں دونوں کے لیے نئی پالیسی میں فلم سازوں کے لیے سبسڈی گرانٹس ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مقامات سے سڑکوں کا رابطہ آج بہت بہتر ہے اور جموں وکشمیر انتظامیہ کے ہر ایک نوجوان کے خوابوں کو پورا کرنے کے لئے پرعزم ہے۔ دریں اثنا، جموں کشمیر فلم کنکلیو کی اہم جھلکیاں فلم پالیسی 2024 کی نقاب کشائی، فلم کی شوٹنگ کی اجازتوں اور فلم سبسڈی کے لیے سنگل ونڈو پورٹل کا آغاز، نیا جموں وکشمیر فلموں کی اسکریننگ، ٹرانسفارمیشن فوٹوگرافی مقابلے کے فریموں کا آغاز، جموں وکشمیر فلم کا افتتاح تھا۔ اسکریننگ سیریز، معروف فلم سازوں کی فلم سازی پر ورکشاپ، نامور فلمی شخصیات کے ساتھ پینل ڈسکشن اس پروگرام کا حصہ تھے۔

102
سے خطاب کرتے ہوئے بالی ووڈ کے مشہور ہدایت کار مدھور بھنڈارکر نے کہا کہ جموں وکشمیر فلم کنکلیو کا حصہ بننا کشمیر میں آنا واقعی ایک بڑا اعزاز ہے۔ انہوں نے کہا ''میں گزشتہ 17 سالوں سے اکثر کشمیر آتا رہا ہوں۔ کبھی کبھی، میں سال میں دو بار اس جگہ کا دورہ کرتا ہوں۔ میرے یہاں بہت سے دوست ہیں۔ کھانے اور مقامات حیرت انگیز ہیں''۔ انہوں نے کہا کہ فلم کی شوٹنگ کو فروغ دینے کیلئے جموں وکشمیر انتظامیہ کی طرف سے متعارف کرائی گئی پالیسیاں قابل تعریف ہیں۔ یہاں کے مقامات سانس لینے والے ہیں اور میں محکمہ سیاحت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ فلم کی شوٹنگ کیلئے غیر دریافت شدہ بہترین مقامات کو تلاش کرے''۔ بھنڈارکر نے کہا کہ آج کا اقدام ہندوستان بھر کی فلم انڈسٹری میں ایک بڑا پیغام جائے گا اور فلم ڈائریکٹروں اور پروڈیوسروں کو کشمیر کی طرف راغب کرے گا۔ انہوں نے کہا'' جموں کشمیر انتظامیہ کی طرف سے متعارف کرایا گیا سنگل ونڈو اقدام کافی قابل تعریف ہے۔ دن کے اختتام پر، ہمیں شوٹنگ میں آسانی کی ضرورت ہے اور ایل جی منوج سنہا کی قیادت میں جموں وکشمیر کی انتظامیہ نے جو قدم اٹھایا ہے وہ تعریف کا مستحق ہے۔'' انہوں نے کہا کہ فلم کی شوٹنگ سے ہمیشہ اس جگہ کی مقامی آبادی کو فائدہ ہوتا ہے جہاں فلموں کی شوٹنگ ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج فلم انڈسٹری صرف ممبئی تک محدود نہیں ہے بلکہ جنوبی ہند کی فلم انڈسٹری بھی بڑے پیمانے پر اپنی پہچان بنارہی ہے۔

103
پر پولیس، فوج اور بی ایس ایف کی مشترکہ ٹیم نے کالاکوٹ میں تلاشی مہم شروع کی۔ انہوں نے کہا کہ علاقے میں تلاشی کے دوران بھاری مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود اور بارودی مواد برآمد کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ برآمد ہونے والوں میں ایک اے کے 47 رائفل کے ساتھ 2 میگزین، ایک پستول، دو دستی بم اور دیگر اسلحہ اور گولہ بارود شامل ہے۔ پولیس نے بتایا کہ اس معاملے میں کیس درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

104
کو چلانے کی فزیبلٹی کا پتہ لگانے کیلئے بین الاقوامی شہری ہوابازی تنظیم کو شامل کیا۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ان کے مطالعہ نے مشاہدہ کیا کہ موجودہ فضائی پٹی میں ایسے ہوائی جہازوں کا آپریشن ممکن نہیں ہے۔

105
سے موسمی صورتحال ابر آلود رہنے کے ساتھ ساتھ بیشتر علاقوں میں ہلکی سے درمیانی درجے کی بارشیں ہوئی۔ محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے عین مطابق وادی کے شمال وجنوب میدانی علاقوں میں بارشوں کا سلسلہ ہوا جبکہ بالائی علاقوں خاص طور پر مشہور سیاحتی مرکز گلمرگ اور دیگر کئی مقامات پر ہلکی بارشیں ہوئی۔ وادی کے شمال و جنوب میں واقع دیگر اضلاع میں بھی تازہ بارشیں ہوئی ہے جس میں شوپیان، کپواڑہ اور دیگر کئی اضلاع کے میدانی علاقوں میں بھی ہلکی بارشیں ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی۔ کپوارہ، بارہمولہ، بڈگام، گاندربل، پلوامہ، اننت ناگ، شوپیان اور کولگام سے موصول اطلاعات کے مطابق ان تمام اضلاع کے میدانی علاقوں میں ہلکی بارشیں ریکارڈ کی گئی۔ مجموعی طور پر پوری وادی کے میدانی علاقوں میں بارشوں سے رات کے کم سے کم درجہ حرارت میں بھاری اضافہ دیکھنے کو ملا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں میں بارش ہوئی۔ اس بیچ محکمہ موسمیات کے ڈائریکٹر مختار احمد نے بتایا ہے کہ اس وقت جموں وکشمیر کے بیشتر مقامات پر آسمان ابر آلود ہے اور پونچھ، راجوری، ریاسی اور اس کے آس پاس کے کچھ مقامات پر تیز ہوائیں بھی چل رہی ہیں اور گرج چمک بھی ہو رہی۔ انہوں نے کہا'' وقفے وقفے سے بارش کا امکان زیادہ تر 5 0 اگست تک ہے۔ بعض مقامات پر بھاری سے انتہائی موسلا دھار بارش کا بھی امکان ہے''۔ انہوں نے کہا کہ اس سے نشیبی علاقوں میں طوفانی سیلاب، مڈ سلائیڈ، لینڈ سلائیڈ اور سیلابی صورتحال بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا گیا ہے کہ لوگوں کو ایک بار پھر انتباہ دیا جاتا ہے اور انتہائی محتاط رہنے کا مشورہ دیا جاتا ہے کیونکہ ندی نالوں میں پانی کی سطح بڑھ چکی ہے۔ لوگوں کو پہاڑی علاقوں میں گھومنے پھرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

106
علاقے میں داخل ہوا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی ایس ایف اہلکاروں نے رکنے کا اشارہ کیا لیکن جب اسے نہیں روکا گیا تو بی ایس ایف کے محافظوں نے فائرنگ کر کے اسے ہلاک کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ درانداز بھارتی حدود میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا تھا جس دوران بی ایس ایف کو اس پر گولیاں چلانی پڑی جس دوران وہ ہلاک ہو گیا۔ بی ایس ایف کا کہنا ہے کہ دراندازی کی کسی بھی کوشش کو ناکام بنانے کیلئے بی ایس ایف متحرک ہے اور اس پاس سے ہونی والی کوئی بھی کوشش کامیاب نہیں ہوگی۔

107
وسطی اور جزیرہ نما ہندوستان کے حصوں میں معمول سے کم بارش متوقع ہے۔ آئی ایم ڈی کے سربراہ نے اگست ستمبر میں مغربی ہمالیائی خطے کے کچھ حصوں میں بارش کی کمی کی پیشگوئی کی۔ خیال رہے کہ مانسون ملک کے زرعی منظر نامے کیلئے اہم ہے، جس میں 2 5 فیصد خالص کاشت شدہ رقبہ اس پر انحصار کرتا ہے۔ بارش کا بنیادی نظام ملک بھر میں پینے کے پانی اور بجلی کی پیداوار کیلئے اہم ذخائر کو بھرنے کیلئے بھی بہت اہم ہے۔ آئی ایم ڈی نے کہا کہ اگست اور ستمبر میں ہندوستان میں بارش طویل مدتی اوسط 422.8 ملی میٹر کا 106 فیصد ہوگی۔ ملک میں اب تک یکم جون سے 445.8 ملی میٹر کے معمول کے مقابلے میں 453.8 ملی میٹر ریکارڈ کیا گیا ہے، جو کہ دو فیصد کا فاضل ہے، جون کے خشک ہونے کے بعد جولائی میں معمول سے زیادہ گیلے رہنے کی وجہ سے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے بیشتر حصوں میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت معمول سے زیادہ رہنے کی توقع ہے۔ انہوں نے کہا'' گنگا کے میدانی علاقوں، وسطی ہندوستان اور ہندوستان کے جنوب مشرقی ساحل کے کچھ علاقوں میں معمول سے معمول سے کم زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت کا امکان ہے۔''

108
لیے پی ایم مودی کے ہدف کے طور پر وکشت بھارت کے لیے مل کر کام کرنے کے مقصد سے کیا گیا۔ اسی دن سیلوٹ ترنگا نے ڈل جھیل پر شکارا پر کام کرنے والے گھر والوں کے لیے ''شکارہ ریس'' کا اہتمام کیا، آج ڈل جھیل کے علاقے کو دیکھنا بہت اچھا تجربہ تھا، جہاں ہر جگہ تین رنگ کا ہندوستانی قومی پرچم اپنی خوبصورتی کو ڈل جھیل کے علاقے سری نگر میں دکھا رہا ہے۔ ریلی صبح 9.30 نکالی گئی۔ پروگرام کے کنوینر avi Chikara منتی کی قیادت کرتے ہوئے انہوں نے میڈیا کو بتایا کہ اگست کے مہینے میں وادی میں اس قسم کے پروگرام منعقد کرنا اس کا بہت اچھا تجربہ ہے۔ مقامی پاپولر لیڈر اور جنرل سکریٹری سنجے صراف جو کہ ترنگا یاترا کے پروگرامر ہیں نے بتایا کہ ہر کوئی ہمارے قومی سے پیار کرتا ہے۔ پرچم اور ہم اس خطے میں اگلی ترقی چاہتے ہیں۔ نوین کمار نے علاقے میں نوجوانوں کی ترقی پر توجہ دی۔ قومی صدر راجیش جھا نے تمام نوجوانوں کے ساتھ ساتھ جموں اور کشمیر کے ممبران کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ترنگ یاترا اور کامیاب شکارا ریس کے انعقاد کے لیے اپنا قیمتی وقت فراہم کیا۔ شرکاء کو ایوارڈ دیا گیا اور فیضان علائی صدر سیلوٹ تیرنگ، جموں وکشمیر اور روی چودھری اور شبیر احمد کا تمام ممبران کے ساتھ خصوصی شکریہ ادا کیا گیا۔

109
نے سری نگر کے ڈپٹی کمشنر کی جانب سے شہر کے مختلف اہم پلوں حبہ کدل، نوا کدل، فتح کدل، گوز کدل، صفا کدل، اور نور جہاں پل قمرواری پر باڑ لگانے کے حالیہ فیصلے کی حمایت کا اظہار کیا ہے۔ شہدار نے کہا'' ہم ڈپٹی کمشنر سرینگر کے ان اہم پلوں پر تار لگانے کے حکم کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ یہ ایک اہم قدم ہے جو شہر میں خودکشیوں کے بڑھتے ہوئے مسائل کا حل فراہم کرے گا''۔ ضلع ترقیاتی کمشنر سری نگر نے 10 ستمبر 2024 تک تار لگانے کے کام مکمل کرنے کی ڈیڈ لائن مقرر کی ہے اور کہا ہے، باڑ لگانے کے کام کو 1 0 ستمبر 2024 تک مکمل کیا جائے تاکہ قیمتی انسانی زندگیاں بچائی جاسکیں۔ شہدار نے مزید کہا کہ کشمیر ٹریڈ الائنس کا یقین ہے کہ پلوں پر باڑ لگانا ایک اہم اقدام ہے لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ ایک جامع منصوبہ بندی کی جائے جس میں بہتر ذہنی صحت کی خدمات، سماجی رابطہ پروگرامز، اور عوامی آگاہی مہمات شامل ہوں۔ ان کا کہنا تھا'' ہر ضائع ہونے والی زندگی ایک سانحہ ہے جو ہم سب پر اثر انداز ہوتا ہے، اور یہ ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے کہ ہم ایک معاون ماحول فراہم کریں جہاں افراد اپنی تاریک ترین لمحوں میں امید اور مدد حاصل کر سکیں۔ شاہدار نے کہا کہ کشمیر ٹریڈ الائنس مقامی حکام اور ذہنی صحت کے پیشہ ور افراد کے ساتھ مل کر اضافی حکمت عملیوں کی تیاری اور ان پر عمل درآمد کے لیے تیار ہے جو خودکشی کے بنیادی اسباب کا مقابلہ کریں اور کشمیر میں مجموعی بہبود کو فروغ دیں۔

110
نے امرناتھ یاترا کی ہے۔ حکام نے بتایا کہ یاترا 29 جون کو شروع ہوئی تھی اور 52 دن کے بعد 19 اگست کو شراون پورنیما اور رکشابندھن تہواروں کے ساتھ اختتام پذیر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ جمعرات کو بھی 5000 سے زیادہ تے یاتریوں نے درشن کیا اور 1295 یاتریوں پر مشتمل تازہ قافلہ جموں کے بھگوتی نگر یاتری نواس سے دو حفاظتی قافلوں میں وادی کیلئے روانہ ہوئی۔ 349 یاتریوں کو لیکر 15 گاڑیوں کا پہلا قافلہ شمالی کشمیر کے بالتل بیس کیمپ کیلئے روانہ ہوا جبکہ 33 گاڑیوں کا دوسرا قافلہ 946 یاتریوں کو لیکر جنوبی کشمیر کے نونوان بیس کیمپ کیلئے روانہ ہوا۔ سیکورٹی کے انتظامات، کمیونٹی کچن (لنگر)، ٹرانزٹ اور بیس کیمپس اور جموں سے کشمیر تک ہائی وے پر سیکورٹی فورسز کی ہر جگہ موجودگی نے اس سال ایک محفوظ، ہموار اور پریشانی سے پاک یاترا کو یقینی بنایا ہے۔

111
نے اس معاملے میں جانکاری دی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق، ان تکنیکی مسائل نے کوآپریٹو بینکوں اور دیہی علاقائی بینکوں کے صارفین کو متاثر نہیں کیا۔ دراصل، سی-ایج ٹیکنالوجیز کو اپنے سسٹم میں خرابی کا پتہ چلنے کے بعد گزشتہ دو دنوں سے اس مسئلے کا سامنا ہے۔ حکام کے مطابق بڑے پیمنٹ سسٹم کی سیکورٹی کے لیے سی ایج سسٹم کو الگ کرنا پڑا۔ اس کے ساتھ ساتھ ضروری احتیاطی تدابیر بھی اختیار کی گئی ہیں۔ انڈین نیشنل کوآپریٹو یونین کے چیئرمین دلیپ سنگھانی نے کہا کہ گجرات کے 1 7 ڈسٹرکٹ کوآپریٹو بینکوں سمیت ملک بھر کے تقریباً 300 بینک گزشتہ دو تین دنوں سے مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بینکوں کو 2 9 جولائی سے مسائل کا سامنا ہے اور سافٹ ویئر کمپنی کے حکام اسے تکنیکی خرابی قرار دے رہے ہیں۔ درحقیقت یہ سائبر حملہ رینسم ویئر نامی مالویئر کا ہو سکتا ہے۔ رینسم ویئر ایک قسم کا مالویئر ہے، جو آپ کے کمپیوٹر میں داخل ہوتا ہے اور رسائی حاصل کرتا ہے۔ یہ آپ کی تمام فائلوں کو خفیہ کرتا ہے۔ ڈیٹا واپس دینے اور رسائی دینے کے بدلے تاوان کا مطالبہ بھی کرتا ہے۔ مئی 2017 میں، وانا کرائی رینسم ویئر نے دنیا بھر کے درجنوں ممالک پر حملہ کیا۔ اس میں 2 لاکھ سے زیادہ سسٹم متاثر ہوئے۔ اس میں ہندوستان بھی شامل تھا۔ ہیکرز نے کمپیوٹر سسٹم کو لاک کر کے 300 سے 600 ڈالر وصول کرنے کا کہا تھا۔ اس حملے میں امریکی صحت کا نظام سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ اس کے بعد 22 مارچ 2018 کو پنچکولہ میں واقع نارتھ ہریانہ الیکٹرسٹی ڈسٹری بیوشن کارپوریشن کے ہیڈ آفس کے کمپیوٹر میں ایک پیغام آیا۔ پیغام میں لکھا تھا کہ آپ کا کمپیوٹر ہیک ہو گیا ہے۔ بدلے میں ایک کروڑ روپے کا مطالبہ کیا گیا جو بٹ کوائن کے ذریعے جمع ہونا تھا۔ تاہم کارپوریشن نے ایک ہفتے کے اندر سسٹم کو بحال کر دیا۔ اس کے بعد سال 2019 میں 29 اپریل کو تلنگانہ اور آندھرا پردیش اسٹیٹ پاور یوٹیلیٹی پر رینسم ویئر حملہ ہوا تھا۔ اس کے بعد ہیکرز نے سسٹم پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیا اور بٹ کوائن کے ذریعہ تاوان کا مطالبہ کیا۔ تاہم بعد میں نظام کو بحال کر دیا گیا۔

112
کا کام شروع کیا ہے۔ اس سلسلے میں ڈپٹی کمشنر سرینگر ڈاکٹر بلال محی الدین بٹ نے کہا کہ سری نگر شہر میں مختلف پلوں کے اطراف میں فینسنگ کرنے کا عمل قیمتی انسانی جانوں کو بچانے کیلئے شروع کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فینسنگ کرنے کے حوالے سے ڈی پی آر مرتب کر لیا گیا ہے اور نوا کدل اور فاتح کدل کے اطراف میں باڑ لگانے کیلئے 19 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسی طرح گاؤ کدل پل کیلئے 9 لاکھ روپے اور صفا کدل پل کیلئے 2 9 لاکھ روپے کا ڈی پی آر تیار کیا گیا ہے۔ قمرواری کے مقام پر دریائے جہلم پر نور باغ پل کے اطراف میں باڑ لگانے کا کام 11 لاکھ روپے کی لاگت سے مکمل کیا جائے گا تاکہ مزید کسی حادثے یا خودکشی کے واقعے سے بچا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ ان پلوں کے ارد گرد فینسنگ کا جو کام ہے وہ 10 ستمبر تک مکمل کیا جائے گا اور جو مقررہ ڈیڈ لائن ہے اس کے مطابق ہی کام ہوگا۔

113
کے رقبے پر محیط ہے۔ یہ شخص بجبہاڑہ پولیس اسٹیشن میں درج این ڈی پی ایس ایکٹ کی تحت مقدمہ ایف آئی آر نمبر 210/2020 میں ملوث تھا۔ ستمبر 2020 میں، متوفی عبدالرشید ڈار کے احاطے میں ایک زیر زمین کمرہ دریافت ہوا تھا جس میں کافی مقدار میں ممنوعہ مادہ، فوکی تھیلوں اور پلاسٹک کے بیرل میں پیک کیا گیا تھا۔ تفتیش سے معلوم ہوا کہ متوفی نے یہ ممنوعہ مادہ غیر قانونی ذرائع سے حاصل کیا تھا اور اسے مقامی نوجوانوں کو مزید غیر قانونی فروخت کرنے کیلئے ذخیرہ کیا تھا، اس طرح منشیات کی لت اور ان کی غیر قانونی تجارت کو فروغ ملا۔ موقع سے 2600 کلوگرام وزنی 126 بارود کے تھیلے اور 60 پلاسٹک بیرل (1395 کلوگرام) ممنوعہ مادہ برآمد کیا گیا۔

114
رکھنے والے پارٹی عہدیداروں کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران خطاب کرتے صدر نیشنل کانفرنس ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ جموں وکشمیر میں ایک عوامی منتخبہ حکومت نہ ہونا انتہائی بدقسمتی کی بات ہے اور یہ غیر جمہوری نظام ملک کے جمہوری کردار پر سوالیہ نشان لگا دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر کے عوام کو پہاڑ جیسے مشکلات کا سامنا ہے اور حکومتی سطح پر انہیں کہیں بھی راحت کاری نہیں ہو رہی ہے۔

PUBLIC NOTICE

It is to inform general public that my son namely AHMED JAVEED was born on 20-04-2015and his name is not recorded in records of village guard Now I want to register my DOB in Birth record of registar office(BDO office kunzer(.If any body has any objection in this regard may contact BDO office kunzer Tehsil kunzer within a period of seven days ,after that no objection shall be entitled.
Through
JAVEED AHMAD BHAT
F/o:AHMED JAVEED
R/o:HARDUBANI
Tehsil:KUNZER

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE IMRAN ASHRAF

In the case of
1.MIR MANZOOR GAZANFAR S/O G R MIR R/O PANDRATHAN
2. SHAKEELA D/O G R MIR R/O PANDRATHAN
3.MANZOOR HUSSAIN BEIGH S/O GHULAM HASSAN BEIGH R/O PANDRATHAN
4.LOVELY [SHAGUFTA] D/O ABDUL HAMEED BEIGH R/O ICHIGAM BUDGAM
5.SHABEENA [SHABNAM] D/O ABDUL HAMEED BEIGH R/O SANDIPURA BUDGAM
6.TABASUM D/O ABDUL HAMEED BEIGH R/O NOWPORA KHAYAM
7.ARIF HUSSAIN BEIGH S/O ABDUL HAMEED R/O PANDRATHAN .
8.SHAFIQA D/O GHULAM HASSAN BEIGH R/O HAMDANIA COLONY BEMINA
9.ZAMRUDA D/O GHULAM HASSAN BEIGH R/O JAN MOHALLA LAL BAZAR
10 . TABASUM D/O GULAM HASSAN BEIGH R/O MUNAWARABAD
11. SUMAILA D/O MOHD AFZAL BEIGH R/O WATRAWANI BUDGAM
12 ZEENAT D/O MOHD AFZAL BEIGH R/O ALAMGARI BAZAR HAWAL
13 AKHTAR ALI BEIGH S/O GHULAM HASSAN BEIGH R/O PANDRATHAN
14 ZAFFAR AHMAD BEIGH S/O GHULAM HASSAN BEIGH R/O PANDRATHAN
15 HALEEMA W/O ABDUL HAMEED BEIGH [LATE] R/O PANDRATHAN
16. SAFIYA BEGUM W/O LATE MOHD AFZAL BEIGH R/O PANDRATHAN
17. ILYAS BEIGH S/O MOHD AFZAL BEIGH R/O PANDRATHAN
18. TASADUQ BEIGH S/O MOHD AFZAL BEIGH R/O PANDRATHAN.
...[Caveator]
Versus
Public at Large
...Non-Caveator's
In the matter of : Publication for Caveat.
The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

OFFICE OF ADVOCATE SAJAD AHMAD DAR

Chamber SFX-1, Lawyers Chamber Building, District Court,Moominabad Batamaloo Srinagar.
IN THE CASE OF: Mohammad Rafiq Mir S/o Ali Mohammad Mir R/o Sonwar Bagh Srinagar.
.........(Caveator)
Versus
Public at Large
...... (Other Party/Non-Caveators)
IN THE MATTER OF: Caveat Petition in terms of Section 148-A of C.P.C.
1. The Caveator has reasons to believe/apprehension that non-Caveator (s)may file a suit/application/writ petition or any other type of proceedings before the Hon'ble HighCourt, District Courts, Revenue Courts or any other forumagainst the caveators with regard to his single storied Residential house along with land underneath and appurtenant thereto measuring 4 MarlasFalling under Khasra No.519 situated at sonwar Bagh Srinagar Mouza Sonwar Tehsil South and District Srinagar and on the grounds of distorted facts/misrepresentation and cooked stories, may succeed in obtaining some relief/order at their back/ex-parte against the caveators and in such eventuality, the caveators will be put to an irreparable loss and inconvenience. It would be proper that caveators are given opportunity of being heard by the Hon'ble Courts before passing any other or direction.
Sd/Sajad Ahmad Dar
Advocate & Associates
J&K High Court, Sgr.

PUBLIC NOTICE

It is to inform general public that my DOB is 06-07-2006and is not recorded in records of village guard.Now I want to register my DOB in Birth record of registar office(BDO office Lalpora(.If any body has any objection in this regard may contact BDO office Lalpora within a period of seven days ,after that no objection shall be entitled.
TAHIR AHMAD MIR
S/O:ABDUL HAMID MIR
R/o MAMOOSA PATTAN
Tehsil:PATTAN

اتر ریلوے

ای۔ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر۔433۔سگنل۔ٹی۔25-24-12 مورخہ 31-07-2024

بند ہونے کی تاریخ/وقت: 23-08-2024 کو 15.00 بجے

سینئر ڈویژنل سگنل اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن انجینئر، اتر ریلوے، فیروز پور بھارت کے راشٹر پتی کی جانب سے ٹینڈر نمبر۔433۔سگنل ٹی۔ 25-24-12 ای۔ٹینڈرنگ کے ذریعہ سے مورخہ 23-08-2024 کو 15.00 بجے تک https://www.ireps.gov.in ویب سائٹ پر ٹینڈرز طلب کئے جاتے ہیں۔ ٹینڈر دہندگان اپنے ٹینڈرز اصلی/ ترمیم شدہ مقرر کئے گئے وقت اور تاریخ تک ضرور جمع کروائیں۔ اس ٹینڈر کے تحت مینویل ٹینڈر ممنوع ہیں اور اگر کوئی مینویل ٹینڈر موصول ہوگا تو وہ جائز نہیں ہوگا۔ ٹھیکیداروں کے ذریعہ ٹینڈر ڈاکیومنٹ کی قیمت اور بیعانہ کی رقم جو کہ اس ٹینڈر کیلئے جائز ہے وہ صرف آئی آر ای پی ایس پورٹل جیسے کہ نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعہ ہی منظور کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکرز چیک، ڈپازٹ رسید، ایف ڈی آر وغیرہ کے ذریعہ جمع کروائی گئی رقم جائز نہیں ہوگی۔

این۔آئی۔ٹی۔

کام کا نام	(i) الیکٹرونکس کا جامع سالانہ رکھ رکھاؤ ٹھیکہ تین سالوں کیلئے فیروز پور ڈویژن کے بی اے ایچ ایل۔ بی آر ایم ایل سیکشن کے سٹیشنوں پر ڈیٹا لاگر قائم کرے گا۔ (ii) فیروز پور ڈویژن پر مٹل۔ سیکشن انٹر لاکڈ ایل۔ ایکسنگ گیٹوں پر روٹ سگنل کا انتظام۔

ٹینڈر بند کرنے کی تاریخ اور وقت	23-08-2024	ٹینڈر کی اپ لوڈ کرنے کی تاریخ اور وقت	(i) 30-07-2024 (ii) 31-07-2024
تخمینہ لاگت	(i) 3056617.80 (ii) 6733754.42	بڈنگ شروعات کی تاریخ آئی آر ای پی ایس	09-08-2024
بیعانہ کی رقم (روپے)	(i) 61100.00 (ii) 134700.00	مدت تکمیل کام	(i)۔ 36 مہینے (ii)۔ 6 مہینے

2335/24 گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

PUBLIC NOTICE

I ARIF HAMEED CHOLA S/O ABDUL AHMID CHOLA R/O ARAM MASJID KHANYAR SRINAGAR HAS WRONGLY MENTIONED IN ADHAAR CARD AS MY NAME AS ARIF HAMID INSTEAD OF ARIF HAMEED CHOLA . NOW I WANT TO CHANGE IT IF ANY BODY HAVING ANY OBJECTIONS IN THIS REGARD HE/SHE MAY CONTACT CONCERN AUTHORITY WITH IN 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTAINED.

PUBLIC NOTICE

I NAZIR AHMAD ZARGAR S/O MOHAMMAD SHAFI ZARGAR R/O HUBBI COLONY SIKH BAGH LAL BAZAR SRINAGAR HAS LOST MY DRIVING LICENSE UNDER NO. JK0120070003496ON 27-07-2024WHILE TRAVELING FROM BOTA KADAL TO NUBBI COLONY LAL BAZAR NOW I WANT APPLY FOR OBTAINING DUPLICATE LICENCE IF ANY BODY HAVING ANY OBJECTION HE/SHE MAY CONTACT RTO OFFICE KASHMIR WITHIN 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTAINED

indian handicrafts भारतीय हस्तशिल्प continuing tradition
DEVELOPMENT COMMISSIONER (HANDICRAFTS)
Ministry of Textiles, Government of India
SABZAR SOCIAL WELFARE SOCIETY ARCHANDERHAMA
Organizes Gandhi Shlip Bazar (State)
Venue at Sangermal Shopping Complex
(SC Category)
Ek desh,kay pardesh aur uss se bhi zyada qasab, sab milay ge ek sath ek he jagah per. ek naayab numayish kay liya.
Office of the Development Commissioner (Handicrafts) Ministry of Textiles Govt of India lay kay aya hi Gandhi Shlip Bazar (State) at Sangermal City Centre Srinagar. 01 se 10 August kay beech jaha stalls lagayge munfarid Crafts kay jo aapko milaygah munasib quumato pe. Aap be aayay aur kaareegari ki iss azeem numayish ka hissa banay

indian handicrafts भारतीय हस्तशिल्प continuing tradition
DEVELOPMENT COMMISSIONER (HANDICRAFTS)
Ministry of Textiles, Government of India
SABZAR SOCIAL WELFARE SOCIETY ARCHANDERHAMA
Organizes Gandhi Shlip Bazar (State)
Venue at Sangermal Shopping Complex
(General Category)
Ek desh,kay pardesh aur uss se bhi zyada qasab, sab milay ge ek sath ek he jagah per. ek naayab numayish kay liya.
Office of the Development Commissioner (Handicrafts) Ministry of Textiles Govt of India lay kay aya hi Gandhi Shlip Bazar (State) at Sangermal City Centre Srinagar. 01 se 10 August kay beech jaha stalls lagayge munfarid Crafts kay jo aapko milaygah munasib quumato pe. Aap be aayay aur kaareegari ki iss azeem numayish ka hissa banay

سانس کے ذریعے ملیریا کی تشخیص کے تجربات میں حوصلہ افزا کامیابی

سانس کے ذریعے ملیریا کی تشخیص کے تجربات میں حوصلہ افزا کامیابی حاصل ہوئی ہے جس کے بعد امید ظاہر کی جارہی ہے کہ اس مرض کی جلد تشخیص ممکن ہوسکے گی۔ برطانوی میڈیا رپورٹ کے مطابق افریقا میں سانس کے ذریعے ملیریا کی تشخیص کے آلے استعمال کیے جارہے ہیں اور یہ آلے فی الحال بچوں میں اس بیماری کا پتہ لگانے میں کافی بہتر کارکردگی دکھا رہے ہیں البتہ بڑے پیمانے پر ان کے استعمال سے قبل مزید بہتری درکار ہوگی۔ ماہرین نے ملیریا سے متاثرہ افراد کی سانس کی بو کا ڈیٹا اکھٹا کیا ہے اور اس سے ایک ''printbreath'' تیار کیا ہے جسے ملیریا کی تشخیص کے لیے تیار کیے گئے آلے میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ آلہ ملیریا کا پتہ چلانے کے لیے 6 مختلف بوؤں کو پہچانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ان میں ایک بو وہ بھی ہے جو قدرتی طور پر صنوبر کے درخت میں ہوتی ہے اور ملیریا پھیلانے والے مچھر و دیگر کیڑے اس بو کی جانب آتے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ جب کوئی شخص ملیریا سے متاثر ہوتا ہے تو اس کے منہ میں بھی اسی طرح کی بو پیدا ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے مچھر اس کی طرف اور زیادہ متوجہ ہوتے ہیں اور اس کے اردگرد موجود دیگر لوگوں کو بھی کاٹتے ہیں۔ محققین نے اس آلے کو افریقی ملک ملاوی میں 34 بچوں پر آزمایا جن میں سے بعض ملیریا کا شکار تھے اور بعض صحت مند تھے۔ آلے نے ان میں سے 29 بچوں کے حوالے سے بالکل درست نتائج دیے یعنی مرض کو پہچاننے کی شرح 83 فیصد رہی البتہ بڑے پیمانے پر استعمال سے قبل اس میں مزید بہتری کی گنجائش باقی ہے۔ خیال رہے کہ ملیریا کی تشخیص کے لیے خون کے ٹیسٹ کا طریقہ کار موجود ہے تاہم محققین کا کہنا ہے کہ سانس کے ذریعے مرض کی تشخیص زیادہ آسان اور سستا طریقہ ہے۔

نیند پوری نہ ہونے سے دماغ خود کو کھانا شروع کردیتا ہے

روم، اٹلی: نیند کی کمی سے نہ صرف روزمرہ کے معمولات متاثر ہوتے ہیں بلکہ اس سے دماغ کے اندر پیدا ہونے والے فاسد مادے اور دماغی تھکاوٹ بھی دور ہوجاتی ہے۔ لیکن نیند کی مسلسل کمی سے نیورون کم ہونے لگتے ہیں اور ان کے درمیان باہمی روابط بھی کمزور ہوجاتے ہیں اور بعد کی نیند بھی اس نقصان کا ازالہ نہیں کرپاتی۔ اس ضمن میں اٹلی میں مارشے پولی ٹیکنک یونیورسٹی کے پروفیسر مائیکل بیلیسے نے چوہوں پر بے خوابی اور مکمل نیند کے تجربات کیے ہیں اور اس کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ واضح رہے کہ دماغی خلیات یا نیورونز دو طرح کے ذیلی گلائیل خلیات سے مسلسل تازہ ہوتے رہتے ہیں جنہیں اعصابی نظام کا گوند بھی کہا جاتا ہے۔ مائیکروگلائیل خلیات دماغ سے ٹوٹے پھوٹے خلیات کو باہر نکالتے رہتے ہیں اور یہ عمل فیگو سائٹوسس کہلاتا ہے۔ نیند اس ضمن میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور دماغ سے فالتو مواد اور ٹوٹ پھوٹ کو دور کرتی رہتی ہے۔ لیکن نیند کی کمی سے دماغ متاثر ہوتا ہے اور یوں خود اپنے آپ کو نقصان پہنچانا شروع کردیتا ہے۔ ماہرین نے حیرت انگیز طور پر دیکھا کہ نیند کی کمی سے دماغی خلیات کے رابطے یا کنکشنز شدید متاثر ہونے لگے۔ اس شے کی مزید کھوج کیلیے انہوں نے چوہوں کے دماغ کے اسکین لینے شروع کیے۔ ان چوہوں کو چار گروہوں میں بانٹا گیا: چھ سے آٹھ گھنٹے سونے والے چوہے، دوسرے گروہ کو اچانک بار بار نیند سے اٹھایا گیا، تیسرے گروپ کے چوہوں کو آٹھ گھنٹے تک نیند کے بجائے جگایا گیا اور جبکہ آخری گروہ کو مسلسل پانچ روز تک سونے نہیں دیا گیا یعنی ان میں نیند کی شدید کمی پیدا کی گئی۔ ان میں سے آٹھ گھنٹے جاگنے والے اور مسلسل پانچ روز نہ سونے والے دونوں طرح کے چوہوں میں ایک ایسی سرگرمی پیدا ہوئی جس میں مائیکروگلائیل نے رابطہ خلیات کو عین اسی طرح کھانا شروع کردیا جس طرح وہ نیند میں دماغ کے فاسد مواد کو تلف کرتے تھے اور ان میں یہ شرح 14 فیصد تک نوٹ کی گئی جو حیرت انگیز ہے۔ بری خبر یہ ہے کہ ماہرین نے کہا کہ اس طرح بہت سی بیماریوں کا راستہ کھل سکتا ہے جن میں اعصابی انحطاط اور الزائیمر بھی شامل ہیں۔ یعنی نیند کی مسلسل کمی ہمیں الزائیمر جیسے مرض کی جانب لے جاسکتی ہے۔ تاہم اب تک ہم حتمی طور پر نہیں کہہ سکتے ہیں انسانوں پر بھی یہی کچھ گزرتا ہے لیکن چوہوں پر ماضی میں کی گئی اہم تحقیق انسانوں پر ثابت ہوتی رہی ہیں اور ایک دن شاید ان کے درمیان کوئی مماثلت سامنے آسکتی ہے۔ اپنی نوعیت کی یہ اہم تحقیق جرنل آف نیوروسائنس میں شائع ہوئی ہے۔

اب زخموں کا علاج چینی سے بھی ممکن!

جسم پر خراش یا زخم ہونے کی صورت میں اینٹی بائیوٹک کی مدد لی جاتی ہے لیکن ایک نئی طبی تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ زخم بھرنے کے لیے اینٹی بائیوٹک کی جگہ چینی کا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ زمبابوے سے تعلق رکھنے والے محقق موسیس موراندو کے مطابق چینی سے جسم پر لگے زخم یا خراش کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ موسیس موراندو اپنے بچپن میں والد کو کسی بھی زخم پر کوئی دوا لگانے کے بجائے چینی لگاتے ہوئے دیکھتے تھے جس سے وہ ایسے متاثر ہوئے کہ بڑے ہوکر اسی پر تحقیق شروع کردی۔ وہ اکثر ایسے تجربات کرتے تھے جس میں چینی کا استعمال کیا جاتا تھا اور پھر ایک دن انہوں نے غور کیا کہ کسی بھی چوٹ پر چینی لگانے سے اس کا زخم تیزی سے بھر جاتا ہے۔ بی بی سی فیوچر کی رپورٹ کے مطابق موسیس موراندو 1997 میں برطانیہ کے نیشنل ہیلتھ سسٹم میں نرسنگ کا کام کرنے پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ طبی میدان میں چینی سے کوئی افادیت حاصل نہیں کی جارہی جب کہ اسے بطور دوا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ایک دن ایک مریض، جس کے گھٹنے پر چوٹ لگی تھی، ان کے پاس بھیجا گیا اور انہوں نے زخم پر پٹی کرتے ہوئے اس پر چینی ڈالی جس سے وہ دو ہفتوں میں ٹھیک ہوگیا۔ تحقیق کے مطابق زخم کی پٹی کو اگر گیلا رکھا جائے تو جلدی ٹھیک ہوتا ہے اور چونکہ چینی کے ذرات پٹی پر پگھلتے ہیں، لہذا زخم کی پٹی گیلی رہتی ہے۔

سر درد ہونے کی صورت میں لاپرواہی نہ کریں

سردرد کو روزمرہ زندگی کا حصہ سمجھا جاتا ہے اور اس کے علاج کے لیے دردکش ادویات پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ سر کے درد پر ہمیں کب تشویش ہونی چاہیے اور اسے کب سنجیدگی سے لینا ہے۔ اوورلیڈ پارک، کنساس کے ڈاکٹر مائیکل مونگر کا کہنا ہے کہ تین ہفتوں کے دوران ہر ہفتے دو سے زائد مرتبہ سردرد کی صورت میں اسے سنجیدگی سے لینا چاہیے۔ تاہم اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ متاثرہ شخص بہت زیادہ پریشان ہو اور یہ کسی طبی مسئلے کی جانب اشارہ ہو۔ ڈاکٹر مونگر کا کہنا ہے کہ میڈیکل چیک اپ سے ڈاکٹرز کو سر درد کی تہہ تک پہنچنے میں مدد ملتی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ سر کے درد کو بدترین تکلیف سمجھا جاتا ہے تاہم بہت کم کیسز میں دماغ میں رسولی کی علامت ہوتا ہے۔ ڈاکٹر مونگر کا کہنا ہے کہ لوگوں کو اس پر غیر ضروری ردعمل نہیں دینا چاہیے لیکن اسے نظر انداز بھی نہیں کرنا چاہیے۔ دوسری جانب بالٹی مور میں جان ہوپکنز میڈیسن کے ڈائریکٹر ہیڈک سینٹر نعمان طارق نے خبردار کیا ہے کہ مریض کو طویل عرصے تک دردکش ادویات نہیں لینی چاہئیں کیونکہ ان ادویات کا زیادہ استعمال سر درد سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق دردکش ادویات کا زیادہ استعمال السر کا باعث بن سکتا ہے جب کہ یہ گردوں اور جگر کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا کی نصف بالغ آبادی کو ذہنی تناؤ اور درد شقیقہ سمیت مختلف وجوہات کے باعث سال میں کم ازکم ایک بار ضرور سردرد ہوتا ہے۔

ڈپریشن کی ادویہ سے دل کی دھڑکن میں خرابی کا امکان، تحقیق

نیو اورلینز: ڈپریشن کے علاج میں استعمال ہونے والی ادویہ دل کی دھڑکنوں میں بے ترتیبی اور دل کے عضلات کو کمزور کرنے کا باعث بن سکتی ہیں۔ نیو اورلینز میں 20 سے 23 مارچ کے دوران منعقد ہونے والی امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کی کانفرنس میں پیش کیے گئے ایک مقالے میں بتایا گیا ہے کہ افسردگی کے باعث دل کے عضلات کی حرکات بے ترتیب ہوجاتی ہیں جس کی وجہ سے دل کی دھڑکن کی رفتار پر اثر پڑتا ہے اور دل معمول کی کارکردگی بہتر طریقے سے انجام نہیں دے پاتا۔ دل کی دھڑکن کی اس بے ترتیبی اور رفتار میں پیدا ہونے والی خرابی کو Atrial Fibrillation کہا جاتا ہے۔ یونیورسٹی آف ساؤتھ کیلیفورنیا میں 6644 مریضوں پر ڈپریشن کے مرض اور اینٹی ڈپریسنٹ دواؤں کے دل کی دھڑکن سے تعلق کا 13 سال تک مطالعہ کیا گیا جس سے پتا چلا کہ ڈپریشن کے مرض میں مبتلا افراد اور ڈپریشن کی دوا استعمال کرنے والے مریضوں کے دل کی دھڑکنوں میں بے ترتیبی پیدا ہونے کے خطرات کی شرح میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ تحقیقی مقالے میں انتباہ کیا گیا ہے کہ ڈپریشن کی دوائیں عضلات پر اثر انداز ہوتی ہیں اور بلاتفریق دل کے پٹھوں میں موجود عضلاتی ریشوں کو بھی متاثر کرتی ہیں جس کی وجہ سے دل کے عضلات بوجھل ہوکر معمول کی حرکت نہیں کرپاتے۔ بالخصوص دل کے اوپری چیمبرز (ایٹریم) کے عضلات پر اثر انداز ہوتے ہیں جس سے دل کی دھڑکن بے قابو ہوجاتی ہے۔ بے ترتیب اور بے قابو دل کی دھڑکن سے خون درست طریقے سے پمپ نہیں ہو پاتا۔ تحقیقی مقالے میں ڈپریشن کے مریضوں کے علاج کے دوران ماہرین نفسیات کو دل کی دھڑکن کی بے ترتیبی پر نظر رکھنے کی تجویز دی گئی ہے اور اگر کسی ذہنی مریض میں ادویہ کے استعمال سے دل کی دھڑکن کی بے ترتیبی میں مبتلا ہوجائے تو ایسے شخص کو ماہر امراض قلب کو ریفر کیا جانا چاہیے۔ واضح رہے کہ اینٹی ڈپریسنٹ دواؤں کے بہت سے منفی اثرات پہلے بھی سامنے آچکے ہیں اور معلوم ہوچکا ہے کہ وہ لوگ جو ڈپریشن ختم کرنے والی دواؤں کا زیادہ استعمال کرتے ہیں، ان میں خودکشی کا رجحان بھی بڑھ جاتا ہے۔

ریڑھ کی ہڈی کیلیئے نقصان دہ ثابت ہونے والی روزمرہ کی حرکات

ریڑھ کی ہڈی انسانی جسم میں طاقت کی بنیاد ہوتی ہے اور اگر یہی بنیاد کسی مشکل سے دوچار ہوجائے تو خطرے کی علامت بن جاتی ہے۔ ماہرین صحت کے مطابق دن بھر میں کچھ ایسی حرکات ہوتی ہیں جس سے ریڑھ کی ہڈی شدید متاثر ہوتی ہے اور تکلیف کا باعث بن جاتی ہے، جن میں سگریٹ نوشی، جھک کر بیٹھنا، مسلسل ڈیسک ٹاپ کمپیوٹر پر کام کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

سگریٹ نوشی:

سگریٹ نوشی مضر صحت ہے، اکثر لوگوں کا ماننا ہے کہ سگریٹ صرف پھیپھڑوں کو متاثر کرتی ہے لیکن محققین کے مطابق یہ ہڈیوں اور جوڑوں کو بھی کمزور کردیتی ہے۔ سگریٹ نوشی سے ریڑھ کی ہڈی کمزور ہونے لگتی ہے جو تندرست رہنے کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔

جھک کر بیٹھنا:

جھک کر بیٹھنے سے کمر پر دباؤ پڑتا ہے، جس سے ریڑھ کی ہڈی میں درد محسوس ہونے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ یہ بیماری کی شکل اختیار کرجاتی ہے، اس حوالے سے ایک امریکی یوگا انسٹرکٹر لورین ہیرٹ کا کہنا ہے کہ یوگا، ریڑھ کی ہڈی کے درد اور اسے مضبوط رکھنے کے لیے انتہائی مؤثر ہے کیونکہ یوگا کرتے وقت بالکل سیدھے طریقے سے بیٹھا جاتا ہے جس سے پٹھے کھچتے ہیں اور آرام محسوس ہوتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کوشش کرنی چاہیے کہ ہمیشہ کمر کو سیدھا رکھ کر بیٹھیں تاکہ کمر کے درد اور اندرونی تکالیف سے بچا جا سکے۔

وٹامن ڈی نہ لینا:

ہڈیوں کی نشوونما اور مضبوطی کے لیے وٹامن ڈی کی ضرورت ہوتی ہے جو دھوپ سے وافر مقدار میں ملتی ہے لیکن اکثر افراد اس پر زیادہ دھیان نہیں دیتے اور نتیجتاً وٹامن ڈی کی کمی کا شکار ہوجاتے ہیں۔

موبائل فون کا استعمال:

مسلسل موبائل فون پر گردن جھکائے رکھنے سے ریڑھ کی ہڈی کھنچاؤ کا شکار ہوتی ہے جس سے اس بات کے خدشات بڑھ جاتے ہیں کہ کہیں ہڈی کے مہروں میں فاصلہ نہ آجائے یا پھر یہ آہستہ آہستہ کمزور پڑنے لگ جاتی ہے، ایسی صورت میں موبائل کے مسلسل استعمال سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔

کافی پینا:

کافی پینا جہاں صحت کے لیے مفید ہے وہیں اس کی زیادتی کیلشیئم کی کمی بھی پیدا کردیتی ہے جس سے ہڈیاں کمزور پڑنے لگ جاتی ہیں۔

ناریل کا تیل بالوں اور جلد کیلیئے انتہائی موثر

قدرتی طور پر ناریل میں بے شمار فوائد موجود ہیں۔ ناریل کا استعمال غذا کے طور پر کیا جائے یا پھر اس کا تیل استعمال کیا جائے، دونوں ہی انسانی صحت کے لیے انتہائی مفید ہیں۔ بالخصوص اگر ناریل کے تیل کی بات کی جائے تو یہ نا صرف بالوں کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے بلکہ جلد کو بھی نکھار بخشتا ہے۔ ماہرین کے مطابق ناریل کا تیل بطور ٹونر استعمال کیا جاسکتا ہے، جس سے خواتین با آسانی اپنا میک اپ صاف کرسکتی ہیں۔ ناریل کے تیل میں یہ خاصیت موجود ہوتی ہے کہ یہ جلد کو نرم و ملائم بناتا ہے اور جلد پر موجود میل کو کاٹتا ہے۔ موسم خزاں میں بالوں کی خوبصورتی کو برقرار رکھنے کے چند مفید نسخے ناریل کے تیل سے رات کو اگر ہلکا مساج کیا جائے تو جلد کی خشکی دور ہوجاتی ہے، ساتھ ہی روز بروز جلد کی چمک میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے اور وہ پہلے سے زیادہ نکھری ہوئی لگتی ہے۔ اکثر جلد پر کوئی زخم یا کٹ لگ جائے یا پھر جلد جل جائے تو اس صورت میں ناریل کا تیل بے حد مفید ہے، جس کے فوری استعمال سے زخم کا نشان بھی دور ہوجاتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ہفتے میں دو بار ناریل کا تیل بالوں پر لگانے سے ان کی چمک برقرار رہتی ہے اور بال تیزی سے لمبے ہوتے ہیں۔ اکثر بالوں پر ہیئر کلر لگوانے کی وجہ سے بال بے جان ہوجاتے ہیں، ناریل کا تیل اس مشکل کو بھی دور کرتا ہے اور اس کے استعمال سے بے جان بال جاندار اور مضبوط ہونے لگتے ہیں۔ اگر خواتین یا مرد حضرات بال گرنے کی مشکل سے دوچار ہوجائیں تو ایسے میں ماہرین مشورہ دیتے ہیں کہ انہیں ناریل کا تیل استعمال کرنا چاہیے۔

بڑھتی عمر میں دماغ کے سیل کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں، نئی تحقیق

نئی تحقیق کے مطابق بڑھتی عمر میں دماغ کے سیل کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں جس کی وجہ سے بوڑھے افراد یادداشت کم ہونے کے ساتھ الزائمر اور پارکنسن جیسی بیماری کا شکار ہوجاتے ہیں۔ ماہرین نے نومولود سے لے کر اناسی سالہ افراد کے دماغ کے سیلز پر تحقیق کی۔ نتائج کے مطابق دماغ میں سیلز کا پاور اسٹیشن بوڑھے افراد میں بالکل مختلف پایا گیا، اس پاور اسٹیشن میں موجود توانائی فراہم کرنے والے جینز نے بڑھتی عمر کے ساتھ اپنا کام کرنا بند کردیا تھا، جس کی وجہ سے بوڑھے افراد کا دماغ کمزور ہوجاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق بڑھتی عمر کا سب سے زیادہ اثر جسم کے کسی دوسرے حصے کے مقابلے میں دماغ پر ہوتا ہے۔

صاف پانی میں ہے صحت مند زندگی

پانی کے بغیر زندگی کا تصور ممکن نہیں۔ اگر پانی کی شکل میں اللہ تعالی کا یہ عظیم احسان نہ ہوتا تو دنیا بے رونق ہوتی۔ سرسبز و شاداب ہرے بھرے کھیت ہوں یا رنگ و نکہت اور روغ ورونق، پانی کے بغیر ان کا وجود نہ ہوتا۔ ایک انسان کو کتنا پانی پینا چاہیے؟ اس کا دارومدار غذا، جسمانی سرگرمی، موسم، نمی، صحت اور جسم سے خارج ہونے والے پانی کی مقدار پر ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر انسان کو جسمانی نظام کی بحالی کے لیے کم از کم اتنا پانی ضرور پینا چاہیے، جو اس جسم سے نکلنے والے پانی کو لوٹا سکے۔ پانی کے کئی طبی فوائد ہیں۔ طبی ماہرین کے مطابق، پانی میں متعدد بیماریوں کا علاج ہے۔ پانی غذا ہضم کرنے کے لئے ضروری ہے، پانی جسم کے ٹمپریچر کو ترتیب دینے اور گردش خون کو رواں رکھنے کے لئے ضروری ہے، پانی گردوں کو صاف رکھتا ہے، بڑھتی عمر کے اثرات کم کرتا ہے۔

پانی اور ہماری صحت

تحقیق کے مطابق، پاکستان کے دو تہائی گھرانے پینے کے لیے آلودہ پانی استعمال کرنے پر مجبور ہیں، جو کئی بیماریوں کی وجہ بنتا ہے۔ پانی سے لگنے والی بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لیے ہمیشہ ابلا ہوا پانی استعمال کریں، پانی کے برتنوں کو ٹھیک طرح سے صاف کرکے اور ڈھانپ کر رکھا کریں وغیرہ وغیرہ۔ جاپان کے لوگ ہر صبح نہار منہ، برش کرنے سے بھی پہلے چار گلاس پانی (تقریباً 122 اونس) پینے کو صحت کی علامت قرار دیتے ہیں، یہاں تک کہ برش بھی بعد میں کرتے ہیں اور پانی پینے کے کم از کم 45 منٹ بعد ناشتہ کرتے ہیں۔

پانی محدود ہے

معاشیات کا بنیادی اصول ہے کہ وسائل محدود ہوتے ہیں اور ہر محدود چیز چاہے کتنی ہی وافر مقدار میں کیوں نہ ہو، ایک دن ختم ہوجائے گی۔ پانی کی دستیابی بھی محدود ہے۔ اب تو اس کے اثرات بھی نمودار ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ڈیولپمنٹ پروگرام کی ایک رپورٹ کے مطابق، دنیا بھر میں ایک ارب دس کروڑ افراد کی پانی تک رسائی نہیں، جب کہ تین کروڑ سے زائد افراد ہر سال پانی کے بحران کی وجہ سے لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔ اسی رپورٹ کے مطابق 2050 تک دنیا کی ایک تہائی آبادی کو پانی کی شدید قلت کا سامنا ہوسکتا ہے۔ دنیا میں بڑھتی آبادی اور ماحولیاتی عوامل کی وجہ سے فی کس پانی کی دستیابی میں 50 سال کے دوران 60% کمی آئی ہے۔ اس وقت دنیا کی آبادی 7.63 ارب ہے۔ 2050 تک یہ آبادی 9 ارب سے بھی زیادہ ہوجائے گی۔ ان سب انسانوں کو پینے، فصلیں اگانے اور توانائی پیدا کرنے کے لیے پانی کی ضرورت ہوگی۔ ماحولیاتی تبدیلی کے باعث بارشیں نہ ہونے کے نتیجے میں دنیا کے کچھ حصے بنجر اور بے آباد ہوچکے ہیں۔ جبکہ پچھلے چالیس برسوں کے دوران دنیا کے خشک سالی سے متاثرہ حصوں میں دوگنا اضافہ ہوچکا ہے۔ ایسے میں پانی کی بڑھتی ہوئی طلب دنیا کو ایک سنگین بحران کی طرف دھکیل رہی ہے اور اس بات کا اندیشہ ہے کہ پانی کے لیے تیسری جنگ عظیم ہوسکتی ہے۔

پانی کی خصوصیات

پانی دو گیسوں ہائیڈروجن اور آکسیجن کے ملاپ سے بنتا ہے۔ پانی کے اس مرکب کا کیمیائی فارمولا H_2O ہے۔ اس فارمولے کو اس طرح بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ ہائیڈروجن گیس کے دو اور آکسیجن گیس کا ایک ایٹم مل کر پانی کا ایک مالیکیول بناتے ہیں۔ اپنی مخصوص خصوصیات کے باعث، پانی دیگر مائعات (Liquids) سے مختلف ہے۔ بہت کم درجہ حرارت پر ٹھوس حالت سے بھاپ کی حالت میں تبدیل ہوجاتا ہے اور جب پانی کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے، سکڑنے کے بجائے پھیلنے لگتا ہے۔ پانی مختلف درجہ حرارت پر مائع، ٹھوس اور بھاپ کی حالت میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ کیمیائی لحاظ سے پانی کا کوئی رنگ، ذائقہ اور خوشبو نہیں ہوتی۔

بین الاقوامی مالیاتی ادارے (IMF) کے مطابق، دنیا میں قلت آب کے شکار ممالک میں پاکستان کا نمبر تیسرا ہے۔ اس وقت پاکستان میں فی کس استعمال کے لیے دستیاب پانی کی مقدار 908 مکعب میٹر ہے جو کہ پانی کی کمی کے معیار 1000 مکعب میٹر سے کم ہے۔ صرف ایک دہائی قبل 2009 میں پاکستان میں فی کس 1500 مکعب میٹر پانی دستیاب تھا۔ خدشہ یہ ہے کہ پاکستان 2025 میں پانی کی شدید قلت سے دوچار ہوجائے گا، فی کس صرف 500 مکعب میٹر پانی دستیاب ہوگا۔ ہماری حالت صومالیہ سے بھی بدتر ہوجائے گی۔ اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے یو این ڈی پی کی ایک رپورٹ کے مطابق، پاکستان میں پانی کے استعمال کرنے کی اوسط دنیا بھر میں چوتھے نمبر پر ہے۔ پاکستان کی مجموعی قومی پیداوار کے تناسب سے پانی کے استعمال کا اشاریہ (جی ڈی پی کے ایک یونٹ میں پانی کا مکعب میٹروں میں استعمال) دنیا بھر میں سب سے بلند شرح پر ہے۔

پانی کا عالمی دن

اقوام متحدہ کے تحت ہر سال 22 مارچ کو پانی کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کی جانب سے عالمی سطح پر یہ دن منانے کا مقصد، پانی کی اہمیت کو اجاگر کرنا اور سائنسی اپروچ اختیار کرتے ہوئے پانی کا کم سے کم استعمال کرکے اس کے فوائد سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا ہے۔ اس سال اقوام متحدہ کی جانب سے اس دن کی تھیم Water NatureFor رکھی گئی ہے کہ ہم کس طرح فطرت کو استعمال میں لاتے ہوئے پانی کے 21 ویں صدی کے چیلنجز پر قابو پاسکتے ہیں۔

پانی کی کمی۔ احتیاط واحد حل

جب دستیاب وسائل کم ہوں تو عقل عام کا تقاضہ ہے کہ ان کا استعمال احتیاط سے کیا جائے۔ ہمارے ملک میں معاملہ اس کے الٹ ہے۔ ہم پانی کا بے دریغ ضیاع کررہے ہیں۔ قیام پاکستان کے وقت ہمارے ملک میں اوسطاً پانچ ہزار چھ سو مکعب میٹر پانی دستیاب تھا جو بتدریج کم ہوتے ہوتے ایک ہزار کیوبک میٹر فی شہری سے بھی کم ہوگیا ہے۔ ہمارے دریا تقریباً سوکھ چکے ہیں، بلکہ ستلج تو سوکھ ہی چکا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، پاکستان کا 90% پانی زراعت اور آبپاشی کے مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے، تاہم کوئی نہیں جانتا کہ ہمارے ملک کا کئی دہائیاں پرانا آبپاشی کا نظام کتنا پانی ضائع کردیتا ہے۔ زراعت میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرکے پانی کے استعمال میں خاطر خواہ کمی کی جاسکتی ہے۔ 1960 کی دہائی کے بعد ہم نے کوئی بڑا قابل ذکر ڈیم نہیں بنایا۔ ہم بارشوں کا پانی سمندر میں بہادیتے ہیں۔ گلی، محلے اور سڑکوں پر مٹی کو بھگانے کے لیے پانی وہاں پانی چھڑکنے کے بجائے آئیے وہاں کچرا، کوڑا کرکٹ اور چھوٹی چھوٹی چیزیں پھینکنا ترک کریں۔ اپنی گاڑیاں اور گھروں کے کار پورچ کو دھوتے وقت اپنے گھر کے باہر گلیوں کو نالے میں تبدیل نہ ہونے دیں۔ ہاتھ منہ دھوتے وقت یا وضو کرتے وقت، وضو سے پہلے مسواک کرتے وقت یا نہاتے وقت پانی کا نل (ٹونٹی) مسلسل کھلا نہ رکھیں۔ بوقت ضرورت نل کھولیں اور پھر بند کردیں اور اس طرح ضرورت کے مطابق یہ عمل دہرائیں۔ برتن اور کپڑے دھوتے وقت اور گھر کی دھلائی کرتے وقت پانی کے نل کا منہ کھول کر بھول نہ جایا کریں۔ اس سلسلے میں سب سے اچھا اور اچھا عمل یہ ہے کہ پانی کو کسی پتیلی یا بالٹی میں بھرلیں اور پھر وہاں سے پانی نکال کر حسب ضرورت خرچ کریں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

ایتھلیٹکس میں دہائیوں پہلے بنے ریکارڈ توڑنا کیوں مشکل ہوتا جا رہا ہے؟

ویب ڈیسک // جولائی کے آغاز میں یوکرین کی ایتھلیٹ یاروسلاوا ماہوچک ہائی جمپ کا 37 سال پرانا ریکارڈ توڑنے میں کامیاب ہوئیں۔ اب وہ پیرس اولمپکس میں تمغہ جیتنے کے لیے فیورٹ کھلاڑیوں میں سے ایک ہیں۔ کھیلوں کے ماہرین کے مطابق ان کی یہ کامیابی ایتھلیٹکس کے میدان کی ایک منفرد مثال ہے کیوں کہ ایتھلیٹکس کے بیشتر عالمی ریکارڈز 1980 کی دہائی میں ٹوٹے تھے۔ میں نے یوکرین کا نام عالمی ایتھلیٹکس کی تاریخ میں رقم کر دیا ہے۔ سات جولائی کو پیرس ڈائمنڈ لیگ میں 22 سالہ عالمی چیمپئن یاروسلاوا ماہوچک نے 2.10 میٹر کی اونچائی عبور کر کے ہائی جمپ کا نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا تھا۔ اس سے قبل 2.09 میٹر کا ریکارڈ بلغاریہ کی سٹیفکا کوسٹاڈینووا نے 1987 میں روم میں قائم کیا تھا۔ کوسٹاڈینووا اس ریکارڈ کو 'تاریخی' قرار دیتی ہیں صرف اس لیے نہیں کہ اس ریکارڈ کو توڑنے میں کسی ایتھلیٹ کو 37 سال لگ گئے بلکہ ان کا کہنا ہے کہ یہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ 'انسانی صلاحیتوں کی کوئی حد نہیں ہے اور یہ ان مایوس کن دعووں کو غلط ثابت کرتی ہے کہ بعض ایتھلیٹکس ریکارڈز ہمیشہ کے لیے بنے ہیں۔ 022 میں یوکرین پر روسی حملے کے چند ہفتوں بعد ہی ماہوچک اپنا آبائی شہر دنیپری اور خاندان کو چھوڑ کر سربیا منتقل ہو گئی تھیں جہاں انھوں نے ورلڈ انڈور چیمپئن شپ میں ہائی جمپ میں طلائی تمغہ جیتا۔ اب وہ پرتگال میں مقیم ہیں۔ اپنے ریکارڈ توڑ جمپ کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ماہوچک نے بتایا کہ 'آخرکار میں نے یوکرین کا نام عالمی ایتھلیٹکس کی تاریخ میں رقم کر دیا ہے۔ ماہوچک اب پیرس اولمپکس 2024 میں بھی سونے کا تمغہ جیتنے کے لیے پرامید ہیں۔ جمیکن ایتھلیٹ یوسین بولٹ کو دنیا کا تیز ترین شخص کہا جاتا ہے۔ برلن میں 2008 کی عالمی چیمپئن شپ میں وہ مردوں کی 100 میٹر کی دوڑ 9.6 سیکنڈ سے بھی کم وقت میں مکمل کرنے والے پہلے شخص بن گئے۔ انھوں یہ فاصلہ 9.58 سیکنڈ میں طے کیا تھا۔ ایک میل اور 1,500 میٹر کی ریس کے عالمی ریکارڈ ہولڈر کینیا کے فیتھ کیپیگون ہیں۔ انھوں نے یہ ریکارڈز بالترتیب

2023 اور 2024 میں بنائے ہیں۔ خواتین کی ٹرپل جمپ کا عالمی ریکارڈ 15.74 میٹر کے ساتھ وینزویلا کی یولیمار روہاس کے نام ہے۔ صحافی اور اب یوکرین کی مسلح افواج میں افسر یوری اوچیکلو کہتے ہیں کہ کئی دہائیوں سے قائم زیادہ تر ریکارڈز 80 کی دہائی کے آخر میں بنے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ وہ وقت تھا جب 'ممنوعہ ادویات کا استعمال اپنے عروج پر تھا۔ خواتین کی ٹرپل جمپ کا عالمی ریکارڈ وینزویلا کی یولیمار روہاس کے نام ہے۔ اس زمانے میں بہت سے کھلاڑیوں نے ہارمونز اور سٹیرائڈز استعمال کیں۔ آج 35 سے 40 سال بعد تمام تکنیکی کامیابیوں، غذائیت اور تربیت میں جدت کے باوجود بھی دورِ حاضر کے کھلاڑیوں کے لیے یہ نتائج حاصل کرنا ممکن نہیں ہیں۔ جان بروور سفوک یونیورسٹی میں سپورٹس اور ایکسرسائز سائنس کے وزٹنگ پروفیسر ہیں۔ ان کے خیال میں کافی حد تک یہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اس دور میں جو ریکارڈ قائم کیے گئے تھے ان کے لیے کارکردگی بڑھانے والی ادویات کی مدد لی گئی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ اس زمانے میں ان ادویات کے استعمال پر پابندی نہیں تھی۔ منشیات کی جانچ پڑتال اور اس کے استعمال کو لے کر آگاہی کا پروگرام اب پہلے سے کہیں بہتر ہے۔ ہر ملک کی اپنی قومی ڈوپنگ ایجنسی ہوتی ہے جو ورلڈ اینٹی ڈوپنگ ایجنسی (واڈا) کی رہنمائی کے لیے کام کرتی ہے۔ ماریتا کوچ نے چھ اکتوبر 1985 کو 400 میٹر کی دوڑ 47.6 سیکنڈ میں مکمل کر کے ایک عالمی ریکارڈ قائم کیا تھا۔ مشرقی جرمنی کی ایتھلیٹ ماریتا کوچ نے چھ اکتوبر 1985 کو 400 میٹر کی دوڑ 47.6 سیکنڈ میں مکمل کر کے ایک عالمی ریکارڈ قائم کیا تھا۔ آسٹریلیا کے دارالحکومت کینبرا میں منعقدہ ورلڈ کپ کے دوران بنایا گیا کوچ کا ریکارڈ کافی عرصے تک موضوع بحث رہا ہے۔ آج تک کوئی بھی ان کے ریکارڈ کے قریب بھی نہیں پہنچ سکا ہے۔ انھوں نے یہ ریکارڈ ایسے وقت میں بنایا تھا جب مشرقی جرمنی اپنے کھلاڑیوں کو منظم طریقے سے ڈوپ کروانے کے لیے جانا جاتا تھا۔ تاہم کوچ پر کبھی بھی منشیات کا الزام ثابت نہیں ہو سکا اور وہ ہمیشہ ڈوپ ٹیسٹ کلیئر کرنے میں کامیاب رہی ہیں۔ ان کا ہمیشہ کہنا تھا کہ انھوں نے کبھی کچھ غلط نہیں کیا۔ 1988 کے اولمپکس میں امریکی سپرنٹر فلورنس گریفتھ جوائنر نے 100 میٹر اور 200 میٹر کی دوڑ میں خواتین کے عالمی ریکارڈ قائم کیے تھے۔ 1988 کے اولمپکس میں امریکی سپرنٹر فلورنس گریفتھ جوائنر نے 100 میٹر اور 200 میٹر کی دوڑ میں خواتین کے عالمی ریکارڈ قائم کیے تھے۔ انھوں نے 100 میٹر کے فائنل میں 10.54 سیکنڈز میں ریس مکمل کر کے عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ وہ اپنی قریبی حریف سے 0.30 سیکنڈ آگے تھیں۔

ہندوستان نے سری لنکا کے خلاف تیسرا میچ جیت کر سیریز پر کیا قبضہ

نئی دہلی // ہندوستان نے تیسرے ٹی ٹوئنٹی میچ میں سری لنکا کو شکست دے کر سیریز 3-0 سے جیت لی۔ دونوں ٹیموں نے مقررہ 20 اوورز میں اپنی اپنی اننگز میں 137 رنز بنائے جس کی وجہ سے نتیجہ حاصل کرنے کے لیے سپر اوور کا سہارا لیا گیا۔ ہندوستان نے سپر اوور میں سری لنکا کو صرف 2 رنز بنانے کی اجازت دی۔ ٹیم انڈیا نے سپر اوور کی پہلی ہی گیند پر اپنی جیت یقینی بنائی۔ ایک وقت میں سری لنکا کو جیت کے لیے 30 گیندوں میں 30 رنز بنانے تھے لیکن ہندوستان کی بولنگ نے ایک بار پھر تباہی مچا دی۔ ہندوستان نے پہلے کھیلتے ہوئے 137 رنز بنائے جس میں شبھمن گل نے 37 گیندوں پر 39 رنز کی اننگز کھیل کر اہم کردار ادا کیا تھا۔ ان کے علاوہ ریان پراگ نے 26 اور واشنگٹن سندر نے بھی 25 رنز بنائے۔ ٹیم انڈیا کے لیے کپتان سوریہ کمار یادو اور تجربہ کار سنجو سیمسن اس میچ میں کچھ خاص نہیں دکھا سکے۔ وہیں یشسوی جیسوال بھی صرف 10 رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہو گئے۔ سری لنکن ٹیم ہدف کے تعاقب میں میدان میں آئی تو پاتھم نسانکا اور کوسل مینڈس نے ٹیم کو شاندار آغاز فراہم کیا۔ دونوں کے درمیان 58 رنز کی اہم شراکت ہوئی۔ سری لنکن ٹیم کے لیے فتح اس وقت آسان ہو گئی جب نسانکا کے آؤٹ ہونے کے بعد کوسل مینڈس اور کوسل پریرا نے کمان سنبھالی۔ ان کے درمیان 52 رنز کی شراکت نے ہندوستانی ٹیم کو بیک فٹ پر دھکیل دیا تھا لیکن 16 ویں اوور میں روی بشنوئی نے کوسل مینڈس کا وکٹ لے کر ٹیم انڈیا کی امیدوں کو زندہ رکھا۔ اگلے اوور میں واشنگٹن سندر نے ونندو ہسرنگا اور چارتھ اسالنکا کو لگاتار دو گیندوں پر آؤٹ کر کے دوہرا جھٹکا دیا۔

مشہور ہندوستانی کھلاڑی پی وی سندھو لکشیہ سین اور دیپیکا دکھائیں گے اپنا جلوہ

پیرس // کھیلوں کے سب سے بڑے میگا ایونٹ پیرس اولمپکس میں ہندوستان نے اب تک 2 تمغے جیتے ہیں۔ یہ دونوں تمغے اسٹار شوٹر منو بھاکر نے جیتے ہیں جنہوں نے شوٹنگ میں کانسی کا تمغہ حاصل کیا ہے۔ انہوں نے سنگلز میچ میں پہلا حاصل کیا۔ پھر چوتھے دن مکسڈ ٹیم ایونٹ میں سربجوت سنگھ کے ساتھ یہ کام کیا۔ آج (31 جولائی) کھیلوں کا پانچواں دن ہے اور ہندوستان کا آج کوئی بھی تمغے کے لئے مقابلہ نہیں ہے۔ آج صرف گروپ مرحلے یا کوالیفائنگ میچ شوٹنگ، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، باکسنگ، تیر اندازی اور گھڑ سواری میں ہونے ہیں۔ شوٹنگ: 50 میٹر رائفل 3 پوزیشنز مردوں کی اہلیت: ایشوریہ پرتاپ سنگھ تومر اور سوپنل کسالے- دوپہر 12:30 بجے۔ ٹریپ خواتین کی اہلیت: شریاسی سنگھ اور راجیشوری کماری- 12:30 بجے۔ پیرس اولمپک 2024 میں کورونا کی دستک سے فکر کا ماحول، تاریخ رقم کرنے والے کھلاڑی ایلم پیٹی کا ٹیسٹ پازیٹو۔ بیڈمنٹن: خواتین کا سنگل مقابلہ (گروپ اسٹیج): پی وی سندھو بمقابلہ کرسٹن کوبا (ایسٹونیا) - دوپہر 12:50 بجے۔ مردوں کا سنگل مقابلہ (گروپ اسٹیج): لکشیا سین بمقابلہ جوناتھن کرسٹی (انڈونیشیا) - دوپہر 1:40 بجے۔ مردوں کا سنگل مقابلہ (گروپ اسٹیج): ایچ ایس پرنائے بمقابلہ ڈک فاٹ لی (ویتنام) - 11 بجے۔ پیرس اولمپکس میں منو بھاکر نے رقم کی تاریخ، ایک اولمپکس میں 2 تمغے جیتنے والی پہلی ہندوستانی، سربجوت سنگھ کے ساتھ کیا کمال۔

پیرس اولمپک: شوٹنگ میں ہندوستان کو دوسرا میڈل

پیرس // پیرس اولمپکس 2024 کے چوتھے دن منگل (30 جولائی) کو منو بھاکر اور ان کے ساتھی سربجوت سنگھ نے برونز میڈل جیت کر تاریخ رقم کی۔ شوٹر مانو بھاکر نے پیرس اولمپکس میں تاریخ رقم کر دی۔ وہ ایک ہی اولمپک کھیلوں میں دو تمغے جیتنے والی پہلی ہندوستانی خاتون بن گئی ہیں۔ منگل کو منو اور سربجوت کی جوڑی نے 10 میٹر پسٹل مکسڈ ٹیم ایونٹ کے کانسی کے تمغے کے مقابلے میں کوریا کو 16-10 سے شکست دی۔ پیرس اولمپکس میں ہندوستان کا یہ دوسرا تمغہ ہے۔ منو بھاکر نے بھی 2 دن پہلے پہلا تمغہ جیتا تھا۔ وہ خواتین کے 10 میٹر پسٹل مقابلے میں تیسرے نمبر پر رہیں۔ شوٹنگ میں 12 سال بعد ڈبل میڈل ہندوستان کو 12 سال بعد اولمپک گیمز میں شوٹنگ میں دوہرے تمغے ملے ہیں۔ اس سے قبل گگن نارنگ اور وجے کمار نے لندن اولمپکس- 2012 میں تمغے جیتے تھے۔ نارمن پرچرڈ نے 1900 کے اولمپکس میں 2 تمغے جیتے تھے۔ مانو سے پہلے ایک انگلش کھلاڑی نارمن پرچرڈ نے ایک اولمپک گیمز میں 2 تمغے جیتے تھے۔ انہوں نے 1900 کے پیرس اولمپکس میں 200 میٹر ہرڈلز اور 200 میٹر ریس میں چاندی کا تمغہ جیتا تھا۔ اولمپکس میں یہ ہندوستان کا پہلا اولمپک تمغہ تھا۔ لیکن، ہندوستان کا پہلا تمغہ بھی متنازعہ رہا، کیونکہ یہ انگلش ایتھلیٹ نارمن پرچرڈ نے جیتا تھا۔ اسی لیے انگلینڈ بھی اس کا دعویٰ کرتا ہے۔ دوسری طرف منو بھاکر نے اولمپک گیمز کے ایک ہی ایڈیشن میں دو تمغے جیتنے والی پہلی بھارتی کھلاڑی بن گئیں ہیں۔ پیرس اولمپکس کے چوتھے دن بھارتی شوٹر منو بھاکر اور سربجوت سنگھ 10 میٹر ایئر پسٹل مکسڈ ٹیم ایونٹ میں اپنی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک اور کانسے کا تمغہ حاصل کیا ہے۔

محسن نقوی آئندہ 2 سال کیلئے ایشین کرکٹ کونسل کے نئے صدر ہوں گے

ویب ڈیسک // پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کے چیئرمین محسن نقوی اگلے سال ایشین کرکٹ کونسل (اے سی سی) کے صدر بن جائیں گے، یہ عہدہ 2 سال پاکستان کے پاس رہے گا۔ ڈان نیوز کے مطابق ایشین کرکٹ کونسل کی صدارت آئندہ 2 سال کے لیے پاکستان کو ملے گی جس کے تحت چیئرمین پی سی بی محسن نقوی اے سی سی کے نئے صدر ہوں گے۔ بھارتی کرکٹ بورڈ (بی سی سی آئی) کے سربراہ جے شاہ اس وقت ایشین کرکٹ کونسل کے صدر ہیں اور ان کی معیاد اگلے سال ختم ہو جائے گی۔ روٹیشن پالیسی کے تحت اس مرتبہ پی سی بی کا چیئرمین ایشین کرکٹ کونسل کا صدر بنے گا جس کی معیاد دو سال ہوگی۔ یاد رہے کہ محسن نقوی کو رواں سال کے شروع میں پاکستان کرکٹ بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا گیا تھا، ان کے دور میں پاکستان کرکٹ ٹیم نے امریکا اور ویسٹ انڈیز میں ہونے والے ٹی 20 ورلڈکپ میں بدترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور گروپ مرحلے میں ہی ایونٹ سے باہر ہو گئی۔ اس سے قبل، ایشین کرکٹ کونسل نے ایشیا کپ 2025 کی میزبانی بھارت کو سونپی تھی، ٹی 20 فارمیٹ پر ہونے والے ایونٹ کی میزبانی بھارت کو 34 سال بعد ملی ہے، جب کہ 2027 کے ایشیا کپ کی میزبانی بنگلہ دیش کرے گا۔

وقار یونس کو پی سی بی میں اعلیٰ عہدہ دینے کا فیصلہ

ویب ڈیسک // پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے قومی ٹیم کے سابق ہیڈ کوچ وقار یونس کو بورڈ میں اعلیٰ عہدہ دینے کا فیصلہ کیا ہے، چیئرمین محسن نقوی کرکٹ کے تمام امور وقار یونس کو سونپ دیں گے۔ ڈان نیوز کے مطابق ٹی 20 ورلڈکپ میں پاکستان کرکٹ ٹیم کی خراب کارکردگی کے بعد سینئر مینیجر اور سلیکشن کمیٹی کے رکن وہاب ریاض کو ہٹانے کے بعد دوسرا بڑا فیصلہ سامنے آیا ہے۔ چیئرمین پی سی بی محسن نقوی کرکٹ کے تمام امور وقار یونس کو سونپ دیں گے اور خود صرف انتظامی امور دیکھا کریں گے، محسن نقوی ساری توجہ ایڈمنسٹریشن پر دیں گے، خاص طور پر وہ اپنی تمام تر توجہ 2025 میں پاکستان میں شیڈول چیمپئنز ٹرافی پر مرکوز رکھیں گے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ وقار یونس مینز کرکٹ کے معاملات دیکھیں گے اور کرکٹ کے حوالے سے تمام فیصلوں کی ذمہ داری وقار یونس کی ہوگی، جب کہ شعبہ انٹرنیشنل اور ڈومیسٹک سلیکشن کے امور اور کھلاڑیوں کے این او سی سمیت تمام فیصلے وقار یونس ہی کریں گے۔ سابق ہیڈ کوچ قومی ٹیم سے متعلقہ تمام امور کے نگران ہوں گے، وہ نیشنل سلیکشن کمیٹی وائٹ بال ریڈ بال کو بھی دیکھیں گے۔ پی سی بی آئین 2014 کے مطابق چیئرمین اپنی پاور کسی کو سونپنے کا اختیار رکھتا ہے۔ وقار یونس اس سے قبل 2 بار پاکستان کرکٹ ٹیم کی کوچنگ کر چکے ہیں، ایک بار وہ بطور باؤلنگ کوچ اور ایک بار ہیڈ کوچ کے طور پر پی سی بی سے منسلک رہے ہیں۔

بھارت کو 34 سال بعد ایشیا کپ کی میزبانی مل گئی

ویب ڈیسک // ایشین کرکٹ کونسل نے ایشیا کپ مین اور ویمن 2025 کے میزبان کا اعلان کر دیا، دونوں ایونٹس کی میزبانی بھارت کرے گا، جب کہ بنگلہ دیش کو 2027 میں ہونے والے ایشیا کپ کی میزبانی دی گئی ہے۔ کھیلوں کی ویب سائٹ کرک انفو کی رپورٹ کے مطابق ایشین کرکٹ کونسل (اے سی سی) کی جانب سے جاری کردہ اعلامیہ میں کہا گیا کہ بھارت ایشیا کپ 2025 کی میزبانی کرے گا جو ٹی 20 فارمیٹ پر کھیلا جائے گا، جو بھارت میں ہی شیڈول 2026 کے ٹی 20 ورلڈکپ کا پیش خیمہ ہے۔ 2016 میں جب ایشیا کپ پہلی بار ٹی 20 فارمیٹ میں کھیلا گیا، تب سے ایشیا کپ کو عالمی ایونٹ کے لیے ڈریس ریہرسل کے طور پر استعمال کیا گیا ہے اور اسے اس فارمیٹ میں کھیلا جاتا ہے، جس فارمیٹ میں اگلا ورلڈکپ شیڈول ہوتا ہے۔ پاکستان میں ہونے والے 2023 کا ایشیا کپ 'ہائبرڈ ماڈل' کے تحت منعقد ہوا، کیونکہ بھارت نے پڑوسی ملک کا سفر کرنے سے انکار کر دیا تھا اور اپنے تمام میچز سری لنکا میں کھیلے تھے۔ ایشین کرکٹ کونسل نے 2027 میں ہونے والے ایشیا کپ کی میزبانی بنگلہ دیش کو دی ہے، 2027 کا ایشیا کپ ون ڈے فارمیٹ میں منعقد ہوگا کیونکہ اسی سال جنوبی افریقہ میں ون ڈے ورلڈکپ شیڈول ہے۔

پیرس اولمپکس: جاپان 4 گولڈ سمیت 7 میڈلز کے ساتھ سرفہرست

پیرس // پیرس اولمپکس میں دنیا کی سب سے بڑی جنگ کا بگل بج چکا ہے، میڈلز کی دوڑ نے کھیلوں کی دنیا کی نیند اڑا دی ہے۔ دوسرے روز مزید 13 گولڈ میڈلز کا فیصلہ ہو گیا، پوائنٹس ٹیبل پر جاپان 4 گولڈ میڈلز سمیت 7 میڈل لے کر سرفہرست ہے، میڈل ٹیبل پر اب تک 22 ملکوں کا کھاتہ کھل چکا ہے۔ پیرس اولمپکس میں دو روز کے مقابلوں کے بعد جاپان 4 گولڈ، 2 سلور اور ایک برانز میڈل کے ساتھ پہلی پوزیشن پر ہے، آسٹریلیا کے 4 گولڈ اور 2 سلور میڈلز ہیں، وہ چھ مجموعی میڈلز کے ساتھ دوسری پوزیشن پر ہے۔ امریکا کے مجموعی میڈلز 12 ہیں لیکن گولڈ میڈلز کی تعداد تین ہے جس کی وجہ سے وہ تیسرے نمبر پر ہے، امریکی ایتھلیٹس نے 6 سلور اور 3 برانز میڈلز بھی حاصل کیے ہیں۔ فرانس کے 3 گولڈ، 3 سلور اور 2 برانز میڈلز ہیں جبکہ کوریا نے 3 گولڈ، 2 سلور اور ایک برانز میڈل لیا، چین نے 3 گولڈ میڈل کے علاوہ ایک سلور اور 2 برانز میڈلز جیتے ہیں۔ اٹلی نے ایک گولڈ، 2 سلور اور 3 برانز، قازقستان نے ایک گولڈ 2 برانز، جبکہ بیلجیم نے ایک گولڈ اور ایک برانز میڈل جیتا ہے۔ جرمنی، ہانگ کانگ اور ازبکستان نے ایک، ایک گولڈ میڈل جیتا، برطانیہ نے 2 سلور، 2 برانز، برازیل نے ایک سلور، 2 برانز جبکہ کینیڈا نے ایک سلور اور ایک برانز میڈل جیتا ہے۔ فجی، کوسوو، منگولیہ، پولینڈ اور تیونس نے ایک ایک سلور میڈل جیتا، سویڈن نے 2 برانز میڈلز حاصل کیے ہیں جبکہ مصر، اسپین، ہنگری، انڈیا، میکسیکو، مولڈووا، اور جنوبی افریقا نے ایک، ایک برانز میڈل جیتا ہے۔

تین دن میں دو تمغے: منو بھاکر ایک ہی اولمپکس میں دو میڈلز جیتنے والی پہلی انڈین

ویب ڈیسک // تین برس قبل ٹوکیو اولمپکس کے دوران انڈین شوٹر منو بھاکر کی کارکردگی ایسی نہیں تھی کہ انھیں اگلے اولمپکس کے لیے تمغے کے دعویداروں میں شمار کیا جاتا لیکن منو نے پیرس میں ایک نہیں بلکہ دو، دو تمغے جیت کر تاریخ رقم کر دی ہے۔ 28 جولائی کو منو شوٹنگ میں 10 میٹر ایئر پسٹل کے انفرادی مقابلوں میں تیسری پوزیشن حاصل کر کے اولمپک تمغہ جیتنے والی پہلی انڈین خاتون بن گئیں اور دو دن بعد 30 جولائی کو انھوں نے وہ کارنامہ کر دکھایا جو انڈیا کی آزادی کے بعد سے کوئی بھی انڈین کھلاڑی چاہے وہ مرد ہو یا خاتون نہیں کر پایا تھا۔ منگل کو منو نے اسی زمرے کے مکسڈ ٹیم ایونٹ میں سربجوت سنگھ کے ساتھ کانسی کا ایک اور تمغہ جیت لیا اور وہ ایک ہی اولمپکس میں دو تمغے جیتنے والی پہلی انڈین کھلاڑی بن گئیں۔ اگرچہ منو سے قبل پہلوان سشیل کمار اور بیڈمنٹن کھلاڑی پی وی سندھو انڈیا کے لیے دو اولمپک تمغے جیت چکے ہیں لیکن انھوں نے یہ کارنامہ دو مختلف اولمپکس میں انجام دیا تھا۔ 2008 کے بیجنگ اولمپکس میں کانسی کا تمغہ جیتنے کے بعد سشیل کمار نے 2012 کے لندن اولمپکس میں چاندی کا تمغہ جیتا تھا جبکہ پی وی سندھو 2016 کے ریو اولمپکس میں چاندی کا تمغہ جیتنے کے بعد 2020 کے ٹوکیو اولمپکس میں کانسی کا تمغہ جیتنے میں کامیاب ہوئی تھیں۔ منو بھاکر ٹوکیو اولمپکس میں اسی ایونٹ میں فائنل مرحلے میں جگہ بھی نہیں بنا سکی تھیں اور پھر انھوں نے اولمپکس کے خاتمے کے بعد خود کو متحرک رکھنے کے لیے اپنی گردن پر ایک ٹیٹو بنوانے کا فیصلہ کیا۔ اس ٹیٹو کے لیے ان کی پسند امریکی شاعرہ مایا اینجلو کی نظم 'سٹل آئی رائز' تھی جس کا عنوان انھوں نے اپنی گردن پر گدوا لیا۔ ٹیٹو بنوانے کے بعد منو بھاکر نے کہا تھا کہ 'سٹل آئی رائز کے الفاظ میرے شوٹنگ کیریئر کا دل بھی ہیں۔ یہ میرے لیے متاثر کن الفاظ تھے، اس لیے میں نے انھیں گدوانے کا فیصلہ کیا۔ منو بھاکر نے کہا کہ میں کچھ عرصے سے اس کو ٹیٹو کروانے کا سوچ رہی تھی لیکن یہ ایک مستقل ٹیٹو ہے اس لیے مجھے کئی بار سوچنا پڑا کہ میں اسے کہاں کرواؤں۔

کرکٹ کا اولمپکس کا حصہ بننا واقعی بے مثال ہے / راہل دراوڑ

پیرس // ہندوستان کے سابق ہیڈ کوچ راہل دراوڑ نے 2028 لاس اینجلس اولمپکس کے کھیلوں کے پروگرام میں کرکٹ کی شمولیت کو سراہا ہے اور اسے واقعی بے مثال قرار دیا ہے۔ دراوڑ ڈریم اسپورٹس کے ذریعہ منعقدہ ایک خصوصی پینل مباحثے کا حصہ تھے، جس کا عنوان - اولمپکس میں کرکٹ - ایک نئے دور کا آغاز تھا، جو جاری پیرس اولمپکس میں پہلی بار انڈیا ہاؤس میں منعقد کیا گیا تھا۔ انڈیا ہاؤس کی طرف سے جاری کردہ ایک ریلیز میں دراوڑ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا، "اگر آپ کو کھیلوں سے اتنا ہی پیار ہے جتنا مجھے ہے تو آپ اولمپکس کے ساتھ بڑے ہوئے ہیں۔ میری سب سے پرانی یادیں کارل لوئس کے اولمپکس جیتنے اور ہندوستان میں ٹیلی ویژن کی آمد کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ہم ان عظیم ایتھلیٹ کو کھیلتے ہوئے دیکھنے کے لیے ٹیلی ویژن پر چپکے ہوئے رہتے تھے۔ آپ ہمیشہ ایک عظیم ایونٹ کا حصہ بننا چاہتے ہیں، کرکٹ میں آپ کے پاس شاندار ایونٹ ہیں لیکن وہ ذاتی ایونٹ ہیں۔ اس طرح کے ماحول، توانائی اور جوش میں ہونا کسی بھی کھلاڑی کے لئے ایک خواب کے تعبیر ہونے جیسا ہے۔" پینل میں انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کے سی ای او جیف ایلارڈیس اور ڈریم اسپورٹس کے سی ای او ہرش جین بھی شامل تھے۔ ایلارڈیس نے کھیل کو آگے بڑھانے کے آئی سی سی کے نقطہ نظر کے بارے میں کہا کہ آپ دیکھیں کہ امریکہ نے ٹی 20 ورلڈکپ میں کیسا کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور اچانک وہ لوگ جو کرکٹ کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے ہیں، وہ بھی یو ایس اے ٹیم کی کارکردگی کے بارے میں بات کرنے لگے۔ اولمپکس 2028 میں یہ پہلا حقیقی بیان تھا۔ اولمپک کی میزبانی سے چار سال قبل امریکہ کے پاس ایک مسابقتی کرکٹ ٹیم ہونا واقعی ایک اچھا قدم ہے۔"

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,